



پہلی مرتبہ اردو زبان میں تاریخی تسلسل کیساتھ فتویٰ کا تاریخی پس منظر،
65 کتب فقہ، 63 کتب اصول فقہ اور 37 اردو فتاویٰ کا باحوالہ تعارف

کتب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف

تالیف

مولانا محمد نعمان صاحب

استاذ جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی



مکتبۃ المتین کراچی

پہلی مرتبہ اردو زبان میں تاریخی تسلسل کیساتھ فتویٰ کا تاریخی پس منظر،
65 کتبِ فقہ، 63 کتبِ اصولِ فقہ اور 37 اردو فتاویٰ کا باحوالہ تعارف

کتبِ فقہ، اصولِ فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف

تالیف

مولانا محمد نعمان صاحب
استاذ جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

ناشر

مکتبۃ المتین
کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب کتب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف
مؤلف مولانا محمد نعمان صاحب زید مجرہ
ضخامت 256 صفحات
تعداد 1100
طبع اول ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ / اکتوبر 2016ء
ناشر مکتبہ المبین نزد جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی
اوقات رابطہ ظہر تا مغرب (0332 255 76 75)

397.32
م 5473
۱۲۲۵۲۲

اسٹاکسٹ

ادارۃ المعارف کراچی (احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا- کراچی)
021-35123161, 021-35032020, 0300-2831960

مولانا محمد ظہور صاحب (جامعہ سراج الاسلام، پارہوتی، مردان)
0334-8414660, 0313-1991422

دارالناشر ————— (حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)
0333-8335011

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضامین
۱۵.....	عرض مؤلف
	فتویٰ کا تاریخی پس منظر
۱۷.....	فتویٰ کی لغوی تعریف
۱۸.....	فتویٰ کی اصطلاحی تعریف
۱۸.....	فتویٰ عہد نبوت میں
۲۱.....	افتاء میں صحابہ کرام کا طریقہ کار
۲۲.....	عہد صحابہ میں فتویٰ
۲۹.....	امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ
۲۹.....	ابوحنیفہ کنیت کی وجہ
۳۰.....	امام اعظم کے متعلق نبوی پیشین گوئی
۳۲.....	علم شریعت کے مدوّٰن اول امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ
۳۶.....	مجلس فقہ میں شریک اکابر علماء اور ان کے سنین وفات
۳۷.....	استنباط مسائل میں امام اعظم رحمہ اللہ کا طریقہ کار

کتب فقہ کا تعارف

۳۹.....	(۱) مسائل الأصول
۳۹.....	(۲) مسائل النوادر
۴۰.....	(۳) الفتاویٰ والواقعات

- ۱..... المبسوط (امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ/م: ۱۸۹ھ)..... ۴۰
- ۲..... الجامع الصغیر (امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ/م: ۱۸۹ھ)..... ۴۲
- ۳..... الجامع الكبير (امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ/م: ۱۸۹ھ)..... ۴۵
- ۴..... الزيادات وزيادات الزيادات (امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ/م: ۱۸۹ھ)..... ۴۶
- ۵..... السير الصغیر (امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ/م: ۱۸۹ھ)..... ۴۸
- ۶..... السير الكبير (امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ/م: ۱۸۹ھ)..... ۴۹
- ۷..... الحجة على أهل المدينة (امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ/م: ۱۸۹ھ)..... ۵۱
- ۸..... مختصر الطحاوی (امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ/م: ۳۲۱ھ)..... ۵۲
- ۹..... الكافي في فروع الحنفية (امام حاکم شہید رحمہ اللہ/م: ۳۳۴ھ)..... ۵۳
- ۱۰..... عيون المسائل (امام ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ/م: ۳۷۳ھ)..... ۵۴
- ۱۱..... خزانة الفقه (امام ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ/م: ۳۷۳ھ)..... ۵۴
- ۱۲..... مختصر القدوری (امام قدوری رحمہ اللہ/م: ۴۲۸ھ)..... ۵۵
- ۱۳..... التجريد (امام قدوری رحمہ اللہ/م: ۴۲۸ھ)..... ۶۲
- ۱۴..... النتف في الفتاوى (امام علی بن حسین سُغدی رحمہ اللہ/م: ۴۶۱ھ)..... ۶۲
- ۱۵..... المبسوط (شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ/م: ۴۸۳ھ)..... ۶۳
- ۱۶..... تحفة الفقهاء (علامہ علاء الدین سمرقندی رحمہ اللہ/م: ۵۴۰ھ)..... ۶۸
- ۱۷..... الفتاوى الولوالجية (امام ابوالفتح ظہیر الدین ولوالجی رحمہ اللہ/م: ۵۴۰ھ)..... ۶۹
- ۱۸..... خلاصة الفتاوى (علامہ طاہر بن احمد بخاری رحمہ اللہ/م: ۵۴۲ھ)..... ۶۹
- ۱۹..... الفتاوى السراجية (علی بن عثمان اوسی/م: بعد ۵۶۹ھ)..... ۷۰
- ۲۰..... بدائع الصنائع (علامہ ابوبکر کاسانی رحمہ اللہ/م: ۵۷۸ھ)..... ۷۴

- ۲۱..... فتاویٰ قاضی خان (علامہ قاضی خان رحمہ اللہ/م: ۵۹۲) ھ..... ۷۵
- ۲۲..... بداية المبتدی (علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ/م: ۵۹۳) ھ..... ۷۶
- ۲۳..... الهدایة (علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ/م: ۵۹۳) ھ..... ۷۸
- ۲۴..... التجنیس والمزید (علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ/م: ۵۹۳) ھ..... ۸۰
- ۲۵..... المحيط البرہانی فی الفقہ النعمانی (علامہ برہان الدین محمود بن احمد بخاری رحمہ اللہ/م: ۶۱۶) ھ..... ۸۱
- ۲۶..... تحفة الملوک (امام زین الدین محمد بن ابی بکر رازی رحمہ اللہ/م: ۶۶۶) ھ..... ۸۴
- ۲۷..... المختار للفتویٰ (علامہ مجد الدین موصلی رحمہ اللہ/م: ۶۸۳) ھ..... ۸۵
- ۲۸..... اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب (علامہ جمال الدین خزر جی منجی رحمہ اللہ/م: ۶۸۶) ھ..... ۸۶
- ۲۹..... مجمع البحرین (علامہ ابن سعادت رحمہ اللہ/م: ۶۹۴) ھ..... ۸۶
- ۳۰..... منیة المصلی (علامہ سعید الدین کاشغری رحمہ اللہ/م: ۷۰۵) ھ..... ۸۸
- ۳۱..... کنز الدقائق (امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی رحمہ اللہ/م: ۷۱۰) ھ..... ۸۸
- ۳۲..... تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (علامہ فخر الدین زیلعی رحمہ اللہ/م: ۷۲۳) ھ..... ۹۰
- ۳۳..... شرح الوقایة (علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود رحمہ اللہ/م: ۷۴۷) ھ..... ۹۰
- ۳۴..... أنفع الوسائل إلى تحویر المسائل (علامہ طرطوسی رحمہ اللہ/م: ۷۵۸) ھ..... ۹۱
- ۳۵..... نصب الرایة فی تخریج أحادیث الهدایة (علامہ زیلعی رحمہ اللہ/م: ۷۶۲) ھ..... ۹۱

۳۶..... الغرة المنيفة في تحقيق بعض المسائل الإمام أبي حنيفة (امام عمر بن

اسحاق غزنوی رحمہ اللہ/م: ۷۷۳ھ)..... ۹۳

۳۷..... العناية على الهداية (علامہ اکمل الدین بابر ترقی رحمہ اللہ/م: ۷۸۶ھ) ۹۴

۳۸..... الفتاوى التاتارخانية (علامہ عالم بن علاء انصاری دہلوی رحمہ اللہ/

م: ۷۸۶ھ)..... ۹۴

۳۹..... الجوهرة النيرة على مختصر القدوري (امام ابو بکر بن علی حدادی رحمہ

اللہ/م: ۸۰۰ھ)..... ۹۵

۴۰..... الفتح المعين على شرح الكنز لملا مسكين (ملا مسکین رحمہ اللہ/

م: بعد ۸۱۱ھ)..... ۹۶

۴۱..... الفتاوى البزازية (علامہ ابن بزار کردری رحمہ اللہ/م: ۸۲۷ھ)..... ۹۶

۴۲..... فتاوى قارى الهداية (علامہ عمر بن اسحاق غزنوی رحمہ اللہ/م: ۸۲۹ھ) ۹۷

۴۳..... البناية في شرح الهداية (علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ/م: ۸۵۵ھ) ۹۸

۴۴..... رمز الحقائق في شرح كنز الدقائق (علامہ بدر الدین عینی/م: ۸۵۵ھ) ۹۹

۴۵..... فتح القدير (علاء ابن ہمام رحمہ اللہ/م: ۸۶۱ھ)..... ۹۹

۴۶..... حلية المجلى شرح منية المصلى (علامہ ابن امیر الحاج رحمہ اللہ/

م: ۸۷۹ھ)..... ۱۰۰

۴۷..... لسان الحكام في معرفة الأحكام (امام احمد بن محمد المعروف ابن الشحنة حلبی

رحمہ اللہ/م: ۸۸۲ھ)..... ۱۰۱

۴۸..... درر الحكام شرح غرر الأحكام (ملا خسرو رحمہ اللہ/م: ۸۸۵ھ)..... ۱۰۱

۴۹..... مجمع الأنهر فی شرح ملتقى الأبحر (امام ابراہیم بن محمد حلبي رحمه الله/

م: ۹۵۶ھ)..... ۱۰۲

۵۰..... غنية المستملی شرح منية المصلی (امام ابراہیم بن محمد حلبي رحمه الله/

م: ۹۵۶ھ)..... ۱۰۲

۵۱..... البحر الرائق شرح كنز الدقائق (علامہ ابن نجيم رحمه الله/م: ۹۷۰ھ) ۱۰۳

”البحر الرائق“ سے ایک سواسی (۱۸۰) تفریعات کا ذکر..... ۲۰۴

۵۲..... تنوير الأبصار (علامہ شمس الدین ترمثاشي رحمه الله/م: ۱۰۰۴ھ)..... ۱۱۸

۵۳..... مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح (علامہ حسن بن عمار شرنبلالی رحمه الله/

م: ۱۰۶۹ھ)..... ۱۱۹

۵۴..... الفتاوى الخيرية (علامہ خير الدين رطلي رحمه الله/م: ۱۰۸۱ھ)..... ۱۱۹

۵۵..... الدر المختار شرح تنوير الأبصار (علامہ علاء الدین حصکفی رحمه الله/

م: ۱۰۸۸ھ)..... ۱۲۰

۵۶..... الفتاوى الهندية (زیر اہتمام: اورنگ زیب عالمگیر رحمه الله/م: ۱۱۱۸ھ)..... ۱۲۲

۵۷..... حاشية الطحطاوى على مراقی الفلاح (علامہ طحطاوى رحمه الله/

م: ۱۲۳۱ھ)..... ۱۲۳

۵۸..... حاشية الطحطاوى على الدر المختار (علامہ طحطاوى رحمه الله/

م: ۱۲۳۱ھ)..... ۱۲۳

۵۹..... العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية (علامہ ابن عابدین شامی

رحمه الله/م: ۱۲۵۲ھ)..... ۱۲۴

۶۰..... رد المحتار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار (علامہ ابن عابدین

شامی رحمہ اللہ/م: ۱۲۵۲ھ)..... ۱۲۶.....

۶۱..... اللباب فی شرح الكتاب (علامہ عبدالغنی میدانی رحمہ اللہ/م: ۱۲۹۸ھ) ۱۳۰

۶۲..... الفتاویٰ الحمادیة (مفتی رکن الدین ناگوری رحمہ اللہ)..... ۱۳۱.....

۶۳..... السعایة فی کشف ما فی شرح الوقایة (علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ

اللہ/م: ۱۳۰۴ھ)..... ۱۳۱.....

۶۴..... التحریر المختار علی رد المختار (علامہ عبدالقادر بن مصطفیٰ رافعی رحمہ اللہ

/م: ۱۳۱۲ھ)..... ۱۳۲.....

۶۵..... الفتاویٰ المہدیة فی الوقائق المنصریة (شیخ محمد عباسی مہدی مصری

رحمہ اللہ/م: ۱۳۱۵ھ)..... ۱۳۳.....

کتب حنفیہ کی ترتیب پر ایک طائرانہ نظر..... ۱۳۴.....

☆ علم اصول فقہ

لفظ اصل کا لغوی معنی..... ۱۳۷.....

لفظ اصل کا اصطلاحی معنی..... ۱۳۷.....

فقہ کا لغوی معنی..... ۱۳۸.....

فقہ کا اصطلاحی معنی..... ۱۳۸.....

علم اصول فقہ کا وضع..... ۱۳۹.....

کتب اصول فقہ کے تدوین کے طریقے..... ۱۴۲.....

علمائے متکلمین کے طریقے پر تدوین کی گئی کتب..... ۱۴۲.....

علمائے حنیفہ کے طریقے پر تدوین کی گئی کتب..... ۱۴۳.....

متاخرین اہل علم کے طریقے پر تدوین کی گئی کتب..... ۱۴۴.....

کتب اصول فقہ کا تعارف

- ۱..... الرسالة (امام شافعی رحمہ اللہ/م: ۲۰۴ھ)..... ۱۴۶
- ۲..... أصول الكرخي (امام ابوالحسن کرخی رحمہ اللہ/م: ۳۴۰ھ)..... ۱۴۷
- ۳..... الفصول في الأصول (امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ/م: ۳۷۰ھ)..... ۱۴۸
- ۴..... العمدة (قاضی عبدالجبار معتزلی/م: ۴۱۵ھ)..... ۱۴۹
- ۵..... تأسيس النظر (امام ابوزید بوسی رحمہ اللہ/م: ۴۳۰ھ)..... ۱۵۰
- ۶..... تقويم الأدلة في الأصول (امام ابوزید بوسی رحمہ اللہ/م: ۴۳۰ھ)..... ۱۵۰
- ۷..... الأنوار في الأصول (امام ابوزید بوسی رحمہ اللہ/م: ۴۳۰ھ)..... ۱۵۰
- ۸..... الأسرار في الأصول والفروع (امام ابوزید بوسی رحمہ اللہ/م: ۴۳۰ھ)..... ۱۵۰
- ۹..... المعتمد (امام ابوالحسن بصری معتزلی/م: ۴۳۶ھ)..... ۱۵۳
- ۱۰..... الإحكام في أصول الأحكام (علامہ ابن حزم ظاہری/م: ۴۵۶ھ)..... ۱۵۵
- ۱۱..... كتاب الخلافات (امام بیہقی رحمہ اللہ/م: ۴۵۸ھ)..... ۱۵۶
- ۱۲..... إحكام الفصول في أحكام الأصول (امام ابوالولید باجی مالکی رحمہ اللہ/م: ۴۷۴ھ)..... ۱۵۷
- ۱۳..... اللمع في أصول الفقه (امام ابواسحاق شیرازی رحمہ اللہ/م: ۴۷۶ھ)..... ۱۵۷
- ۱۴..... البرهان في أصول الفقه (امام الحرمین جوینی رحمہ اللہ/م: ۴۷۸ھ)..... ۱۵۸
- ۱۵..... أصول البزدوي (علامہ فخر الاسلام بزدوی رحمہ اللہ/م: ۴۸۲ھ)..... ۱۵۹
- ۱۶..... أصول السرخسي (شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ/م: ۴۸۳ھ)..... ۱۶۱
- ۱۷..... المنحول من تعليقات الأصول (امام غزالی رحمہ اللہ/م: ۵۰۵ھ)..... ۱۶۲
- ۱۸..... المستصفى (امام غزالی رحمہ اللہ/م: ۵۰۵ھ)..... ۱۶۵

- ۱۹ الواضح في أصول الفقه (امام ابو الوفاء بن عقيل رحمه الله/م: ۵۱۳ھ) ۱۶۷
- ۲۰ المنهاج في الأصول (علامہ جابر اللہ زنجشیری/م: ۵۳۸ھ)..... ۱۶۷
- ۲۱ مختصر المستصفي (علامہ ابن رشد رحمه الله/م: ۵۹۵ھ)..... ۱۶۸
- ۲۲ منهاج الوصول إلى علم الأصول (علامہ ابن جوزی رحمه الله
/م: ۵۹۷ھ)..... ۱۶۹
- ۲۳ المحصول من أصول الفقه (امام فخر الدین رازی رحمه الله/م: ۶۰۶ھ) ۱۷۰
- ۲۴ المعالم في أصول الفقه (امام فخر الدین رازی رحمه الله/م: ۶۰۶ھ) ۱۷۳
- ۲۵ روضة الناظر وجنة المناظر (علامہ ابن قدامہ رحمه الله/م: ۶۲۰ھ) ۱۷۵
- ۲۶ الإحكام في أصول الأحكام (علامہ آدمی رحمه الله/م: ۶۳۱ھ)..... ۱۷۶
- ۴۷ المنتخب الحسامي (علامہ حسام الدین رحمه الله/م: ۶۴۴ھ)..... ۱۷۸
- ۲۸ منتهى السؤل والأمل في علم الأصول والجدل (علامہ ابن حاجب
رحمه الله/م: ۶۴۶ھ)..... ۱۷۹
- ۲۹ المسودة في أصول الفقه (علامہ عبدالسلام بن تیمیہ رحمه الله/م: ۶۵۲ھ) ۱۸۰
- ۳۰ الحاصل من المحصول في أصول الفقه (قاضی تاج الدین ارموی
رحمه الله/م: ۶۵۳ھ)..... ۱۸۲
- ۳۱ التحصيل من المحصول (علامہ سراج الدین ارموی رحمه الله/م: ۶۸۲ھ) ۱۸۳
- ۳۲ تنقيح الفصول في اختصار المحصول (علامہ شہاب الدین قرانی
رحمه الله/م: ۶۸۴ھ)..... ۱۸۵
- ۳۳ منهاج الوصول إلى علم الأصول (قاضی بیضاوی رحمه الله/م: ۶۸۵ھ) ۱۸۷
- ۳۴ بديع النظام (علامہ ابن الساعاتی رحمه الله/م: ۶۹۴ھ)..... ۱۸۹

- ۳۵..... عنوان الوصول فی الأصول (علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ/م: ۷۰۲ھ) ۱۹۰
- ۳۶..... منار الأنوار فی أصول الفقه (علامہ نسفی رحمہ اللہ/م: ۷۱۰ھ)..... ۱۹۱
- ۳۷..... أصول الفقه (علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ/م: ۷۲۸ھ)..... ۱۹۲
- ۳۸..... کشف الأسرار شرح أصول البزدوی (علامہ عبدالعزیز بخاری رحمہ اللہ/م: ۷۳۰ھ)..... ۱۹۵
- ۳۹..... التنقیح والتوضیح (صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود رحمہ اللہ/م: ۷۴۷ھ) ۱۹۵
- ۴۰..... إعلام الموقعین عن رب العالمین (علامہ ابن قیم رحمہ اللہ/م: ۷۵۱ھ) ۱۹۷
- ۴۱..... الإبهاج فی شرح المنهاج (علامہ تفتی الدین بکی رحمہ اللہ/م: ۷۵۶ھ) ۱۹۸
- ۴۲..... رفع الحاجب عن مختصر ابن الحاجب (علامہ تاج الدین بکی رحمہ اللہ/م: ۷۷۱ھ)..... ۱۹۸
- ۴۳..... مفتاح الأصول فی بناء الفروع علی الأصول (علامہ محمد الشریف التلمسانی رحمہ اللہ/م: ۷۷۱ھ)..... ۲۰۰
- ۴۴..... نهاية السؤل فی شرح منهاج الأصول (علامہ عبدالرحیم اسنوی رحمہ اللہ/م: ۷۷۲ھ)..... ۲۰۱
- ۴۵..... التقرير فی شرح أصول البزدوی (علامہ اکمل الدین بابر ترقی رحمہ اللہ/م: ۷۸۶ھ)..... ۲۰۳
- ۴۶..... الموافقات (علامہ شاطبی رحمہ اللہ/م: ۷۹۰ھ)..... ۲۰۴
- ۴۷..... التلویح فی کشف حقائق التنقیح (علامہ تفتازانی رحمہ اللہ/م: ۷۹۳ھ) ۲۰۵
- ۴۸..... البحر المحیط أصول الفقه (علامہ بدر الدین زرکشی رحمہ اللہ/م: ۷۹۴ھ) ۲۰۵
- ۴۹..... القواعد الكبرى (علامہ ابن رجب رحمہ اللہ/م: ۷۹۵ھ)..... ۲۰۸

- ۵۰..... النجم الوہاج (علامہ عبدالرحیم عراقی رحمہ اللہ/م: ۸۰۶ھ)..... ۲۰۹
- ۵۱..... التحریر فی أصول الفقہ (علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ/م: ۸۶۱ھ)..... ۲۰۹
- ۵۲..... الضیاء اللامع شرح جمع الجوامع فی أصول الفقہ (امام ابوالعباس یزید بن زینب رحمہ اللہ/م: ۸۹۵ھ)..... ۲۱۱
- ۵۳..... غایۃ الوصول فی شرح لب الأصول (علامہ زکریا انصاری رحمہ اللہ/م: ۹۲۶ھ)..... ۲۱۲
- ۵۴..... مشکاة الأنوار فی أصول المنار (علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ/م: ۹۷۰ھ)..... ۲۱۳
- ۵۵..... حاشیة علی التلویح علی المقدمات الأربع فقط (علامہ عبدالکیم سیالکوٹی رحمہ اللہ/م: ۱۰۶۷ھ)..... ۲۱۵
- ۵۶..... إفاضة الأنوار علی أصول المنار (علامہ علاء الدین حصکفی رحمہ اللہ/م: ۱۰۸۸ھ)..... ۲۱۶
- ۵۷..... مسلم الثبوت فی أصول الفقہ (علامہ محبت اللہ بہاری رحمہ اللہ/م: ۱۱۱۹ھ)..... ۲۱۷
- ۵۸..... نور الأنوار فی شرح المنار (ملا جیون حنفی رحمہ اللہ/م: ۱۱۳۰ھ)..... ۲۱۷
- ۵۹..... عقد الجید فی أحكام الاجتهاد والتقلید (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ/م: ۱۱۷۶ھ)..... ۲۱۸
- ۶۰..... إرشاد الفحول إلى تحقیق الحق من علم الأصول (علامہ شوکانی رحمہ اللہ/م: ۱۲۵۰ھ)..... ۲۱۹
- ۶۱..... حصول المأمول من علم الأصول (علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ/م: ۱۳۰۷ھ)..... ۲۲۲
- ۶۲..... علم أصول الفقہ (شیخ عبدالوہاب خلاف رحمہ اللہ/م: ۱۳۷۵ھ)..... ۲۲۲
- ۶۳..... أصول الفقہ الإسلامی (دکتور وہبۃ الزحیلی)..... ۲۲۳

اردو فتاویٰ کا تعارف

- ۱..... فتاویٰ دارالعلوم دیوبند..... ۲۲۵
- ۲..... فتاویٰ رشیدیہ..... ۲۲۶
- ۳..... فتاویٰ مظاہر علوم المعروف بہ فتاویٰ خلیلیہ..... ۲۲۸
- ۴..... عزیز الفتاویٰ..... ۲۲۹
- ۵..... امداد الفتاویٰ..... ۲۳۰
- ۶..... امداد الاحکام..... ۲۳۳
- ۷..... کفایت المفتی..... ۲۳۲
- ۸..... فتاویٰ شیخ الاسلام..... ۲۳۵
- ۹..... فتاویٰ رحیمیہ..... ۲۳۵
- ۱۰..... امداد المفتین..... ۲۳۶
- ۱۱..... فتاویٰ محمودیہ..... ۲۴۰
- ۱۲..... نظام الفتاویٰ..... ۲۴۰
- ۱۳..... احسن الفتاویٰ..... ۲۴۱
- ۱۴..... فتاویٰ حقانیہ..... ۲۴۲
- ۱۵..... فتاویٰ بینات..... ۲۴۳
- ۱۶..... خیر الفتاویٰ..... ۲۴۴
- ۱۷..... فتاویٰ مفتی محمود..... ۲۴۴
- ۱۸..... آپ کے مسائل اور ان کا حل..... ۲۴۶
- ۱۹..... جواہر الفتاویٰ..... ۲۴۶

۲۴۷.....	۲۰..... فتاویٰ فرنگی محلی
۲۴۸.....	۲۱..... فتاویٰ احیاء العلوم
۲۴۸.....	۲۲..... فتاویٰ قاضی
۲۴۹.....	۲۳..... فتاویٰ فریدیہ
۲۴۹.....	۲۴..... فتاویٰ دارالعلوم کراچی (امداد السائلین)
۲۵۰.....	۲۵..... فتاویٰ عثمانی
۲۵۱.....	۲۶..... فتاویٰ دارالعلوم زکریا
۲۵۲.....	۲۷..... شمیمۃ الفتاویٰ
۲۵۲.....	۲۸..... فتاویٰ حبیبیہ
۲۵۳.....	۲۹..... وحید الفتاویٰ
۲۵۳.....	۳۰..... کتاب الفتاویٰ
۲۵۴.....	۳۱..... نجم الفتاویٰ
۲۵۴.....	۳۲..... فتاویٰ عباد الرحمن
۲۵۴.....	۳۳..... فتاویٰ ختم نبوت
۲۵۵.....	۳۴..... آپ کے مسائل کا حل
۲۵۶.....	۳۵..... فتاویٰ انوار العلوم

عرضِ مؤلف

راقم نے اس کتاب میں ”فتویٰ کا تاریخی پس منظر“ (عہد نبوت سے فقہ حنفی کی تدوین تک) کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف ذکر کیا ہے۔ کتاب فقہ کے تعارف میں امام محمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) کی ”المبسوط“ جو ان کی سب سے پہلی کتاب ہے، اس سے لے کر شیخ محمد عباسی مہدی مصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۱۵ھ) کی ”الفتاویٰ المہدیة فی الوقائق المصریة“ تک ۶۵ کتابوں کا تعارف ذکر کیا ہے۔ سنین وفات کی ترتیب کے مطابق ہر کتاب کا مکمل نام، مصنف کا تعارف اور اس کی مشہور تصنیفات کا ذکر، ماخذ، خصوصیات، محقق اور طبع کا ذکر کیا ہے۔ الحمد للہ فقہ حنفی کی تمام امہات کتب کا تعارف اس میں آ گیا ہے۔

نیز اصول فقہ کی مبادیات، اصول فقہ کا وضع اور تاریخی تسلسل کے ساتھ ۶۳ کتابوں کا تعارف ذکر کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ) کی ”الرسالة“ سے لے کر دکتور وہبہ الزحیلی کی ”أصول الفقہ الإسلامی“ تک چاروں مکتبہ فکر کے علماء کی کتابوں کا تعارف اس کتاب میں ہے۔ کتاب اور مصنف کے تعارف کے ساتھ ساتھ ان کی مشہور تصنیفات کا بھی ذکر کیا ہے، اس کتاب پر لکھے گئے حواشی، شروحات، تعلیقات، اختصارات اور منظومات کا بھی اجمالاً ذکر کیا ہے، اس ضمن میں ذکر کی گئی کتابوں کی تعداد سو سے زائد ہے۔ آخر میں ۳۵ اردو فتاویٰ کا تعارف بھی اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس طرح اس کتاب میں کل (۱۶۳) کتابوں کا اصالتاً اور سو سے زائد کتب کا ذکر ضمناً آیا ہے۔ بفضل اللہ راقم کی ایک کتاب ”عربی، اردو کتب سیرت کا تعارف“ چھپ چکی ہے، جس میں ۷۲ عربی اور ۷۳ اردو کتب سیرت کا تعارف ذکر کیا گیا ہے، ۶۴۷ کتابوں کی فہرست حروف تہجی کے مطابق ذکر کی ہے، جو سیرت کے مختلف گوشوں پر لکھی گئی ہیں۔

﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف﴾
﴿۱۶﴾

راقم نے عربی، اردو و کتب تفسیر، اصول تفسیر، اصول حدیث، رجال اور حدیث کی جمیع
انواع پر لکھی گئی کتابوں کے تعارف کے کام کا آغاز بھی کیا ہے، قارئین کرام سے خصوصی
دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اس کام کو پایہ تکمیل تک
پہنچائے۔ آمین

محمد نعمان

استاذ جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

۲۶ جولائی ۲۰۱۶ء / ۲۲ شوال ۱۴۳۷ھ

موبائل نمبر # 0332-2557675

فتویٰ کا تاریخی پس منظر

فتویٰ کی لغوی تعریف

لفظ فتویٰ فاء کے فتح کے ساتھ بھی منقول ہے اور فاء کے ضمہ کے ساتھ بھی، لیکن صحیح فاء کے فتح کے ساتھ ہے، اس کا لغوی معنی ”الإجابة عن سؤال سواء كان متعلقاً بالأحكام الشرعية أم بغيرها“ کسی بھی سوال کا جواب دینا خواہ اس کا تعلق احکام شریعت سے ہو یا غیر احکام شریعت سے۔

✓ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بادشاہ مصر کی یہ بات نقل کی ہے:

يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ. (يوسف: ۴۳)

ترجمہ: اے دربار والو! اگر تم تعبیر دے سکتے ہو تو میرے اس خواب کے بارے میں

مجھ کو جواب دو۔

اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھی کی بات نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ. (يوسف: ۴۶)

ترجمہ: یوسف! اے وہ شخص جس کی ہر بات سچی ہوتی ہے، تم ہمیں اس (خواب) کا

مطلب بتاؤ کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں۔

اسی طرح ملکہ سبا کی بات نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي. (النمل: ۳۲)

ترجمہ: اے سردارو! مجھے میرے معاملے میں بتلاؤ۔

مذکورہ بالا تینوں آیات میں لفظ فتویٰ مطلق سوال کے جواب دینے کے لئے استعمال

ہوا ہے، احکام شریعہ دریافت کرنے کے لئے نہیں ہوا، لیکن پھر بعد میں یہ لفظ شرعی حکم معلوم

کرنے کے لئے خاص ہو گیا۔ قرآن کریم میں بھی یہ لفظ حکم شرعی کی دریافت کے لئے متعدد

﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف﴾
 جگہ استعمال ہوا ہے، جیسے:

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ. (النساء: ۱۲۷)
 ترجمہ: اور (اے پیغمبر!) لوگ تم سے عورتوں کے بارے میں شریعت کا حکم پوچھتے ہیں، کہہ دو واللہ تم کو ان کے بارے میں حکم دیتا ہے۔
 اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ. (النساء: ۱۷۶)
 ترجمہ: (اے پیغمبر!) لوگ تم سے (کلالہ کا حکم) پوچھتے ہیں، کہہ دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں حکم بتاتا ہے۔

قرآن کی ان آیات میں لفظ فتویٰ شرعی حکم معلوم کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔

فتویٰ کی اصطلاحی تعریف

هو الإخبار بحكم الله تعالى عن مسألة دينية بمقتضى الأدلة الشرعية

لمن سأل عنه في أمر نازل على جهة العموم لا على وجه الإلزام. ①
 کسی پیش آمدہ مسئلے میں سائل کو دلائل شرعیہ کی روشنی میں حکم خداوندی سے آگاہ کرنے کو فتویٰ کہتے ہیں اور مفتی کا اس حکم شرعی کی خبر دینا بطور عموم کے ہونہ کہ بطور الزام کے ہو۔

فتویٰ عہدِ نبوت میں

سب سے پہلے جنہوں نے منصبِ افتاء کو سنبھالا وہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ وحی کے ذریعے اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے فتویٰ دیا کرتے تھے، حضرات صحابہ کرام آپ سے احکامات شرعیہ دریافت کرتے، آپ ان کے جوابات دیتے،

① المصباح فی رسم المفتی و مناہج الإفتاء: معنی الفتیاء لغة و شرعاً، ج ۱ ص ۱۶

حضرات صحابہ کرام ان فتاویٰ کو اپنے سینوں اور اوراق میں محفوظ کرتے تھے، آپ کے فتاویٰ اور احادیث مبارکہ اسلام کا دوسرا ماخذ ہیں، ہر مسلمان کے لئے ان پر عمل کرنا ضروری ہے، کسی کے لئے ان سے ذرہ بھرا خراف جائز نہیں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

وَأَوَّلُ مَنْ قَامَ بِهَذَا الْمَنْصِبِ الشَّرِيفِ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ،
وَحَاتِمُ النَّبِيِّينَ، عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، وَأَمِينُهُ عَلَى وَحْيِهِ، وَسَفِيرُهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
عِبَادِهِ، فَكَانَ يُفْتَى عَنِ اللَّهِ بِوَحْيِهِ الْمُبِينِ، فَكَانَتْ فَتَاوِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَوَامِعَ الْأَحْكَامِ، وَمُشْتَمَلَةً عَلَى فَصْلِ الْخِطَابِ، وَهِيَ فِي وُجُوبِ اتِّبَاعِهَا
وَتَحْكِيمِهَا ثَانِيَةُ الْكِتَابِ، وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْعُدُولُ عَنْهَا. ①

سب سے پہلے اس عظیم الشان منصب پر تمام انبیاء اور متقین کے سردار، اللہ کے بندے اور رسول جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فائز تھے، آپ وحی الہی میں امین ہیں، اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان سفیر ہیں، آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح وحی کے ساتھ فتویٰ دیتے تھے، آپ کے فتاویٰ جوامع الکلم ہیں، واضح احکامات پر مشتمل ہیں، ان کی اتباع کرنا ضروری ہے، ان کو حکم بنانا اور ان کی روشنی میں فیصلے کرنا ضروری ہے، یہ شریعت کا دوسرا ماخذ ہے، کسی مسلمان کے لئے ان سے عدول کرنا جائز نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی دوسرا شخص منصب افتاء پر فائز نہیں ہوا، البتہ کبھی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم افتاء اور قضاء کا کام اپنے بعض صحابہ کے سپرد کرتے تھے، شاید اس کا مقصد ان حضرات کو اجتہاد اور استنباط کی عملی مشق کرانا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

① إعلام الموقعين: فصل: الرسول صلى الله عليه وسلم أول من بلغ عن الله، ج ۱ ص ۱۶

أَقْضِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ: أَقْضِي بَيْنَهُمَا وَأَنْتَ حَاضِرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ عَلَى أَنْكَ إِنْ أَصَبْتَ فَلَكَ عَشْرُ أَجُورٍ وَإِنْ اجْتَهَدْتَ فَأَخْطَأْتَ فَلَكَ أَجْرٌ. ①

دو افراد اپنا جھگڑا لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو آپ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو کہا کہ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی موجودگی میں، میں فیصلہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں تم فیصلہ کرو، اگر تم نے درست فیصلہ کیا تو تمہارے لئے دس اجر ہیں، اور اگر تم نے اجتہاد کیا اور غلطی کی تو تمہارے لئے ایک اجر ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام کو دور دراز شہروں کی طرف بھیجتے وقت فیصلہ کرنے اور فتویٰ دینے کی اجازت مرحمت فرمائی، جیسے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر روانہ فرمایا، اور ان کو قرآن، حدیث، قیاس و اجتہاد کے ذریعے فتویٰ اور فیصلے کی اجازت دی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جب فرمایا:

أَجْتَهَدُ بِرَأْيِي، وَلَا أَلُو فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ.

میں اپنی رائے کے ذریعے اجتہاد کروں گا اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی سے ان کے سینے پر بطور شہاباشی کے تھکی دی اور فرمایا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ لِمَا يُرْضِي رَسُولَ اللَّهِ. ②

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو ایسی بات کی تو فیق

دی جس نے اللہ کے رسول کو خوش کر دیا۔

① المستدرک علی الصحیحین: کتاب الأحکام، ج ۴ ص ۹۹، رقم الحدیث:

۷۰۰۴ سنن أبی داؤد: کتاب الأقضية، باب اجتہاد الرأی فی القضاء، ج ۳ ص

۳۰۳، رقم الحدیث: ۳۵۹۲

افتاء میں صحابہ کرام کا طریقہ کار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد یہ ذمہ داری حضرات صحابہ کرام کے کندھوں پر آئی، ان حضرات نے بڑے احسن طریقے سے اسے نبھایا، اس میں ان کا منہج وہی رہا جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت میں گزرا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح رحمہ اللہ کو خط لکھا:

إِنْ جَاءَكَ شَيْءٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَاقْضِ بِهِ وَلَا تَلْفُتْكَ عَنْهُ الرَّجَالُ، فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَانظُرْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ بِهَا، فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانظُرْ مَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَخُذْ بِهِ، فَإِنْ جَاءَكَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ أَحَدٌ قَبْلَكَ. فَاخْتَرِ أَى الْأَمْرَيْنِ شِئْتَ: إِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْتَهِدَ بِرَأْيِكَ ثُمَّ تَقْدَمَ فَتَقْدَمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَتَأَخَّرَ فَتَأَخَّرْ، وَلَا أَرَى التَّأَخَّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ. ①

اگر تمہارے پاس کتاب اللہ کا کوئی حکم آئے تو اس کے مطابق فیصلہ کرو اور تمہیں اس سے ہرگز لوگ نہ موڑیں، پس اگر تمہارے پاس ایسا معاملہ آئے جو کتاب اللہ میں نہ ہو تو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دیکھو اور اس کے مطابق فیصلہ کرو، پس اگر تمہارے پاس ایسا معاملہ آجائے جو نہ کتاب اللہ میں ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں سنت رسول اللہ میں کوئی بات ہے، تو اس کو دیکھو جس پر تمام لوگ متفق ہیں تو اس کو لے لو، اور اگر کوئی ایسا مسئلہ ہو جس میں نہ کتاب اللہ کا کوئی حکم ہے اور نہ سنت رسول اللہ میں ہے اور نہ ہی تم سے

① سنن الدارمی: کتاب العلم، باب الفتیاء وما فیہ من الشدۃ، ج ۱ ص ۲۶۵، رقم

پہلے کسی نے اس کے بارے میں گفتگو کی ہے، تو تم دو باتوں میں سے جسے چاہے منتخب کر لو، یا تو اپنی رائے کے ذریعے اجتہاد کرو اور پھر تم آگے بڑھو تو تم آگے کئے جاؤ گے، اور اگر تم چاہو تو بس (اجتہاد سے) پیچھے ہٹ جاؤ، تب تم پیچھے کر دیئے جاؤ گے، اور میں تو تمہارے لئے پیچھے رہنے کو ہی بہتر سمجھتا ہوں۔

حضرت عبید اللہ بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے:

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذَا سُئِلَ عَنِ الْأَمْرِ فَكَانَ فِي الْقُرْآنِ
أَخْبَرَ بِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْقُرْآنِ وَكَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبَرَ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَعَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ، قَالَ
فِيهِ بَرَأْيُهُ. ①

حضرت عبداللہ بن عباس سے کسی مسئلے کے متعلق دریافت کیا جاتا تو وہ سب سے پہلے قرآن کریم کی طرف رجوع کرتے، وہاں اس کا حکم موجود ہوتا تو سائل کو اس سے آگاہ کرتے، اگر قرآن کریم میں حکم موجود نہ ہوتا تو احادیث رسول کی طرف متوجہ ہوتے، اگر وہاں بھی اس کا حکم نہ پاتے تو حضرت ابو بکر و حضرت عمر کے اقوال میں غور فرماتے، اگر یہاں بھی مسئلے کا حکم نہ پاتے تو اپنی رائے کا استعمال کرتے۔

عہد صحابہ میں فتویٰ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس عظیم الشان منصب پر آپ کے وہ جلیل القدر صحابہ کرام فائز ہوئے جو آپ کی وراثت کے اولین محافظ و امین تھے، اور تقویٰ و طہارت، صداقت و عدالت، شجاعت و سخاوت اور ایثار و ہمدردی میں مانند آفتاب اور رُشد و ہدایت، علم و معرفت میں مانند ماہتاب تھے، جن کے متعلق ارشاد ربانی ”رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا

① سنن الدارمی: کتاب العلم، باب الفتيا وما فيه من الشدة، ج ۱ ص ۲۶۵، رقم

الحديث: ۱۶۸

۱۴۳۵ھ

عَنْهُ“ ہے، جو نزولِ قرآن، اسبابِ نزول اور منشأ قرآن سے اچھی طرح باخبر تھے، جن کے بارے میں امت کا متفقہ فیصلہ ہے:

الَّذِينَ الْأُمَّةِ قُلُوبًا، وَأَعْمَقُهَا عِلْمًا، وَأَقْلَبُهَا تَكْلُفًا، وَأَحْسَنُهَا بَيَانًا،
وَأَصْدَقُهَا إِيْمَانًا، وَأَعَمَّهَا نَصِيحَةً، وَأَقْرَبُهَا إِلَى اللَّهِ وَسِيلَةً. ①

صحابہ کرام امت میں سب سے زیادہ نرم دل، سب سے زیادہ گہرے علم والے، سب سے کم تکلف کرنے والے اور حسنِ بیان میں سب سے بڑھ کر ہیں، اس طرح ایمان میں سب سے سچے، خیر خواہی میں سب سے آگے اور اللہ کے وسیلے کے اعتبار سے قریب تر ہیں۔
علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

وَالَّذِينَ حُفِظَتْ عَنْهُمْ الْفُتُوى مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِائَةٌ وَنِيفٌ وَثَلَاثُونَ نَفْسًا، مَا بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ، وَكَانَ الْمَكْثُرُونَ مِنْهُمْ
سَبْعَةً: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ،
وَعَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ. ②

صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے جن حضرات کے فتاویٰ محفوظ ہیں، ان سب مرد و خواتین کی تعداد ایک سو تیس (۱۳۰) سے کچھ اوپر ہے، ان میں سے سات (۷) افراد ایسے ہیں جن سے بکثرت فتاویٰ منقول ہیں، وہ حضرات یہ ہیں:

۱..... حضرت عمر بن خطاب - ۲..... حضرت علی بن ابی طالب - ۳..... حضرت عبد اللہ
بن مسعود - ۴..... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ - ۵..... حضرت زید بن ثابت - ۶.....
حضرت عبد اللہ بن عباس - ۷..... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم۔

① إعلام الموقعين: فصل: أول من وقع عن الله، ج ۱ ص ۱۷

② إعلام الموقعين: فصل: أول من وقع عن الله، ج ۱ ص ۱۷

یہ سات صحابہ کرام وہ ہیں جن سے کثرت کے ساتھ فتاویٰ منقول ہیں:

وَيُمْكِنُ أَنْ يُجْمَعَ مِنْ فُتُوَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سِفْرٌ ضَخْمٌ. ①
ممکن ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے فتاویٰ (الگ الگ) ضخیم کتاب میں جمع ہو جائیں۔

وہ فقہاء صحابہ کرام جن سے درمیانی تعداد میں فتاویٰ منقول ہیں ان کی تعداد بیس (۲۰) ہے۔

۱..... حضرت ابوبکر ۲..... حضرت ام سلمہ ۳..... حضرت انس بن مالک ۴..... حضرت
ابوسعید خدری ۵..... حضرت ابوہریرہ ۶..... حضرت عثمان بن عفان ۷..... حضرت
عبداللہ بن عمرو ۸..... حضرت عبداللہ بن زبیر ۹..... حضرت ابو موسیٰ اشعری۔
۱۰..... حضرت سعد بن ابی وقاص ۱۱..... حضرت جابر بن عبداللہ ۱۲..... حضرت معاذ بن
جبل ۱۳..... حضرت طلحہ ۱۴..... حضرت زبیر ۱۵..... حضرت عبدالرحمن بن عوف۔
۱۶..... حضرت عمران بن حصین ۱۷..... حضرت ابو بکرہ ۱۸..... حضرت عبادہ بن
صامت ۱۹..... حضرت معاویہ بن ابی سفیان ۲۰..... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم۔
یہ مذکورہ بالا بیس (۲۰) صحابہ کرام وہ ہیں جن سے اوسط درجے کے ساتھ فتاویٰ
منقول ہیں:

يُمْكِنُ أَنْ يُجْمَعَ مِنْ فُتُوَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ صَغِيرٌ جَدًّا. ②
ممکن ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے فتاویٰ بہت ہی چھوٹی جلد میں جمع ہو جائیں۔
علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس کے بعد ایک سو دس (۱۱۰) صحابہ اور صحابیات کے اسماء
ذکر کئے ہیں جو بہت کم فتویٰ دیا کرتے تھے، اور ان سے ایک، دو یا کچھ زائد مسائل مروی

① إعلام الموقعين: فصل: أول من وقع عن الله، ج ۱ ص ۷

② إعلام الموقعين: فصل: أول من وقع عن الله، ج ۱ ص ۷

کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف ﴿ ۲۵ ﴾
 ہیں، یہ قلیل الفتاویٰ صحابہ کرام ہیں، ان کے فتاویٰ کے متعلق علامہ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:
 يُمَكِّنُ أَنْ يُجْمَعَ مِنْ فُتْيَا جَمِيعِهِمْ جُزْءٌ صَغِيرٌ فَقَطُّ بَعْدَ التَّقْصِي

وَالْبَحْثِ. ①

ممکن ہے کہ ان تمام صحابہ کے فتاویٰ غور و خوض اور تلاش کے بعد ایک کتابچہ میں جمع ہو جائیں۔

امام الجرح والتعديل عظیم نقاد محدث امام ابو زرعة رازی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۳ھ) کی تحقیق کے مطابق ان صحابہ کرام کی تعداد جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہے ان کی تعداد ایک لاکھ چودہ ہزار (۱۱۴۰۰۰) ہے۔

ایک شخص نے امام ابو زرعة رحمہ اللہ سے پوچھا:

يَا أَبَا زُرْعَةَ أَلَيْسَ يُقَالُ: حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةُ
 آلَافٍ حَدِيثٍ؟ قَالَ: وَمَنْ قَالَ ذَا؟ قَلِقَلَّ اللَّهُ أَنْيَابَهُ هَذَا قَوْلُ الزَّنَادِقَةِ، وَمَنْ
 يُحْصِي حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ؟ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِائَةِ
 أَلْفٍ وَأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفًا مِنَ الصَّحَابَةِ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ وَسَمِعَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ
 الرَّجُلُ: يَا أَبَا زُرْعَةَ هَؤُلَاءِ أَيْنَ كَانُوا وَسَمِعُوا مِنْهُ؟ قَالَ: أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ
 مَكَّةَ وَمَنْ بَيْنَهُمَا وَالْأَعْرَابُ وَمَنْ شَهِدَ مَعَهُ حَبَّةَ الْوَدَاعِ كُلَّ رَأَى وَسَمِعَ مِنْهُ
 يَعْرِفُهُ. ②

اے ابو زرعة! کیا یہ نہیں کہا جاتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار ہزار احادیث مروی ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس شخص نے ایسا کہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو برباد کرے، یہ زنادقہ کا قول

① إعلام الموقعين: فصل: أول من وقع عن الله، ج ۱ ص ۱۷

② الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع: ترتيب مسانيد الصحابة، ج ۲ ص ۲۹۳،

رقم: ۱۸۹۳ / مقدمة ابن الصلاح: النوع التاسع والثلاثون، ص ۲۹۸

ہے، کون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا احاطہ کر سکتا ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ کرام موجود تھے، جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا، اس شخص نے کہا: اے ابو زرعہ! یہ صحابہ کہاں قیام پذیر تھے اور کہاں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا؟ آپ نے فرمایا: یہ اہل مدینہ، اہل مکہ اور ان کے گرد و نواح کے رہائشی اور دیہاتی تھے، ان میں وہ سارے حضرات بھی شامل ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے اور ان میں سے ہر ایک نے میدانِ عرفات میں آپ کی زیارت بھی کی اور آپ سے سماع حدیث بھی کیا۔

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۶ھ) اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) کی تحقیق کے مطابق فتویٰ دینے والے صحابہ کرام کی تعداد ایک سو تیس (۱۳۰) سے کچھ زائد تھی، اور ان کے درمیان بھی تین طبقات تھے:

۱..... کثیر الفتاویٰ سات (۷) صحابہ کرام

۲..... اوسط الفتاویٰ بیس (۲۰) صحابہ کرام

۳..... قلیل الفتاویٰ ایک سو دس (۱۱۰) صحابہ کرام ①

جیسا کہ ماقبل میں صحابہ کرام کے اسماء کے ساتھ باحوالہ بات گزر گئی، بقول امام ابو زرعہ رحمہ اللہ کے صحابہ کرام کی تعداد جن کو آپ سے شرفِ سماعت حاصل ہے ایک لاکھ چودہ ہزار ہے، لیکن فتویٰ دینے والے صحابہ کی تعداد صرف ایک سو تیس ہے، معلوم ہوا کہ محض حدیث کو روایت کرنا اور اس میں فقہ و بصیرت سے کام لینا دو مختلف امور ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ ان میں سے ہر صحابی منصبِ افتاء پر فائز نہ تھا اگرچہ ان میں جمیع حضرات روایات حدیث تھے، اس

① الإحكام في أصول الأحكام: الباب الثامن والعشرون، ج ۵ ص ۹۲ / إعلام

الموقعين: الصحابة الذين قاموا بالفتوى بعده، ج ۱ ص ۱۷

فرق کے باعث فقہائے عظام اور محدثین کرام کے درمیان حد فاصل بھی خود بخود قائم ہو جاتی ہے۔ فقہاء فکری اور علمی اعتبار سے محدثین سے بلند رتبہ کے حامل ٹھہرتے ہیں کیونکہ محدثین اگر حدیث سے واقف ہیں تو فقہاء حدیث اور اس کے فہم دونوں سے آگاہ ہیں۔
دکٹر محمد رواس قلعه جی نے بڑی تحقیق، جستجو اور تلاش کے ساتھ چند صحابہ کرام کے فتاویٰ کو الگ الگ جمع کیا جو درج ذیل ہیں:

- ۱..... موسوعۃ فقہ ابی بکر
- ۲..... موسوعۃ فقہ عمر بن خطاب
- ۳..... موسوعۃ فقہ عثمان بن عفان
- ۴..... موسوعۃ فقہ علی بن ابی طالب
- ۵..... موسوعۃ فقہ عبد اللہ بن مسعود
- ۶..... موسوعۃ فقہ عبد اللہ بن عمر

فتویٰ دورِ تابعین میں

حضرات صحابہ کرام کے بعد فتاویٰ کے لئے اکابرِ تابعین کی طرف رجوع کیا جاتا تھا، اور یہ حضرات مختلف ایسے شہروں میں پھیلے ہوئے تھے جو مسلمانوں نے اپنی فتوحات کے بعد آباد کئے تھے۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ الْمُفْتُونَ بِالْمَدِينَةِ مِنَ التَّابِعِينَ: ابْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَخَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَأَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، وَهَؤُلَاءِ هُمُ الْفُقَهَاءُ، وَقَدْ نَظَّمَهُمُ الْقَائِلُ فَقَالَ:

إِذَا قِيلَ مَنْ فِي الْعِلْمِ سَبْعَةٌ أَبْحُرِ رَوَايَتُهُمْ لَيْسَتْ عَنِ الْعِلْمِ خَارِجَةٌ
فَقُلْ هُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ عُرْوَةُ قَاسِمٌ سَعِيدٌ أَبُو بَكْرٍ سُلَيْمَانُ خَارِجَةٌ ①

مدینہ میں فتویٰ دینے والے تابعین حضرات یہ ہیں:

① إعلام الموقعين: المفتون في المدينة، ج ۱ ص ۳۲

..... حضرت سعید بن مسیب ۲..... حضرت عمرو بن زبیر ۳..... حضرت قاسم بن محمد

..... حضرت خارجہ بن زید ۵..... حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام

..... حضرت سلیمان بن یسار ۷..... حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رحمہم اللہ۔

اور انہیں کو فتبائے سبعہ بھی کہا جاتا ہے، ان کے اسماء کو ایک شاعر نے اپنے اس شعر میں جمع کیا ہے، جب پوچھا جائے کہ علم کے سات سمندر کون ہیں جن کی روایات علم سے ذرا بھی ہٹ کر نہیں ہوتیں، تو تم کہہ دو کہ وہ عبید اللہ، عمرو، قاسم، سعید، ابو بکر، سلیمان اور خارجہ رحمہم اللہ ہیں۔

مکہ مکرمہ میں فتویٰ دینے والے امام عطاء بن ابی رباح، امام طاؤس بن کیسان، امام مجاہد بن جبر، امام عبید بن عمیر، امام عمرو بن دینار، امام عبد اللہ بن ابی ملیکہ، امام عکرمہ رحمہم اللہ تھے۔

بصرہ میں فتویٰ دینے والے امام عمرو بن سلمہ، امام ابو مریم حنفی، امام حسن بصری، امام محمد بن سیرین، امام مسلم بن یسار، امام قتادہ بن دعامہ رحمہم اللہ تھے۔

کوفہ میں فتویٰ دینے والے امام علقمہ بن قیس نخعی، امام اسود بن یزید، امام عمرو بن شریک، امام مسروق، امام شرح بن حارث، امام عبد الرحمن بن یزید رحمہم اللہ تھے۔

شام میں فتویٰ دینے والے امام ابو ادریس خولانی، امام عبد اللہ بن زکریا، امام قبیبہ بن ذؤیب، امام سلیمان بن حبیب، امام خالد بن معدان رحمہم اللہ تھے۔

یمن میں فتویٰ دینے والے امام وہب بن منبہ صنعانی، امام عبد الرزاق بن ہمام اور امام سماک بن فضل رحمہم اللہ تھے۔ ①

ان مذکورہ بالا کبار اہل علم کے اکثر فتاویٰ جات موطآت، سنن، مسندات، مصنف عبد الرزاق مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الآثار، شرح معانی الآثار اور دیگر کتب حدیث میں ہیں۔

① إعلام الموقعین: فصل فی المفتیین، ج ۱ ص ۳۳ تا ۴۰

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ

آپ کا نام نعمان، والد کا نام ثابت اور دادا کا نام زوطی، فارسی النسل تھے، اللہ تعالیٰ نے حضرت زوطی کو دولتِ ایمان سے سرفراز فرمایا، ثابت کو بچپن میں ان کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ثابت کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے دعا فرمائی، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس دعا کا ظہور ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پوتے امام اسماعیل بن حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ونحن نرجو من الله أن يكون قد استجاب الله ذلك لعلي بن أبي

طالب فينا. ①

اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اس نے ہمارے حق میں حضرت علی بن ابی طالب کی دعا قبول فرمائی ہے۔

ابوحنیفہ کنیت کی وجہ

۱..... آپ کی کنیت ابوحنیفہ ہے، لغت میں حنیفہ حنیف کا مؤنث ہے، حنیف اُسے کہتے ہیں جو سب لوگوں سے یکسو ہو کر رہے، اسی بناء پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو حنیف کہتے ہیں۔ امام اعظم نے یہ کنیت اپنے لئے کیوں تجویز فرمائی جہاں تک راقم کا خیال ہے یہ تباہی کی وجہ سے اختیار کی گئی ہے، جیسے عموماً ابوالحسن، ابوالحسنات، ابوالکلام وغیرہ کنیتیں رکھی جاتی ہیں۔

۲..... آپ کا حلقہ درس وسیع تھا آپ کے شاگرد اپنے ساتھ قلم دوات رکھا کرتے تھے چونکہ اہل عراق دوات کو حنیفہ کہتے ہیں اس لئے آپ کو ابوحنیفہ کہا گیا ہے، یعنی دوات والے۔

① تاریخ بغداد: ترجمة: النعمان بن ثابت، ج ۱۳ ص ۳۲۷

۳..... بعض نے کہا ہے آپ شدت سے حق کی طرف راغب اور کثرت سے اللہ کی

عبادت کرتے تھے، لہذا آپ کو ابوحنیفہ کہا گیا۔ ①

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ آپ کی کنیت ابوحنیفہ اس لئے ہے کہ آپ کی صاحبزادی کا نام حنیفہ تھا اسی مناسبت کی وجہ سے آپ کو ابوحنیفہ کہتے ہیں، لیکن یہ بات درست نہیں اس لئے کہ آپ کی کوئی صاحبزادی نہیں تھی اور نہ ہی حماد کے علاوہ آپ کا کوئی اور بیٹا تھا:

ولا يعلم له ولد ذکر ولا أنثی غیر حماد. ②

امام اعظم کے متعلق نبوی پیشین گوئی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ جمعہ کی ابتدائی آیات میں فرمایا:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. (الجمعة: ۲-۳)

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک (باعظمت) رسول کو بھیجا وہ ان پر اس کی آیتیں پڑھ کر سنا تے ہیں، اور ان (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ ان (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے، اور ان میں سے دوسرے لوگوں میں بھی (اس رسول کو تزکیہ و تعلیم کے لئے بھیجا ہے) جو ابھی ان لوگوں سے نہیں ملے (جو اس وقت موجود ہیں یعنی ان کے بعد کے زمانے میں آئیں گے) اور وہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔

ان آیات کریمہ میں اللہ رب العزت نے دو طرح کے لوگوں کا ذکر کیا ہے:

ایک قسم کے لوگوں میں وہ امی لوگ ہیں جنہیں آپ نے بذات خود براہ راست

① الخیرات الحسان: الفصل الرابع، ص ۳۲ ② الخیرات الحسان: الفصل الرابع، ص ۳۲

فیض یاب فرمایا، جنہیں آپ کی تلاوت، تزکیہ اور کتاب و حکمت کی تعلیم کے نور سے روشن کیا ہے۔

دوسری قسم کے لوگوں کا ذکر قرآن نے ”وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ“ کے الفاظ سے بیان کیا ہے، ان سے مراد وہ لوگ تھے جو ابھی تک صحابہ کرام کے ساتھ نہیں ملے تھے بلکہ بعد میں آنے والے تھے، مگر آپ کا یہ فیض ان کے لئے بھی بیان ہوا ہے۔

اس آیت مبارکہ کے الفاظ کی تفسیر میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک متفق علیہ حدیث ہے جسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ“ اور ان میں سے دوسرے لوگوں میں بھی (اس رسول کے تزکیہ و تعلیم کے لئے بھیجا ہے) جو ابھی ان لوگوں سے نہیں ملے (جو اس وقت موجود ہیں یعنی ان کے بعد کے زمانہ میں آئیں گے) فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ تین بار یہی سوال کیا، اس وقت ہمارے درمیان حضرت سلمان فارسی بھی موجود تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان فارسی پر رکھا پھر فرمایا:

لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ. ①

اگر ایمان ثریا کی بلندیوں پر بھی ہوا تو اس کی قوم میں سے چند اشخاص یا فرمایا: ایک شخص اسے حاصل کر لے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی بیان کردہ روایت میں آپ نے فرمایا کہ اس (یعنی حضرت سلمان فارسی) کی قوم فارس کے لوگوں میں سے کچھ لوگ یا ایک شخص آئے گا، اگر ایمان ثریا

① صحیح البخاری: کتاب التفسیر، باب قوله: وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ، ج ۶

ص ۱۵۱، رقم الحدیث: ۲۸۹۷ / صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابة، باب فضل

فارس، ج ۴ ص ۱۹۷۲، رقم الحدیث: ۲۵۴۶.

کی بلندیوں تک بھی ہوگا تو وہ اتنی بلندی پر بھی پہنچ کر اس کی معرفت حاصل کر لے گا۔ اس روایت میں ایک شخص یا چند اشخاص کا بیان ہے، جب کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ اہل فارس اور ابنائے فارس کی اولاد میں سے ایک شخص ہوگا جس کی طرف آیت کریمہ میں اشارہ ہے، حدیث کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثَّرِيَاءِ لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ أَوْ قَالَ: مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسٍ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ. ①

اگر دین اوج ثریا پر بھی ہو تو اہل فارس (یا ابنائے فارس) میں سے ایک شخص اسے وہاں سے بھی پالے گا۔

اس حدیث کو نو مختلف صحابہ کرام نے روایت کیا، صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو ان کے تیرہ (۱۳) مختلف شاگردوں نے نقل کیا، اسی طرح دیگر صحابہ سے بھی ان کے مختلف تلامذہ نے اس روایت کو نقل کیا، اس روایت کو مختلف طرق و اسانید کے ساتھ تقریباً اکتیس (۳۱) محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیشن گوئی کی جو حرف بہ حرف مکمل ہوئی، یہ آپ کے معجزات میں سے ہے، آپ نے جس بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا، اور اس کا مصداق اکابر اہل علم کے نزدیک امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ قرار پائے۔

امام محمد بن یوسف صالحی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۹۴۲ھ) نے اس صحیح حدیث کی بنیاد پر اپنی معروف کتاب ”سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد“ میں حضور کے معجزات کا تذکرہ کرتے ہوئے مستقل ایک باب قائم کیا:

① صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابة، باب فضل فارس، ج ۴ ص ۱۹۷۲، رقم

الحدیث: ۲۵۴۶

الباب الثالث والخمسون في إشارته صلى الله عليه وسلم إلى وجود

الإمام أبي حنيفة.

یعنی اس ترین نمبر باب میں اس حدیث کا ذکر ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اعظم ابوحنیفہ کے وجود کی پیش گوئی فرمائی۔ علامہ صالحی رحمہ اللہ باوجود یہ کہ شافعی المسلک ہیں انہوں نے اس حدیث کا مصداق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو قرار دیا اور باقاعدہ اس پر باب قائم کیا، پھر اس کے تحت اس حدیث کے متعدد طرق اور اسانید کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وما جزم به شيخنا من أن الإمام أبا حنيفة رحمه الله عنه هو المراد

من هذا الحديث السابق ظاهر لا شك فيه. ①

ہمارے شیخ علامہ جلال الدین سیوطی نے یقین کے ساتھ فرمایا کہ اس حدیث سے

مراد امام ابوحنیفہ ہیں، اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔

نیز یہ بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی بشارت اور فضیلت کے

سلسلے میں اسی روایت پر اعتماد کیا جائے گا:

فهذا أصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة. ②

علامہ احمد بن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۳ھ) نے بھی اس حدیث کا مصداق امام

ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو قرار دیا، آپ نے عنوان قائم کیا:

فيما ورد من تبشير النبي بالإمام أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

پھر فرمایا کہ حافظ محقق جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے فرمایا کہ یہ

① سبل الهدى والرشاد: أبواب معجزاته، الباب الثالث والخمسون، ج ۱۰ ص ۱۱۶

② سبل الهدى والرشاد: أبواب معجزاته، الباب الثالث والخمسون، ج ۱۰ ص

ص ۱۱۶ / تبييض الصحيفة: ذكر تبشير النبي صلى الله عليه وسلم، ص ۲۱.

حدیث صحیح ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی بشارت کے سلسلے میں اس صحیح اصل پر اعتماد کیا جائے گا، اور اس میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی کامل فضیلت ہے:

قال الحافظ المحقق الجلال السيوطي: هذا أصل صحيح يعتمد عليه في البشارة بأبي حنيفة رحمه الله وفي الفضيلة التامة. ①

اندازہ کیجئے کہ تینوں جلیل القدر ائمہ علامہ جلال الدین سیوطی، علامہ محمد بن یوسف صاکی، علامہ احمد بن حجر ہیتمی رحمہم اللہ باوجودیکہ یہ تینوں شافعی المسلک ہیں انہوں نے اس حدیث کا مصداق صرف امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو قرار دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تفصیلی سوانح حیات، آپ کا مقام و مرتبہ، سو (۱۰۰) اہل علم کی آپ کے متعلق آراء، فن حدیث اور فقہ میں آپ کی جلالت شان، کتاب الآثار اور آپ کی انتیس (۲۹) مسانید کا تعارف، آپ پر کئے گئے نقد و جرح کے تفصیلی جوابات کے لئے راقم کی کتاب ”امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا محدثانہ مقام“ کا مطالعہ کریں۔

علم شریعت کے مدوّن اول امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ

فقہ کی باضابطہ تدوین کا شرف سب سے پہلے جس شخصیت کو حاصل ہوا وہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں، اسی لئے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

من أراد الفقه فهو عيال على أبي حنيفة.

اس کا اعتراف تمام ہی منصف مزاج علماء نے کیا ہے، علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

إنه أول من دون علم الشريعة ورتبها أبوأباً ثم تبعه مالك بن أنس في

ترتيب الموطا ولم يسبق أبا حنيفة أحد. ②

① الخيرات الحسان: المقدمة الثالثة، ص ۲۳

② تبييض الصحيفة بمناقب الإمام أبي حنيفة: أول من دون علم الشريعة، ص ۱۲۹

﴿۳۵﴾
 امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کی تدوین کی اور اسے ابواب کی صورت میں مرتب کیا، پھر موطا کی ترتیب میں امام مالک رحمہ اللہ نے انہیں کی پیروی کی، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے پہلے کسی نے یہ کام نہیں کیا۔
 علامہ ابن حجر کی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۳ھ) فرماتے ہیں:

إنه أول من دون علم الشريعة ورتبه أبو ابا و كتبنا على نحو ما هو عليه
 اليوم وتبعه مالک في موطنه. ①

امام ابوحنیفہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم فقہ کو مدون کیا اور کتاب اور باب پر اس کو مرتب کیا جیسا کہ آج موجود ہے اور امام مالک نے اپنی موطا میں انہیں کی اتباع کی ہے۔
 پھر اہم بات یہ ہے کہ امام صاحب نے دوسرے فقہاء کی طرح انفرادی طور پر اپنی آراء مرتب نہیں کیں، بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح شورائی انداز اختیار کیا، چنانچہ علامہ موفق کی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۸ھ) فرماتے ہیں:

فوضع أبو حنيفة مذهبه شوري بينهم لم يستمد بنفسه دونهم.
 امام ابوحنیفہ نے اپنا مذہب شورائی رکھا، آپ شرکائے شوری کو چھوڑ کر تنہا اپنی رائے مسلط نہیں کرتے۔

اس کا نتیجہ تھا کہ بعض اوقات ایک مسئلہ پر ایک ماہ یا اس سے زیادہ بحث و مباحثہ کا سلسلہ جاری رہتا تھا، چنانچہ امام موفق رحمہ اللہ ہی رقم طراز ہیں:

كان يتقى مسألة يقلبهم ويسمع ما عندهم ويقول ما عنده ويناظرهم
 شهرا أو أكثر من ذلك حتى يستقر أحد الأقوال فيها. ②

امام صاحب ایک ایک مسئلہ پیش کرتے، ان کے خیالات کا جائزہ لیتے اور ان کی بھی

① الخيرات الحسان: الفصل الثاني عشر، ص ۱۳۲

② مناقب أبي حنيفة للموفق: ج ۲ ص ۱۳۳

باتیں سنتے، اپنے خیالات پیش کرتے اور بعض اوقات ایک ماہ یا اس سے زیادہ تبادلہ خیال کا سلسلہ جاری رکھتے یہاں تک کہ کوئی ایک قول متعین ہو جاتا۔

مجلس فقہ میں شریک اکابر علماء اور ان کے سنین وفات

عام طور پر یہ بات نقل کی گئی ہے کہ اس مجلس میں اپنے عہد کے چالیس ممتاز علماء شامل تھے، لیکن ان کے سنین وفات اور امام صاحب رحمہ اللہ سے وابستگی کے زمانہ کو دیکھتے ہوئے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ یہ سارے لوگ شروع سے آخر تک اس کام میں شریک نہیں رہے، بلکہ مختلف ارکان نے مختلف ادوار میں کارِ تدوین میں ہاتھ بٹایا اور ان میں بعض وہ تھے جنہوں نے آخری زمانہ میں اس کام میں شرکت کی، عام طور پر شرکاء مجلس کے اسماء ایک جگہ نہیں ملتے، مفتی عزیز الرحمن صاحب اور ڈاکٹر محمد میاں صدیقی صاحب نے ان ناموں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے اور ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی نے ان ہی کے حوالہ سے اسے نقل کیا ہے، نام اس طرح ہیں:

- ۱..... زفر بن ہذیل رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۸ھ) ۲..... مالک بن مغول رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۹ھ)
- ۳..... داود طائی رحمہ اللہ (متوفی ۱۶۰ھ) ۴..... مندل بن علی رحمہ اللہ (متوفی ۱۶۸ھ)
- ۵..... نصر بن عبدالکریم رحمہ اللہ (متوفی ۱۶۹ھ) ۶..... عمرو بن میمون رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۱ھ)
- ۷..... حبان بن علی رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۲ھ) ۸..... ابو عصمہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۳ھ)
- ۹..... زہیر بن معاویہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۳ھ) ۱۰..... قاسم بن معن رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۵ھ)
- ۱۱..... حماد بن ابی حنیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۶ھ) ۱۲..... ہیاج بن بطام رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۷ھ)
- ۱۳..... شریک بن عبداللہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۸ھ) ۱۴..... عافیہ بن یزید رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۱ھ)
- ۱۵..... عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۱ھ) ۱۶..... نوح بن دراج رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۲ھ)
- ۱۷..... امام ابو یوسف رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۲ھ) ۱۸..... ہشیم بن بشیر سلمی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۳ھ)
- ۱۹..... ابو سعید یحییٰ بن زکریا رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۴ھ) ۲۰..... فضیل بن عیاض رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۷ھ)

- ۲۱..... اسد بن عمرو رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۸ھ) ۲۲..... محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ)
 ۲۳..... علی بن مسہر رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) ۲۴..... یوسف بن خالد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ)
 ۲۵..... عبداللہ بن ادريس رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۲ھ) ۲۶..... فضل بن موسیٰ رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۲ھ)
 ۲۷..... حفص بن غیاث رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۲ھ) ۲۸..... کعب بن جراح رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۷ھ)
 ۲۹..... ہشام بن یوسف رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۷ھ) ۳۰..... یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ)
 ۳۱..... شعیب بن اسحاق رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ) ۳۲..... ابو حفص بن عبدالرحمن رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۹ھ)
 ۳۳..... ابو مطیع بلخی رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۹ھ) ۳۴..... خالد بن سلیمان رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۹ھ)
 ۳۵..... عبدالحمید رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۳ھ) ۳۶..... ابو عاصم النبیل رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۲ھ)
 ۳۷..... بکی بن ابراہیم رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۵ھ) ۳۸..... جماد بن دلیل رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۵ھ) ①

استنباط مسائل میں امام اعظم رحمہ اللہ کا طریقہ کار

خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۳ھ) علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۳ھ) اور علامہ حسین بن علی صیرمی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۶ھ) نے بہ سند متصل آپ سے نقل کیا ہے کہ:
 آخذ بكتاب الله، فما لم اجد فبسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم، فان لم اجد في كتاب الله ولا بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم آخذ بقول أصحابه، آخذ بقول من شئت منهم وادع من شئت منهم، ولا اخرج من قولهم إلى قول غيرهم. فإذا انتهى الأمر أو جاء إلى إبراهيم والشعبي وابن سيرين والحسن وعطاء وسعيد بن المسيب وعدد رجالا، فقوم اجتهدوا فاجتهد كما اجتهدوا. ②

① قاموس الفقہ: ج ۱ ص ۳۶۰، ۳۶۱

② تاریخ بغداد: ترجمة: النعمان بن ثابت، ما ذكر من وفور عقل أبي حنيفة، ج ۱ ص ۳۶۵ / الانتقاء في فضائل الأئمة الثلاثة الفقهاء: ثناء العلماء على أبي حنيفة، ص ۱۲۲ / أخبار أبي حنيفة وأصحابه: ما روى عن أبي حنيفة في الأصول، ص ۲۴

میں (کسی بھی شرعی مسئلہ کا حل) کتاب اللہ (قرآن مجید) سے لیتا ہوں۔ اگر اس میں نہیں پاتا تو پھر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لیتا ہوں، اور اگر مجھے اس مسئلہ کا حل کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں سے نہیں ملتا تو پھر میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار کو لیتا ہوں۔ ان میں سے جس کا قول (مجھے راجح معلوم ہوتا ہے) لے لیتا ہوں، اور جس کا قول (مرجوح معلوم ہو) اس کو میں چھوڑ دیتا ہوں، البتہ ان کے آثار کی موجودگی میں کسی غیر صحابی کا قول میں قبول نہیں کرتا۔ اور جب معاملہ ابراہیم نخعی، شعبی، ابن سیرین، حسن بصری، عطاء بن ابی رباح، سعید بن مسیب رحمہم اللہ اور ان جیسے دیگر تابعین تک پہنچ جائے (تو چونکہ وہ بھی میری طرح مجتہدین تھے، لہذا) جیسے انہوں نے اجتہاد کیا ہے میں بھی اجتہاد کرتا ہوں۔

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے اس سلسلے میں آپ سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:
 أخذ بكتاب الله، فما لم اجد فبسنة رسول صلى الله عليه وسلم،
 والآثار الصحاح عنه التي فشت في أيدي الثقات عن الثقات، فان لم اجد
 فبقول أصحابه أخذ بقول من شئت، وأما إذا انتهى الأمر إلى إبراهيم
 والشعبي والحسن وعطاء، فاجتهد كما اجتهدوا. ①

میں (مسائل شرعیہ کا حل) کتاب اللہ سے لیتا ہوں، اگر اس میں نہ ملے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کی ان صحیح احادیث سے لیتا ہوں جو ثقہ راویوں کے ہاتھوں میں ثقہ راویوں کے ذریعے عام پھیل چکی ہیں، اور اگر ان دونوں (قرآن و سنت) میں مجھے کوئی حکم نہیں ملتا تو پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے قول کو لے لیتا ہوں، اور جب معاملہ ابراہیم نخعی، عام شعبی، حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ جیسے مجتہدین تابعین پر آٹھرتا ہے تو جیسے انہوں نے اجتہاد کیا میں بھی اجتہاد کرتا ہوں۔

کتب فقہ کا تعارف

بنیادی طور پر فقہ حنفی کے مصادر کے تین حصے کئے گئے ہیں:

۱..... مسائل الاصول ۲..... مسائل النوادر ۳..... فتاویٰ اور واقعات

(۱) مسائل الاصول

جن کو ظاہر الروایہ بھی کہتے ہیں، یہ وہ مسائل ہیں جو ائمہ مذہب یعنی امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ سے مروی ہیں، ان تین حضرات کو ائمہ ثلاثہ کہا جاتا ہے، یہ وہ مسائل ہیں جنہیں امام محمد رحمہم اللہ نے اپنی مندرجہ ذیل چھ (۶) کتابوں میں ذکر کئے ہیں:

۱..... المبسوط . ۲..... الجامع الصغير . ۳..... الجامع الكبير .

۴..... الزيادات . ۵..... السير الصغير . ۶..... السير الكبير .

ان کو ظاہر الروایہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ امام محمد رحمہم اللہ سے شہرت کے ساتھ قابل

اعتماد راویوں کے ذریعے منقول ہیں۔

(۲) مسائل النوادر

یہ وہ مسائل ہیں جو مذکورہ بالا ائمہ مذہب ہی سے منقول ہیں مگر وہ امام محمد رحمہم اللہ کی مذکورہ بالا چھ کتابوں میں مذکور نہیں ہیں، بلکہ آپ کی دیگر فقہی کتابوں میں مذکور ہیں، جیسے کیسانیات (یہ وہ مسائل ہیں جو شعیب بن سلیمان رحمہم اللہ نے امام محمد رحمہم اللہ سے روایت کئے ہیں) ہارونیات (یہ وہ مسائل ہیں جو ہارون الرشید کے لئے یا اس سے تعلق کے زمانے میں بیان کئے ہیں) جرجانیات (یہ وہ مسائل ہیں جو علی بن صالح جرجانی رحمہم اللہ نے امام محمد رحمہم اللہ سے روایت کئے ہیں) رقیات (یہ وہ مسائل ہیں جن کو آپ نے رقبہ شہر میں قیام کے دوران بیان کئے، ان مسائل کو امام ابن سماعہ رحمہم اللہ نے آپ سے روایت کیا ہے)

چونکہ یہ کتابیں امام محمد رحمہم اللہ کی پہلی چھ کتابوں کی طرح واضح، ثابت اور صحیح روایات

کتب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف ﴿ ۳۰ ﴾
 کے ساتھ مروی نہیں ہیں، اس لئے ان کو مسائل النوادر اور مسائل غیر ظاہر الروایہ کہا جاتا ہے۔

(۳) الفتاویٰ والواقعات

فتاویٰ اور واقعات ایک ہی مفہوم کے لئے دو لفظ ہیں، یہ وہ مسائل ہیں جن کو بعد کے مجتہدین نے اس وقت مستنبط کیا جب ان سے وہ مسائل دریافت کئے گئے، اور ائمہ مذہب متقدمین سے ان مسائل کے بارے میں انہیں کوئی روایت نہیں ملی۔ ①

۱..... المبسوط

امام محمد رحمہ اللہ کی مذکورہ چھ کتابوں میں سب سے پہلے لکھی جانے والی کتاب ”المبسوط“ ہے، اس کو ”الأصل“ بھی کہتے ہیں، اس کو اصل یا تو اس لئے کہتے ہیں کہ یہ سب سے پہلے تصنیف کی گئی یا یہ بقیہ سب کتابوں سے اہم اور مفصل ہے، نیز یہ ظاہر الروایہ کی دیگر کتابوں کے لئے بنیاد ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں:

وَاشْتَهَرَ الْمَبْسُوطُ بِالْأَصْلِ وَذَا لِسَبْقِهِ السِّنَّةَ تَصْنِيفًا كَذَا

اور مبسوط اصل کے نام سے مشہور ہوئی ہے، اور یہ بات ان کی چھ تصنیف میں مقدم

ہونے کی وجہ سے ہے (پس یہ گویا دیگر کتابوں کے لئے بنیاد ہے)۔ ②

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) لکھتے ہیں:

وللإمام محمد بن الحسن الشيباني (المتوفى سنة ۱۸۹) تسع

وثمانين ومائة. ألفه: مفردا، فأولا: ألف مسائل الصلاة، وسماه: كتاب

الصلاة ومسائل البيوع وسماه: كتاب البيوع وهكذا: الأيمان والإكراه،

① شرح عقود رسم المفتى: طبقات المسائل ثلاثة، ص ۶۵، ۶۶، ۶۷

② شرح عقود رسم المفتى: معنى كتب الأصل، ص ۷۵

ثم جمعت، فصارت مبسوطاً. وهو: المراد حيث ما وقع في الكتب: قال

محمد في كتاب فلان (المبسوط) كذا. ①

امام محمد شیبانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) کی کتاب مبسوط کو انہوں نے پہلے الگ الگ لکھا تھا، سب سے پہلے انہی میں نماز کے مسائل لکھے اور اس کا نام ”کتاب الصلاة“ رکھا، بیچ کے مسائل تالیف کے تو ان کا نام ”کتاب البيوع“ رکھا، یہی صورت حال ”کتاب الأيمان“ اور ”کتاب الإكراه“ کی ہے، پھر انہوں نے ان کتابوں کو جمع کیا تو المبسوط وجود میں آگئی اور جہاں کہیں کتب فقہ میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ امام محمد نے فلاں کتاب میں یہ لکھا ہے تو اس سے مراد یہی (مبسوط کے اجزاء) ہوتے ہیں۔

اہل کتاب میں سے ایک عقلمند شخص نے مبسوط کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ کہتے ہوئے اسلام قبول کر لیا تھا:

هذا كتاب محمد كم الأصغر! فكيف كتاب محمد كم الأكبر؟ ②
جب تمہارے چھوٹے محمد کی کتاب کا یہ عالم ہے تو تمہارے بڑے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کتاب (قرآن) کا کیا حال ہوگا۔

اس کتاب کا مشہور نسخہ وہ ہے جو ابو سلیمان جوزجانی رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ اس کتاب کے بہت سے مسائل امام محمد رحمہ اللہ نے ان کے سوالات کے جوابات کے طور پر بیان کئے ہیں، اور بہت سے مسائل از خود بھی بیان کئے ہیں، کتاب کے آغاز میں امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قد بينت لكم قول أبي حنيفة وأبي يوسف وقولي وما لم يكن فيه اختلاف فهو قولنا جميعاً. ③

① كشف الظنون: المبسوط في فروع الحنفية، ج ۲ ص ۱۵۸ ② كشف الظنون:

المبسوط في فروع الحنفية، ج ۲ ص ۱۵۸ ③ المبسوط: ج ۱ ص ۱

میں نے تمہارے سامنے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور اپنا قول واضح کر کے بیان کیا اور جس مسئلے میں اختلاف بیان نہیں کروں تو وہ ہم سب کا متفقہ قول ہوگا۔

اس کتاب کو محقق العصر علامہ ابوالوفاء الغسانی رحمہ اللہ نے نہایت جستجو اور تلاش کے بعد مختلف نسخوں سے تحقیق کے بعد شائع کیا ہے، اس نسخے میں مندرجہ ذیل سولہ (۶۱) کتابیں ہیں:

- ۱..... کتاب الصلاة ۲..... کتاب الحیض ۳..... کتاب الزکاة
- ۴..... کتاب ما یوضع فیہ الخمس ۵..... کتاب الصوم ۶..... کتاب نوادر الصوم ۷..... کتاب المناسک ۸..... کتاب التحری ۹..... کتاب الاستحسان ۱۰..... کتاب الأیمان ۱۱..... کتاب المکاتب ۱۲..... کتاب الولاء ۱۳..... کتاب الجنایات ۱۴..... کتاب الديات ۱۵..... کتاب العلل ۱۶..... کتاب البیوع

یاد رہے کہ یہ شائع شدہ حصہ مکمل کتاب نہیں ہے، صرف مندرجہ بالا سولہ کتابوں پر مشتمل ہے، جب کہ یہ کتاب تریپن (۵۳) کتابوں پر مشتمل ہے، علامہ ابن ندیم (متوفی ۴۳۸ھ) نے امام محمد رحمہ اللہ کی تصنیفات میں ان تریپن کتابوں کے نام لکھے ہیں، دیکھئے تفصیلاً: ① فقہی کتابوں میں جب یہ آتا ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ نے یہ بات مثلاً ”کتاب الحوالة“ یا ”کتاب الکفالة“ یا ”کتاب الهبة“ میں لکھی ہے تو اس سے مراد مبسوط ہی کی کتابیں ہوتی ہیں۔

امام محمد رحمہ اللہ کی المبسوط ادراة القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی سے بھی پانچ (۵) جلدوں میں چھپ گئی ہے۔

فقہائے حنفیہ میں سے بہت سے حضرات نے اس کتاب کی شرح لکھی ہے، جن میں شیخ الاسلام خواہر زادہ رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۳ھ) کی ”مبسوط البکری“ اور شمس الاممہ

① الفہرست: المقالة السادسة، الفن الثانی، ج ۱ ص ۲۵۳، ۲۵۴

حلوانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) کی ”شرح المبسوط“ ہے، خلاصہ نامی کتاب میں جہاں کہیں ”نسخة شيخ الإسلام“ کا لفظ آئے تو اس سے مراد ان کی مبسوط کی لکھی ہوئی شرح ہوتی ہے۔ ①

۲..... الجامع الصغير

امام محمد رحمہ اللہ نے ”المبسوط“ کے بعد ”الجامع الصغير“ لکھی ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں:

الْجَامِعُ الصَّغِيرُ بَعْدَهُ فَمَا فِيهِ عَلَى الْأَصْلِ لِذَا تَقَدَّمَ مَا ②

مبسوط کے بعد ”الجامع الصغير“ (باقی کتابوں سے مقدم) ہے، لہذا جو بات الجامع الصغير میں ہے وہ اسی وجہ سے مبسوط سے مقدم ہے یعنی چونکہ جامع صغير کی تصنیف بعد میں ہے اس لئے وہ بمنزلہ ناسخ ہے اور بوقت تعارض اس کے اقوال اصل (مبسوط) کے اقوال سے مقدم ہوں گے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کتاب کا سبب تالیف یہ ہوا کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے امام محمد رحمہ اللہ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ ایک ایسی کتاب مرتب کریں جس میں ان کی سند سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اقوال ذکر کئے جائیں، تو امام محمد رحمہ اللہ نے تعمیل حکم میں یہ کتاب لکھی، اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کی تو آپ نے اس کو بہت پسند کیا:

أن أبا يوسف مع جلاله قدره لا يفارقه في سفر ولا حضر.

امام ابو یوسف باوجود جلالت شان کے ہمیشہ سفر و حضر میں اس کتاب کو ساتھ رکھتے تھے۔

① كشف الظنون: المبسوط في فروع الحنفية، ج ۲ ص ۱۵۸۱

② شرح عقود رسم المفتي: ص ۷۴.

کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف

امام علی رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

من فہم هذا الكتاب فهو أفہم أصحابنا، و كانوا لا يقلدون أحدا
القضاء حتى يمتحنوه به.

جو شخص اس کتاب کو سمجھ لے وہ احناف میں فہم ترین آدمی ہے، اور علمائے احناف
جب تک اس کتاب میں امتحان نہیں لیتے تھے کسی کو عہدہ قضا پر فائز نہیں کرتے تھے۔

امام بزدوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کتاب میں ایک ہزار پانچ سو بتیس (۱۵۳۲)

مسائل ہیں۔ ①

اس کتاب کے آغاز میں ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ نے اس کتاب میں چالیس فقہی کتب
(کتاب الصلاة، کتاب الزکاة) وغیرہ قائم کیں، لیکن ان کے تحت ابواب قائم نہیں
کئے جیسا کہ مبسوط میں کئے تھے، تو امام ابو طاہر دباس رحمہ اللہ نے ان کو ابواب کی ترتیب پر
مرتب کیا تا کہ استفادہ کرنے والوں کے لئے آسانی ہو۔ ②

اس کتاب کی شرح علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) نے ”النافع
الکبیر“ کے نام سے لکھی۔

امام محمد رحمہ اللہ کی یہ کتاب شرح کے ساتھ پانچ سو چونتیس (۵۳۴) صفحات پر مشتمل
عالم الکتب بیروت سے ایک جلد میں ۱۴۰۶ھ میں چھپی ہے۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے اس کتاب پر لکھی گئی شروحات اور ان کے مصنفین
کے احوال قدرے تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں، اہل علم حضرات تفصیل کے لئے ملاحظہ
فرمائیں: ③

① شرح عقود رسم المفتی: مطلب فی سبب تألیف الجامع الصغیر، ص ۷۶

② الجامع الصغیر و شرحه النافع الکبیر: ص ۶۷ ③ النافع الکبیر لمن یطالع الجامع

الصغیر: الفصل الرابع فی ذکر شراح الجامع الصغیر، ص ۵۰ تا ۵۹

۳..... الجامع الكبير

امام محمد رحمہ اللہ نے بظاہر ”الجامع الصغير“ کے بعد ”الجامع الكبير“ کو تالیف کیا، یہ کتاب فقہ کے دقیق مسائل اور کثرتِ تفریعات میں لاجواب ہے، اس کتاب کا تعارف صاحب العناویہ علامہ اکمل الدین بابر ترقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۶ھ) کی زبانی سنئے: ہو کاسمہ لجلائل مسائل الفقہ جامع کبیر، قد اشتمل علی عیون الروایات، و متون الدرايات، بحیث کاد أن یکون معجزاً، ولتمام لطائف الفقہ منجزاً، شهد بذلك بعد إنفاذ العمر فیہ، داروہ ولا یکاد یلم بشیء من ذلك عاروہ. ولذلك امتدت أعناق ذوی التحقیق نحو تحقیقہ، واشتدت رغباتهم فی الاعتناء بحلی لفظہ وتطبیقہ، وکتبوا له شروحاً، وجعلوه مبیناً مشروحاً. ①

یہ کتاب واقعی اپنے نام کی طرح تمام اہم اور بڑے مسائل فقہ کی بہت زیادہ جامع ہے، یہ کتاب اہم روایات اور مستحکم عقلی اصولوں پر مشتمل ہے، گویا کہ یہ دوسروں کو عاجز کر دینے والی ہے اور فقہ کی تمام باریک باتوں کو پورا پورا بیان کرنے والی ہے، جو بھی اس کی وادی میں اُتر اس نے اپنی پوری عمر کھپا دینے کے بعد اس بات کی گواہی دی ہے اور اس سے دور رہنے والا ممکن نہیں ہے کہ ان چیزوں میں سے بھی کچھ حاصل کر پائے، اسی لئے تو محققین میں اس کے لفظی حل اور تطبیق مسائل کی طرف توجہ کی شدید رغبت رہی ہے، محققین نے اس کی بہت سی شروحات لکھیں اور اس کو بہت واضح اور خوب تشریح شدہ کتاب بنا دیا ہے۔

امام جمال الدین بن عبید اللہ رحمہ اللہ نے محرم ۶۱۵ھ کو موصل سے قاضی شرف الدین

بن عنین رحمہ اللہ کی طرف خط میں یہ لکھا:

① کشف الظنون: الجامع الكبير فی الفروع، ج ۱ ص ۵۶۹

كنت مذ زمن طويل تأملت كتاب الجامع الكبير لمحمد بن الحسن
رحمه الله وارتقم على خاطرى منه شيء والكتاب فى فنه عجيب غريب
لم يصنف مثله. ❶

میں ایک طویل عرصے سے امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کی کتاب ”الجامع الكبير“
میں غور و فکر کر رہا ہوں اور میرے دل میں اس کا کچھ حصہ نقش ہو گیا ہے، اور یہ کتاب اپنے فن
میں عجیب و غریب ہے، اس جیسی کتاب آج تک نہیں لکھی گئی۔

امام محمد رحمہ اللہ سے ”الجامع الكبير“ کو ایک بڑی جماعت نے روایت کیا، اس
کے مشہور راویوں میں امام ابو سلیمان جوزجانی، امام ابو حفص کبیر، امام علی بن معبد بن شداد
اور محمد بن سماعہ تمیمی رحمہم اللہ ہیں۔

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) نے ”الجامع الكبير“ پر لکھی گئی سترہ (۱۷)
شروحات مصنفین کے نام اور ان کے سن وفات کے ساتھ ذکر کی ہیں، تفصیلاً دیکھئے: ❷

۴..... الزیادات و زیادات الزیادات

یہ دونوں کتابیں ”الجامع الكبير“ کا تکرار اور تتمہ ہیں، علامہ ابوالوفاء افغانی رحمہ
اللہ علامہ قاضی خان رحمہ اللہ سے ”شرح زیادات الزیادات“ کے مقدمے میں نقل
کرتے ہیں:

لأنه لما فرغ من تأليف الجامع الكبير تذکر فروعاً لم يذكرها فيه،
فصنف كتاباً آخر ليذكر فيه تلك الفروع، وسمّاه الزیادات ثم تذکر
فروعاً أخرى فصنف كتاباً آخر ليذكر فيه تلك الفروع الأخرى وسمّاه
زیادات الزیادات فقطع عن ذلك ولم يتمه. ❸

❶ بلوغ الأمانی: کتب محمد بن الحسن ومصنفاته، ص ۱۹۷ ❷ كشف الظنون: الجامع
الكبير فى الفروع، ج ۱ ص ۵۶۹ ❸ أصول الإفتاء وآدابه: الزیادات و زیادات الزیادات، ص ۱۳۰

جب امام محمد رحمہ اللہ "الجامع الکبیر" کی تالیف سے فارغ ہوئے تو انہیں کچھ ایسی تفریعات یاد آئیں جو انہوں نے "الجامع الصغیر" میں ذکر نہیں کی تھیں، تو انہوں نے ایک کتاب لکھی تاکہ اس میں وہ تفریعات ذکر کر دیں، اس کتاب کا نام انہوں نے "الزیادات" رکھا، پھر انہیں مزید کچھ فروعات یاد آئیں تو انہوں نے ایک کتاب ان فروعات کے ذکر کے لئے تصنیف کی اور اس کا نام "زیادات الزیادات" رکھا، اس کی تکمیل سے پہلے ہی امام محمد رحمہ اللہ کا انتقال ہو گیا اور وہ اسے مکمل نہیں کر پائے۔

چونکہ یہ کتاب "الجامع الکبیر" کا تکملہ ہے اس لئے اس کا اسلوب بھی مسائل کی باریک بینی اور فرضی تفریعات کے توسع میں اس سے مختلف نہیں ہے، یہ کتاب چونکہ تکملہ ہے اس وجہ سے یہ تمام ابواب فقہ پر مشتمل نہیں ہے، اس کے زیادہ تر مسائل کا تعلق معاملات سے ہے۔

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے اس کتاب پر لکھی گئی شروحات کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے، دیکھئے: ① مولانا محمد قاسم اشرف صاحب نے نہایت محنت اور عرق ریزی کے ساتھ "شرح الزیادات" کی تحقیق کو سراجاً دیا، مختلف نسخوں سے باریک بینی کے ساتھ موازنہ کر کے عمدہ تعلیقات و حواشی کے ساتھ چھ جلدوں میں اس کتاب کو شائع کیا۔ یہ کتاب ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی سے چھپ گئی ہے۔ محقق نے کتاب کے شروع میں ایک مفید علمی مقدمہ لکھا ہے، جس میں انہوں نے امام محمد اور امام قاضی خان رحمہما اللہ کی سوانح اور ان کی تصنیفات کا ذکر کیا ہے، الزیادات اور اس کے نسخوں کے متعلق بھی تفصیلات بتائی ہیں۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ امام قاضی خان رحمہ اللہ ہر باب کے شروع میں ان اصولوں کی تشریح کرتے ہیں جن پر امام محمد رحمہ اللہ نے اس باب کے مسائل کی بنیاد رکھی ہے، علم فقہ میں عمق کے لئے ان اصولوں کا مطالعہ نہایت مفید ہے، کتاب کے محقق مبارک

کتاب فقہ، اصول فقہ اور رد و فتاویٰ کا تعارف ﴿۲۸﴾
 باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کتاب پر عمدہ تحقیق و تعلق کے ساتھ ان تمام اصول و ضوابط کو بطور خلاصہ کے کتاب کے آخر میں یکجا کیا ہے۔

۵..... السیر الصغیر

فقہ کی اصطلاح میں ”سیر“ اُن قوانین کو کہا جاتا ہے جن کا تعلق جنگ و امن، مسلمانوں اور غیر مسلموں کے تعلقات اور مسلم و غیر مسلم ممالک کے باہمی روابط سے ہوتا ہے، قانون کی تاریخ میں اس موضوع پر پہلی کتاب امام محمد رحمہ اللہ نے تالیف کی ہے، امام حاکم شہید رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۲ھ) نے اپنی کتاب ”الکافی“ میں اس کو مکمل نقل کیا ہے، علامہ سرحسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) نے ”المبسوط“ میں اس کی شرح کی ہے، دسویں جلد کے آخر میں آپ فرماتے ہیں:

انتهی شرح السیر الصغیر المشتبیل علی معنی اثیر باملاء المتکلم بالحق
 المنیر المحصور لأجله شبه الأسیر المنتظر للفرج من العالم القدير. ①
 ”السیر الصغیر“ کی شرح مکمل ہوئی جو بہت پر اثر معانی پر مشتمل ہے اور اس شرح کو ایک ایسے شخص نے اپنے شاگردوں کو املاء کروایا ہے جس نے بالکل روشن حق بیان کیا تھا، اور اب وہ حق کہنے کی پاداش میں ایک قیدی کی طرح گرفتار ہے، اور اللہ تعالیٰ سے جو عالم و قدیر ہے اس سے اپنی رہائی کا منتظر ہے۔

یہ کتاب ماضی قریب تک مخطوطہ کی شکل میں تھی، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت ڈاکٹر محمود احمد غازی رحمہ اللہ کو جنہوں نے نہایت جستجو و تلاش اور مختلف قلمی نسخوں اور مخطوطات سے تحقیق کر کے عمدہ حواشی اور تشریحات کے ساتھ انگریزی زبان میں اس کی شرح اور مقدمہ لکھا، یہ کتاب ادارہ بحوث اسلامی، اسلام آباد سے شائع ہوئی ہے۔ نیز یہ کتاب شیخ محمد مجید خدوری کی تحقیق و تعلق کے ساتھ ۲۸۳ صفحات پر ”الدار المتحدہ للنشر“

① المبسوط: کتاب السیر، باب آخر فی الغنیمۃ، ج ۱۰ ص ۱۴۴

﴿ ۳۹ ﴾ کتب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف
 بیروت سے چھپ گئی ہے۔

۶..... السیر الکبیر

یہ کتاب ظاہر الروایہ کی چھ کتابوں میں تصنیف کے اعتبار سے سب سے آخری کتاب ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَآخِرُ السُّنَّةِ تَصْنِيفًا وَرَدَّ السَّيْرُ الْكَبِيرُ فَهُوَ الْمُعْتَمَدُ

اور منقول ہے کہ چھ کتابوں میں آخری تصنیف سیر کبیر ہے، پس وہی معتمد ہے۔

علامہ سرحسی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۸۳ھ) لکھتے ہیں:

ثُمَّ أَمَرَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنْ يُكْتَبَ هَذَا الْكِتَابُ فِي سِتِّينَ دَفْتَرًا، وَأَنْ يُحْمَلَ عَلَى عَجَلَةٍ إِلَى بَابِ الْخَلِيفَةِ فَقِيلَ لِلْخَلِيفَةِ: قَدْ صَنَّفَ مُحَمَّدٌ كِتَابًا يُحْمَلُ عَلَى الْعَجَلَةِ إِلَى الْبَابِ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ وَعَدَّهُ مِنْ مَفَاخِرِ أَيَّامِهِ. فَلَمَّا نَظَرَ فِيهِ إِزْدَادًا إِعْجَابُهُ بِهِ. ثُمَّ بَعَثَ أَوْلَادَهُ إِلَى مَجْلِسِ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ لِيَسْمَعُوا مِنْهُ هَذَا الْكِتَابَ، وَكَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ الْقَزْوِينِيُّ مُؤَدِّبَ أَوْلَادِ الْخَلِيفَةِ، فَكَانَ يَحْضُرُ مَعَهُمْ لِيَحْفَظَهُمْ كَالرَّقِيبِ، فَسَمِعَ الْكِتَابَ. ثُمَّ اتَّفَقَ أَنْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الرُّوَاةِ إِلَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ وَأَبُو سُلَيْمَانَ الْجُوزْجَانِيُّ، فَهُمَا رَوَيَا عَنْهُ هَذَا الْكِتَابَ. ①

امام محمد رحمہ اللہ نے کتاب کی تکمیل کے بعد یہ حکم دیا کہ اس کو ساٹھ (۶۰) رجستروں میں لکھا جائے اور اس کو بیل گاڑی میں لاد کر دربار شاہی میں پیش کیا جائے، خلیفہ کو یہ بتایا گیا کہ امام محمد رحمہ اللہ نے ایک کتاب لکھی ہے اور وہ کتاب بیل گاڑی پر رکھ کر لائی جا رہی ہے تو خلیفہ نے اس پر خوشی کا اظہار کیا اور اس کا رنامے کو اپنے زمانے کے قابل فخر کارناموں میں

① شرح السیر الکبیر: مقدمة الشارح، ج ۱ ص ۴

سے قرار دیا۔ جب خلیفہ نے اس کتاب کو دیکھا تو اس کی مسرت دو بالا ہو گئی، پھر خلیفہ نے اپنی اولاد کو امام محمد رحمہ اللہ کی مجلس میں بھیجا تا کہ وہ امام محمد رحمہ اللہ سے اس کتاب کی سماعت کریں۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی رحمہ اللہ خلیفہ کی اولاد کے اتالیق تھے اور وہ ان کی حفاظت کے لئے ان کے ساتھ ہی ایک نگران کی طرح امام محمد رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے، انہوں نے بھی اس کتاب کی سماعت کی، پھر اتفاق ایسا ہوا کہ اس کتاب کے راویوں میں سے اسماعیل بن توبہ اور ابوسلیمان جوزجانی رحمہما اللہ کے سوا کوئی باقی نہیں رہا اور انہی دونوں حضرات نے امام محمد رحمہ اللہ سے اس کتاب کی روایت کی۔

یہ کتاب بین الاقوامی قوانین پر لکھی گئی ہے، اس میں جنگ اور صلح، مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان تعلقات، حالت جنگ، قیدیوں اور غنائم کے متعلق تفصیلی احکامات ہیں۔ یہ کتاب اُس دور میں لکھی گئی جب بین الاقوامی تعلقات کے لئے نہ تو کوئی مدون قانون تھا اور نہ ہی اس کو کوئی جانتا تھا۔ یہ کتاب الگ سے تو مطبوعہ نہیں ہے، البتہ علامہ سرخسی رحمہ اللہ کی نہایت محققانہ شرح کے ساتھ پانچ جلدوں میں ”الشركة الشرقیات للإعانات“ سے ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی ہے۔

یہ چھ کتابیں ظاہر الروایہ کہلاتی ہیں کیونکہ یہ شہرت و تواتر کے ساتھ مستند طریقے پر منقول ہیں اس لئے انہیں اصول بھی کہا جاتا ہے۔ مذہب حنفی کو سمجھنے کے لئے یہ کتابیں بنیاد ہیں، اس لئے امام حاکم شہید رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۴ھ) نے ظاہر الروایہ کی چھ کتابوں سے مکرر مسائل کو حذف کر کے اس کی تلخیص ”الکافی فی فروع الحنفیة“ کے نام سے لکھی، لیکن یہ تلخیص اب تک الگ سے مطبوعہ نہیں ہے۔ اس کتاب کی شرح علامہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) نے ”المبسوط“ کے نام سے لکھی، یہ شرح دارالمعرفہ سے ۱۴۱۴ھ میں تیس (۳۰) جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کا تعارف ان شاء اللہ آگے آرہا ہے۔

۷..... الحجۃ علی اهل المدينة

یہ بھی امام محمد رحمہ اللہ کی تصنیف ہے، آپ نے اس میں اہل کوفہ اور اہل مدینہ کے درمیان اختلافی مسائل کو ذکر کیا ہے، اس میں امام محمد رحمہ اللہ پہلے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں پھر اہل مدینہ کا قول نقل کرتے ہیں، اس میں مسائل کے ساتھ دلائل کا بھی ذکر کرتے ہیں، اس کتاب میں مندرجہ ذیل بارہ کتب کے تحت اختلافی مسائل کا ذکر ہے:

۱..... کتاب الطہارۃ، ۲..... کتاب الصلاۃ، ۳..... کتاب الصیام، ۴..... کتاب الزکاۃ، ۵..... کتاب المناسک، ۶..... کتاب البیوع، ۷..... کتاب الکراہیۃ والاستحسان، ۸..... کتاب المضاربۃ، ۹..... کتاب النکاح، ۱۰..... کتاب المساقاۃ، ۱۱..... کتاب الفرائض من الحج، ۱۲..... کتاب الديات والقصاص

اس میں امام صاحب سے مروی دلائل سند کے ساتھ ذکر ہیں، احادیث، اقوال صحابہ اور اقوال تابعین کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے، اس کتاب میں احناف کے اکثر منقولی دلائل موجود ہیں، مرفوع، موقوف اور مقطوع روایات کا سند کے ساتھ ایک بیش بہا ذخیرہ ہے، صرف ایک مسئلے کے مسئلے میں سولہ مرفوع، موقوف اور مقطوع روایات نقل کی ہیں، اسی طرح ہر مسئلے میں۔ یہ کتاب جواب ہے ان لوگوں کے لئے جو کہتے ہیں احناف کے پاس احادیث نہیں ہیں، یہ صدر اول کی کتاب ہے، امام صاحب کے براہ راست شاگرد اور حنفی مسلک کے ترجمان کی تصنیف ہے، کتاب میں موجود دلائل، جوابات اور وجہ ترجیح دیکھ کر امام محمد رحمہ اللہ کی ذہانت و فصاحت کا اندازہ ہوتا ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ کا وہ قول یاد آتا ہے جو انہوں نے اپنے استاذ کے متعلق کہا:

لو أشاء أن أقول نزل القرآن بلغة محمد بن الحسن لقلت

لفصاحته. ①

اس کتاب میں اکثر روایات ثنائی یا ثلاثی ہیں، کاش کوئی صاحب علم و تحقیق ان احادیث و روایات کے دلائل کو تعلق و تخریج کے ساتھ الگ سے شائع کر دے تو یہ ایک بہت بڑی خدمت ہوگی، اور ان لوگوں کے لئے دندان شکن جواب ہوگا جو کہتے ہیں ان کے پاس احادیث نہیں ہیں۔

یہ کتاب محقق العصر حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن گیلانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۶ھ) کی نہایت مفید تعلق و تحقیق، تخریج اور علمی مقدمے کے ساتھ چار جلدوں میں مکتبہ دار المعارف عثمانیہ لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

۸..... مختصر الطحاوی

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۱ھ) کی کتاب ہے، مولانا ابوالوفاء افغانی رحمہ اللہ کی تحقیق و تعلق کے ساتھ احیاء المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن سے یہ شائع ہوئی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ مسائل میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر اور امام حسن بن زیاد رحمہم اللہ کے اقوال نقل کرتے ہیں اور پھر اس میں ترجیح دیتے ہیں، اور بعض اوقات ان حضرات کی رائے کے مقابل اپنی مستقل رائے نقل کرتے ہیں، بنیادی طور پر اس کتاب کی ترتیب امام طحاوی رحمہ اللہ کے ماموں اور اتنا امام مزنی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۳ھ) کی ”مختصر المزنی“ کی ترتیب پر ہے۔ اس کتاب کی شرح علامہ ابو بکر جصاص رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۰ھ) نے ”شرح مختصر الطحاوی“ کے نام سے لکھی، یہ شرح دار البشائر الاسلامیہ سے ۱۴۱۳ھ میں تحقیق و تعلق کے ساتھ آٹھ جلدوں میں چھپ گئی ہے۔

① سیر أعلام النبلاء: ترجمة: محمد بن الحسن، ج ۹ ص ۱۳۵

۹..... الکافی فی فروع الحنفیة

امام ابو الفضل محمد بن محمد بن احمد مروزی المعروف امام حاکم شہید رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۴ھ) آپ ایک مشہور محدث، قاضی اور فقیہ تھے، آپ ابتداء میں بخارا کے قاضی تھے، پھر خلیفہ حمید نے آپ کو وزارت کے عہدہ پر فائز کیا۔ آپ ایک عوامی شورش میں فجر کی نماز میں بحالت سجدہ شہید کئے گئے۔ ①

آپ ایک واسطے سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حدیث میں شاگرد ہیں، آپ کے شیخ ابو جہاء محمد بن حمدویہ ہورقانی ہیں، یہ امام احمد رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔

امام حاکم نیشاپوری رحمہ اللہ ”تاریخ نیشاپور“ میں ان کے متعلق فرماتے ہیں:

ما رأیت فی جملة من کتب عنہم من أصحاب ابي حنيفة أحفظ

للحدیث وأهدى إلی رسومہ وأفهم له منه. ②

میں نے محدثین احناف میں جن سے میں نے حدیث پڑھی ہے، حاکم شہید سے بڑا حدیثوں کا حافظ قواعد حدیث سے واقف اور حدیثوں کو سمجھنے والا نہیں دیکھا۔

انہوں نے امام محمد رحمہ اللہ کی چھ کتابوں کا اختصار ”الکافی“ کے نام سے کیا۔ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ویجمع الست کتاب الکافی للحاکم الشہید فهو الکافی

أقوی شروحه الذی کالشمس مبسوط شمس الأمة السرخسی ③

اور اصول ستہ کو ”کتاب الکافی“ جمع کرتی ہے، جو حاکم شہید کی ہے، پس وہ کافی ہے۔ اس کی نہایت عمدہ شرح جو سورج کی طرح ہے، شمس الائمہ سرخسی کی مبسوط ہے۔

علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

① الجواهر المضیة: ج ۲ ص ۱۱۳

② الجواهر المضیة: ج ۲ ص ۱۱۳

③ شرح عقود رسم المفتی: ص ۷۹

ان کتاب الکافی هو جمع کلام محمد فی کتب الستة التي هي

کتاب ظاهر الرواية. ①

”الکافی“ میں امام محمد رحمہ اللہ کی وہ سب باتیں جمع کر دی گئی ہیں جو اصول ستہ میں ہیں، جو ظاہر الروایہ کی کتابیں ہیں۔

امام حاکم شہید رحمہ اللہ کی یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے، البتہ اس کی جامع اور مفصل شرح علامہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) کی ”المبسوط“ تیس جلدوں میں دار المعرفہ سے مطبوعہ ہے۔

۱ عیون المسائل

امام ابولیت نصر بن محمد سمرقندی رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۳ھ) ان کی تصنیفات میں معروف ”بحر العلوم المعروف تفسیر السمرقندی“ اور ”تنبیہ الغافلین“ ہیں۔ موصوف نے اس کتاب میں فقہی ابواب کی ترتیب پر امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ سے مروی مسائل نقل کئے ہیں، ترقیمات کے ساتھ اس کتاب میں موجود مسائل کی تعداد ۲۳۲۹ ہے، اس میں فقہاء کے مابین اختلاف اور دلائل کا تذکرہ نہیں ہے، صرف ائمہ احناف سے مروی ہر باب میں معروف مسائل نقل کئے ہیں، یہ کتاب صلاح الدین ناہی کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۸۶ھ میں مطبعہ اسعد بغداد سے شائع ہوئی ہے۔

۱ خزانة الفقه

امام ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۳ھ) اس کتاب میں نہایت آسان انداز میں صرف مسائل ذکر کئے ہیں، اس میں ائمہ احناف یا فقہاء کے مذاہب اور دلائل کا ذکر نہیں ہے، بلکہ فقہی ابواب کی ترتیب پر حفظ کے لئے حسن اسلوبی کے ساتھ صرف

① شرح عقود رسم المفتی: ص ۷۹

مسائل ذکر کئے ہیں۔ مصنف کتاب کا تعارف مقدمے میں ان الفاظ میں کرتے ہیں:

وقد اجتمع فی هذا التالیف من مسائل الفقہ معدودة الأجناس
مجموعة النظائر تسهیلا للحفظ وتیسیرا للفہم.

مصنف نے جامعیت کے ساتھ ساتھ اختصار کے پہلو کو بھی ملحوظ خاطر رکھا ہے، آپ اجمال کے بعد تفصیل ذکر کرتے ہیں جو واقع فی الذہن ہوتی ہے۔ موصوف نے ”کتاب الحج“ میں پہلا عنوان قائم کیا ہے ”من لا یجب الحج علیہم“ اس کے تحت چھ افراد کا ذکر کیا، پھر ”فریضة الحج“ کے تحت تین فرائض بیان کئے، پھر ”واجبات الحج“ کے تحت چھ واجبات ذکر کئے، پھر ”سنن الحج“ کے تحت چھ سنتیں بیان کیں، ”ما یحرم المحرم“ کے تحت تیس ممنوعہ چیزیں ذکر کیں، ”ما یوجب الدم علی المحرم“ کے تحت اڑتیس ایسی صورتیں ذکر کی ہیں جن میں دم واجب ہوتا ہے، ”ما یوجب الصدقة“ کے تحت بیس ایسی صورتیں ذکر کی ہیں جن میں صدقہ واجب ہوتا ہے، ”ما یحل قتله للمحرم“ کے تحت اٹھارہ ایسی اشیاء کا ذکر کیا ہے جن کا قتل جائز ہے، اسی طرح پوری کتاب میں ان کا یہی اسلوب ہے۔ مبتدی طلبہ کے حفظ مسائل کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے، یہ کتاب محمد عبدالسلام شاہین کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ غفور یہ عاصمہ سے طبع ہوئی ہے۔

۱۲..... مختصر القدوری

امام احمد بن محمد بن احمد قدوری رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) آپ امام قدوری کے نام

سے معروف ہیں۔ علامہ ابن خلیکان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ونسبته بضم القاف والذال المهملة وسكون الواو وبعدها راء مهملة

إلی القدور التی ہی جمع قدر ولا أعلم سبب نسبتہ إليها. ①

قدوری: قاف اور ذال پر ضم، واو ساکن اور اس کے بعد بغیر نقطے کی ”راء“ قدور جمع

① وفیات الأعیان: ترجمة: أحمد بن محمد بن أحمد، ج ۱ ص ۷۸

ہے قدر کی، لیکن مجھے اس نسبت کا سبب معلوم نہیں ہے۔

علامہ یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ صنعتِ قدور یعنی ہانڈیاں بنایا کرتے تھے، اس

مناسبت سے آپ کو قدوری کہتے ہیں۔ ①

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام قدوری رحمہ اللہ بغداد کے شہروں

میں سے ایک شہر ”قدورہ“ کے رہنے والے تھے، اسی مناسبت سے آپ کو قدوری کہتے ہیں

کہ آپ وہاں کے رہائشی تھے۔ ②

شہر بغداد میں ۳۶۲ھ کو آپ کی ولادت ہوئی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ قدوری کہنے کی وجہ ان تین باتوں میں سے کوئی ایک ہے:

۱..... آپ جہاں کے باشندے تھے اُس جگہ کا نام ”قدورہ“ تھا، یائے نسبتی کے ساتھ

آپ کو قدوری کہتے ہیں۔

۲..... آپ ہانڈیاں بنایا کرتے تھے۔

۳..... ہانڈیوں کی خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔

امام قدوری رحمہ اللہ کا تلمذ فی الفقہ پانچ واسطوں سے امام محمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ)

تک پہنچتا ہے، امام قدوری رحمہ اللہ نے علم فقہ حاصل کیا امام ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ جرجانی

رحمہ اللہ (متوفی ۳۹۸ھ) سے اور انہوں نے امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۰ھ)

سے اور انہوں نے امام ابو الحسن عبید اللہ کرخی رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۰ھ) سے اور انہوں نے

امام ابوسعید بردعی رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۸ھ) سے اور انہوں نے امام موسیٰ رازی رحمہ اللہ

(متوفی ۲۶۳ھ) سے اور انہوں نے امام محمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) سے۔ ③

امام قدوری رحمہ اللہ ایک واسطے سے امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۰ھ)

① مرآة الجنان: سنة ثمان وعشرين وأربع مائة، ج ۳ ص ۳۷ ② الفوائد البهية: ترجمة:

أحمد بن محمد بن أحمد، ص ۵۷ ③ الفوائد البهية: ص ۵۷

صاحب ”احکام القرآن“ اور ”الفصول فی الأصول“ کے شاگرد ہیں۔ ”تاریخ بغداد“ کے مصنف خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) آپ کے شاگرد ہیں۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے حدیث لکھی ہے، آپ صدوق تھے، حدیث کی روایت کم کرتے تھے، عراق میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اصحاب کی علمی ریاست آپ پر ختم تھی، تلاوت قرآن آپ کا دائمی معمول تھا۔ ①

علامہ سمعانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۲ھ) آپ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

كان فقيها صدوقا، وممن أنجب في الفقه لذكائه وحفظه، وانتهت إليه بالعراق رئاسة أصحاب أبي حنيفة رحمهم الله وعظم عندهم قدره وارتفع جاهه، وكان حسن العبارة في النظر، جرى اللسان، مديما لتلاوة القرآن. ②

آپ فقیہ اور (علم حدیث میں) صدوق تھے، فقہ میں اپنی ذکاوت و ذہانت اور حفظ و اتقان کی وجہ سے قابل ستائش لوگوں میں سے تھے، عراق میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اصحاب کی علمی ریاست آپ پر ختم تھی، احناف میں آپ کی بڑی قدر و منزلت اور بلند مرتبہ تھا، آپ کی تحریر نہایت عمدہ تھی، زبان کے جری تھے، تلاوت قرآن آپ کا دائمی معمول تھا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

صاحب المصنف المختصر الذي يحفظ، كان إماماً بارعاً عالماً وثبتاً

مناظراً. ③

امام قدوری رحمہ اللہ کا انتقال اتوار کے دن ۵ رجب ۴۲۸ھ کو ہوا، اور اسی دن اپنے مکان واقع ”در ب ابی خلف“ میں مدفون ہوئے، پھر کسی نامعلوم وجہ کی بنا پر آپ کو وہاں سے

① تاریخ بغداد: ترجمہ: أحمد بن محمد بن أحمد، ج ۵ ص ۱۴۰، ۱۴۱

② الأنساب للسمعاني: باب القاف والذال، القدوري، ج ۱۰ ص ۳۵۲

③ البداية والنهاية: ترجمہ: أحمد بن محمد بن أحمد، ج ۱۲ ص ۳۱

نکال کر ”شارع منصور“ کی طرف منتقل کیا گیا، اب امام ابو بکر خوارزمی رحمہ اللہ کے پہلو میں

آرام فرما رہے ہیں۔ ①

آپ نے نہایت عمدہ اور مفید کتابیں تصنیف کیں، جو اہل علم کے درمیان متداول ہیں، آپ کی تصانیف کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

”المختصر للقدوری“ یہ نہایت مقبول اور متداول متن ہے، اور ایسی سدا بہار کتاب ہے کہ صدیاں گزرنے پر بھی اس کی آب و تاب، شہرت اور مقبولیت میں فرق نہیں آیا۔

۱ ”التحریر“ اس کتاب کا تعارف آگے آ رہا ہے۔

۲ ”التقريب في المسائل الخلافية“ اس کتاب میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور آپ کے تلامذہ کے درمیان اختلافی مسائل کا بغیر دلائل کے تذکرہ ہے۔ اس میں صرف مسائل ہیں، دلائل کا ذکر نہیں ہے۔

۳ ”التعريب الثاني“ اس کتاب میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور آپ کے اصحاب کے درمیان اختلافی مسائل کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل لکھا ہے۔ ②

امام قدوری رحمہ اللہ کی ”مختصر القدوری“ پر ایک ہزار (۱۰۰۰) سال کا عرصہ گزر چکا ہے، اس وقت سے لے کر آج تک لاکھوں لوگ اس کتاب سے مستفید ہوئے۔ اس مختصر متن میں تقریباً بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) مسائل کا تذکرہ ہے۔ اس کتاب کے متعلق حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) فرماتے ہیں:

وهو متن متين معتبر متداول بين الأئمة الأعيان، وشهرته تغني

عن البيان.

جو شخص اس کتاب کو حفظ کرے گا وہ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا، نیز جو شخص اس کو کسی

② الفوائد البهية: ص ۵۸

① وفيات الأعيان: ج ۱ ص ۷۹

﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور روفاوی کا تعارف﴾
 ﴿۵۹﴾
 صالح استاذ سے پڑھے اور ختم کے وقت برکت کی دعا کرے تو ان شاء اللہ اس کے مسائل کی
 تعداد کے موافق دراہم کا مالک ہوگا:

وہو کتاب مبارک، من حفظہ یکون أمینا من الفقر، حتی قيل: إن من
 قرأه علی أستاذ صالح، ودعا له عند ختم الكتاب بالبركة، فإنه یکون مالکا
 لدراهم علی عدد مسائله. ①

علامہ طاش کبری زادہ رحمہ اللہ (متوفی ۹۶۸ھ) اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

واعلم أن هذا المختصر مما تبرک به العلماء حتی جربوا قراءته
 أوقات الشدائد وأيام الطاعون. ②

یہ بات جان لیں کہ یہ مختصر کتاب ان کتابوں میں سے ہے جنہیں علماء نے متبرک جانا
 ہے، حتی کہ مشکلات کے وقت اور طاعون کے دنوں میں اس کتاب کو پڑھنے کو آزمایا ہے
 (یعنی ان کے پڑھنے سے مشکلات دور ہو گئیں)۔

علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے امام قدوری رحمہ اللہ کی اس
 کتاب کے متعلق ایک عجیب کرامت نقل کی ہے:

سمعت من أستاذہ الكبير يقول إن القدوری رحمه الله لما فرغ من
 تصنيف مختصره المنسوب إليه حج، وأخذ المختصر معه، ولما فرغ من
 طوافه سأل الله سبحانه أن يوقفه علی خطأ فيه وسهو منه عن قلم ثم إنه فتح
 المختصر وتصفحہ ورقة ورقة إلى آخره فوجد فيه خمسة مواضع أو ستة
 مواضع ممحوة، وهذا يعد من کرامته. ③

① كشف الظنون مختصر للقدوري، ج ۲ ص ۱۲۳ ② مفتاح السعادة ومصباح

السعادة: ومن الكتب المعبرة، منها: مختصر القدوري، ج ۲ ص ۲۵۴

③ البناية: كتاب الحج، المزدلفة كلها موقف إلا بطن محسر، ج ۴ ص ۲۳۸

میں نے ایک بڑے استاذ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ امام قدوری رحمہ اللہ جب اپنی مختصر کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو آپ حج کے لئے تشریف لے گئے اور مختصر ساتھ لیتے گئے، جب آپ طواف کر چکے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ الہی اگر مجھ سے اس میں کہیں غلطی یا بھول چوک ہو گئی ہو تو مجھے اس پر مطلع فرما، اس کے بعد آپ نے کتاب کو اول سے آخر تک ایک ایک ورق کھول کر دیکھا تو صرف پانچ یا چھ جگہ مضمون مٹا ہوا تھا، اس کو آپ کی کرامات میں شمار کیا گیا۔

اس کتاب کی جامعیت اور اہمیت کی وجہ سے کئی اکابر اہل علم نے اس کتاب کی شرح لکھی، ان میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:

۱..... "السراج الوہاج الموضح لكل طالب محتاج" امام ابو بکر بن علی حدادی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۰ھ)

۲..... "الجوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری" یہ شرح "السراج الوہاج" کا اختصار ہے، دونوں کا مصنف ایک ہی ہے۔

۳..... "البحر الزاخر" امام احمد بن محمد بن اقبال رحمہ اللہ۔

۴..... "النوری شرح مختصر القدوری" امام محمد بن ابراہیم رازی رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۵ھ)

۵..... "الکفایۃ" امام اسماعیل بن حسین بیہقی رحمہ اللہ

۶..... "اللباب" امام جلال الدین یزدی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۱ھ)

۷..... "خلاصۃ الدلائل فی تنقیح المسائل" امام حسام الدین علی بن احمد رازی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۸ھ)

۸..... "مشکلات القدوری" امام احمد بن مظفر رازی رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۲ھ)

۹..... "البيان" امام محمد بن رسول موقانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۶۴ھ)

"الجوہرۃ النیرۃ" کے علاوہ مندرجہ بالا تمام شروحات غیر مطبوعہ ہیں۔

۱۰..... "اللباب فی شرح الكتاب" علامہ عبدالغنی میدانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۹۸ھ)

نیز مزید شروحات اور اس کتاب پر لکھے گئے حواشی، اور ان علماء کے اسماء جنہوں نے

اس کتاب کو نظم کی صورت میں لکھا، دیکھئے تفصیلاً: ①

اگر یہ دو شروحات کسی کے پاس ہوں تو اُسے فی الجملہ کسی اور شرح کی ضرورت نہیں ہے:

۱..... "الجوهرة النيرة على مختصر القدوري" علامہ ابو بکر بن علی حدادی

یعنی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۰ھ)

۲..... "اللباب فی شرح الكتاب" علامہ عبدالغنی میدانی رحمہ اللہ (متوفی

۱۲۹۸ھ) ان دونوں شروحات کے ساتھ ائمہ ثلاثہ کی طرف منسوب اقوال میں درست اور

مفتی بہ راج قول کی نشاندہی کے لئے علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) کی

"التصحیح و الترجیح" بھی مطالعہ میں رکھیں۔

شیخ عبداللہ مصطفیٰ مراغی نے "الشہاب فی توضیح الكتاب" کے نام سے اس

کتاب کی شرح لکھی، یہ شرح مصطفیٰ البابی حلبی سے ۱۳۶۳ھ میں چھپی ہے، یہ شرح اب دار

الکتب العلمیہ سے بھی چھپ چکی ہے۔

قدوری کے مسائل کو ترتیب جدید اور اضافات کے ساتھ شیخ امین محمود خطاب نے

"منحة الرحمان فی فقہ النعمان" کے نام سے جمع کیا، یہ کتاب مکتبۃ السعادة مصر

سے ۱۳۴۲ھ میں چھپی ہے۔

"التسهيل الضروري لمسائل القدوری" مولانا محمد عاشق الہی رحمہ اللہ نے

اس کتاب میں قدوری کے مسائل کو نہایت سہل انداز میں پیش کیا ہے، یہ کتاب مکتبۃ

الایمان مدینہ منورہ سے ۱۴۱۴ھ میں چھپی ہے۔

① کشف الظنون: مختصر القدوري، ج ۲ ص ۱۶۳۱

۱۳..... التجريد

امام احمد بن محمد بن احمد قدوری رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) آپ کی تصنیفات میں معروف ”مختصر القدوری“ ہے، امام قدوری رحمہ اللہ نے اس کتاب میں قدرے تفصیل کے ساتھ ان مسائل کو ذکر کیا ہے جن میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کا اختلاف ہے، اختلافی مسائل کو طرفین کے دلائل کے ساتھ ذکر کیا ہے، پہلے مسئلہ ذکر کرتے ہیں پھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے دلائل پھر امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک ان کے دلائل پھر ہر دلیل کا جواب ذکر کرتے ہیں۔ اگر کسی مسئلے میں ائمہ احناف کے درمیان اختلاف ہو تو اسے بھی ذکر کرتے ہیں، اس میں طرفین کے دلائل قرآن و سنت اور لغت سے نقل کرتے ہیں۔ احناف کے مسلک پر ہونیوالے عقلی و نقلی اعتراضات کے جوابات بھی ذکر کرتے ہیں، اس کتاب میں تمام فقہی مسائل کا ذکر نہیں ہے، بلکہ اختلافی مسائل کا ذکر ہے، اور مسائل بھی صرف وہ جن میں احناف اور شوافع کا اختلاف ہے، حنابلہ یا مالکیہ کے ساتھ اختلافی مسائل کا بہت کم ذکر ہے، اس کتاب میں کل (۱۶۳۳) اختلافی مسائل کا ذکر ہے، یہ کتاب ۶۵۶۳ صفحات پر مشتمل ہے، یہ کتاب احناف کے عقلی، نقلی دلائل کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے فقہی بصیرت اور استنباط مسائل کا ملکہ پیدا ہوتا ہے، مصنف کی تبحر علمی کا اندازہ اس کتاب سے ہوتا ہے، چونکہ یہ کتاب عرصہ دراز سے نایاب تھی اس لئے بہت سے اہل علم اس سے ناواقف ہیں، اور کتب فقہ میں اس کا تذکرہ بھی کم ملتا ہے، اب الحمد للہ یہ علمی و فقہی ذخیرہ بارہ جلدوں میں دکتور محمد احمد سراج اور دکتور علی جموعہ محمد کی تحقیق کے ساتھ دار السلام قاہرہ سے ۱۴۲۷ھ میں شائع ہو گیا ہے۔

۱۴..... النتف فی الفتاویٰ

امام ابوالحسن علی بن حسین سُعدی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۱ھ) کی نہایت ہی مفید کتاب

ہے، اس کتاب کا اصل نام ”النتف الحسان“ ہے، ”نُتْفٌ، نُتْفَةٌ“ کی جمع ہے، جس کا معنی ہے تھوڑا سا، ”حَسَانٌ، حَسَنَةٌ“ کی جمع ہے، پس ”النتف الحسان“ کا مطلب ہے ”شاندار باتوں کا مختصر سا مجموعہ“ اس میں حسن اسلوبی کے ساتھ فقہی ابواب کے طرز پر سہل انداز میں مسائل ذکر کئے ہیں، یہ اجمال کے بعد تفصیل ذکر کرتے ہیں، جس سے قاری میں طلب بھی پیدا ہوتی ہے، اور حفظ بھی آسان ہوتا ہے، جیسے شہید کی دو قسمیں بیان کیں:

۱..... وہ شہید جسے غسل دیا جائے گا۔ ۲..... وہ شہید جسے غسل نہیں دیا جائے گا۔

پھر جن شہداء کو غسل دیا جائے گا ان کی بارہ قسمیں ذکر کیں، اور جن شہداء کو غسل نہیں دیا جائے گا ان کی دس قسمیں بیان کیں، یہی انداز موصوف کا مکمل کتاب میں رہا ہے، اس میں غیر متعلقہ مباحث، مرجوح اقوال اور طوالت سے اجتناب کر کے صرف مغز ذکر کیا ہے۔ راقم کی رائے یہ ہے کہ شرح وقایہ کی جگہ درس نظامی میں اس کتاب کو رکھا جائے، یہ کتاب دکتور صلاح الدین نامی کی تحقیق کے ساتھ دارالفرقان سے ۱۴۰۴ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۱۵ المبسوط

علامہ محمد بن احمد بن ابی سہل المعروف شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) آپ شمس الائمہ حلوانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۴۸ھ) کے شاگرد ہیں، علامہ سرخسی رحمہ اللہ کی مطبوعہ تصنیفات میں تین کتابیں ہیں:

۱..... المبسوط ۲..... شرح السير الكبير ۳..... أصول السرخسی
”المبسوط“ امام حاکم شہید رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۲ھ) کی ”الكافی فی فروع الحنفیة“ کی شرح ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَفْوَى شُرُوحِهِ الَّذِي كَالشَّمْسِ مَبْسُوطٌ شَمْسِ الْأَيْمَةِ السَّرْحَسِيِّ

مُعْتَمِدُ النُّقُولِ لَيْسَ يُعْمَلُ بِخُلْفِهِ وَلَيْسَ عَنْهُ يُعَدَّلُ ①

”الکافی“ کی نہایت عمدہ شرح جو سورج کی طرح ہے، شمس الائمہ سرخسی کی مبسوط ہے۔ وہ نقلِ مذہب میں قابلِ اعتماد ہے، نہیں عمل کیا جائے گا اس کے خلاف قول پر، اور نہ اس سے روگردانی کی جائے گی۔

علامہ طرطوسی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۷ھ) فرماتے ہیں:

مبسوط السرخسی لا يعمل بما خالفه، ولا يركن إلا إليه، ولا يفتى ولا يعول إلا عليه.

جو بات مبسوط سرخسی کے خلاف ہو اس پر عمل نہیں کیا جائے گا، صرف اسی کی طرف میلان، اسی کے مطابق فتویٰ اور اسی پر اعتماد ضروری ہے۔

علامہ تقی الدین بن عبدالقادر تمیمی (متوفی ۱۰۱۰ھ) نے اس کتاب کی مدح میں یہ شعر نقل کیا ہے:

عَلَيْكَ بِمَبْسُوطِ السَّرْحَسِيِّ إِنَّهُ هُوَ الْبَحْرُ وَالْدَّرُّ الْفَرِيدُ مَسَائِلُهُ

وَلَا تَعْتَمِدُ إِلَّا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُجَابُ بِإِعْطَاءِ الرَّغَائِبِ سَائِلُهُ ②

مبسوط سرخسی کو مضبوط پکڑ، کیونکہ وہی سمندر ہے، اور اس کے مسائل یکتا موتی ہیں۔ اور صرف اسی پر بھروسہ کر، کیونکہ اُس کے مسائل کو جواب دیا جاتا ہے رغبتیں دینے کے ذریعے۔ یعنی اس سے ہر سوال کا مقصد پورا ہوتا ہے۔

شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ کو حاکم وقت خاقان نے کنویں نما گڑھے میں قید کیا تھا، ڈاکٹر صلاح الدین منجد نے ”شرح السیر الکبیر“ کے مقدمے میں ایک وجہ یہ بیان کی ہے کہ خاقان نے اپنی کنیز کو آزاد کر کے عدت سے پہلے ہی اس سے نکاح کر لیا تھا، امام سرخسی رحمہ اللہ نے ان کے اس فعل پر اعتراض کیا، جس کی پاداش میں اس ظالم و جابر شخص

① شرح عقود رسم المفتی: ص ۸۰ ② شرح عقود رسم المفتی: ص ۸۱

نے تکبر اور رعونت کے عالم میں ایسی مقدس شخصیت کو نہایت بربریت کے ساتھ قید کر لیا، کئی سال تک آپ اس کنویں میں قید رہے، اسی قید و بند کی صعوبتوں اور تکلیفوں کے دوران آپ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ”المبسوط“ جو تیس (۳۰) ضخیم جلدوں میں ہے زبانی محض اپنے حافظے سے املا کرواتے تھے، کسی کتاب کی مدد انہیں حاصل نہیں تھی، اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کنویں میں قید ہونے کی حالت میں دوسری کتابوں سے استفادہ بھی بظاہر بہت مشکل تھا، یہ ان کی ایک کرامت تھی کہ ایسی تحقیقی کتاب املا کروائی جو فقہ حنفی کا ماخذ بن گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت حیرت انگیز حافظہ عطا فرمایا تھا، ایک مرتبہ آپ درس کے حلقے میں بیٹھے تھے کہ کسی نے کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کو تین سو کرا سے (یعنی کاپیاں) حفظ تھیں، آپ نے اس پر فرمایا ”حفظ الشافعی زکوۃ محفوظی“ یعنی مجھے جتنا یاد ہے امام شافعی رحمہ اللہ کو اس کی زکوۃ یاد تھی۔ ①

علامہ طاش کبریٰ زادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہیں بارہ ہزار کاپیاں حفظ تھیں۔ ② علامہ سرخسی رحمہ اللہ کی خواہش تھی کہ امام حاکم شہید رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۲ھ) کی کتاب الکافی کی شرح لکھوں، چنانچہ آپ نے اوز جند کے تنگ و تار یک کنویں سے اس کتاب کی شرح ”المبسوط“ املا کروائی، آپ کنویں کے اندر سے املا کرواتے اور آپ کے شاگرد منڈیر پر بیٹھے اُسے لکھتے تھے، کتاب کے مقدمے میں علامہ سرخسی رحمہ اللہ نے فرمایا:

فَرَأَيْتُ الصَّوَابَ فِي تَأْلِيفِ شَرْحِ الْمُخْتَصَرِ لَا أَزِيدُ عَلَى الْمَعْنَى
الْمُؤْتَرِ فِي بَيَانِ كُلِّ مَسْأَلَةٍ اِكْتِفَاءً بِمَا هُوَ الْمُعْتَمَدُ فِي كُلِّ بَابٍ، وَقَدْ اِنْضَمَّ
إِلَى ذَلِكَ سُؤَالُ بَعْضِ الْخَوَاصِّ مِنْ زَمَنِ حَبْسِي، حِينَ سَاعَدُونِي لِأُنْسِي،
أَنْ أَمْلِيَ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ فَأَجَبْتُهُمْ إِلَيْهِ.

① الجواهر المضية: ج ۳ ص ۸۰

② مفتاح السعادة: ترجمة: شمس الأیمة السرخسی، ج ۲ ص ۱۶۶

میں نے یہ مناسب سمجھا کہ مختصر (حاکم) کی ایک شرح لکھوں، جس میں ہر مسئلے کے بارے میں راجح بات پر کوئی اضافہ نہ کروں اور ہر باب میں صرف وہ حکم بیان کروں جو قابل اعتماد ہو، اس پر مزید اضافہ یہ ہوا کہ میرے ساتھیوں میں کچھ خاص لوگوں نے میری قید کے زمانے میں مجھ سے اس کی فرمائش بھی کی، اور میری اُنسیت کی خاطر میری یہ مدد کی کہ میں انہیں یہ شرح املا کر دیا کروں، چنانچہ میں نے ان کی یہ فرمائش قبول کی۔

جن شاگردوں نے شرح لکھنی شروع کی، ان کا یہ جملہ کتاب کے بالکل شروع میں موجود ہے:

قَالَ الْإِمَامُ الْأَجَلُ الزَّاهِدُ شَمْسُ الْأَيْمَةِ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ
السَّرْحَسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَنَوَّرَ ضَرِيحَهُ وَهُوَ فِي الْحَبْسِ بِأَوْزَجَنْدِ إِمْلَاءً.

امام اجل شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ نے اوز جند میں قید ہونے کی حالت میں فرمایا۔
یہ پوری کتاب آپ نے کنویں سے املا کروائی، اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ تیسویں جلد میں ”کتاب الرضاع“ کے شروع میں یہ عبارت ہے:

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَجَلُ الزَّاهِدُ شَمْسُ الْأَيْمَةِ فَخْرُ الْإِسْلَامِ أَبُو بَكْرٍ
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ السَّرْحَسِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ إِمْلَاءً يَوْمَ الْخَمِيسِ الثَّانِي عَشَرَ
مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةِ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ.

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ”کتاب الرضاع“ کا آغاز بروز جمعرات ۱۲ جمادی
الآخرہ ۴۷۷ھ میں ہوا تھا۔ علامہ سرخسی رحمہ اللہ کی دوسری کتاب ”اصول السرخسی“
کے مقدمے میں ہے کہ شوال ۴۷۹ھ میں آپ اپنی یہ دوسری کتاب املا کروا رہے تھے۔
”کتاب الرضاع“ سے آخر تک صرف تیرہ صفحے بنتے ہیں اس لئے قرین قیاس یہی ہے
کہ یہ تیرہ صفحات بھی آپ نے کنویں ہی میں املا کروائے، اس لئے کہ ۴۷۷ھ سے ۴۷۹ھ
تک تقریباً دو سال کا عرصہ ہے۔ اسی طرح ”اصول السرخسی“ جو دو جلدوں پر

﴿ ۶۷ ﴾
 کتب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف
 مشتمل کتاب ہے، یہ کتاب بھی آپ نے کنویں سے ۴۷۹ھ شوال میں املاء کروائی، اس کی
 واضح دلیل یہ ہے کہ کتاب کے شروع میں یہ عبادت آج بھی موجود ہے:

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَجَلُ الزَّاهِدُ شَمْسُ الْأَيْمَةِ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي
 سَهْلٍ السَّرْحَسِيُّ إِمْلَاءٌ فِي يَوْمِ السَّبْتِ سَلَخَ شَوَّالَ سَنَةِ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ
 وَأَرْبَعِمِائَةٍ فِي زَاوِيَةٍ مِنْ حِصَارِ أَوْزِ جَنْدِ.

اسی طرح آپ نے امام محمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) کی جنگ اور بین الاقوامی
 تعلقات پر مبنی کتاب ”السير الكبير“ کی شرح ”شرح السير الكبير“ جو اس وقت ۵
 جلدوں میں ”الشركة الشرقية“ سے ۱۹۷۱ء میں چھپی ہے، یہ کتاب بھی آپ نے
 کنویں سے املاء کروائی، حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) نے اس کتاب کا تعارف
 کراتے ہوئے ”شرح السير الكبير“ کی عبارت نقل کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ یہ کتاب بھی آپ نے قید و بند کی صعوبتوں کے دوران املاء کروائی ہے، دیکھئے: ①

علامہ سرخسی رحمہ اللہ کی علمی استحضار اور بلند ہمتی کا اندازہ کریں کہ ۳۰ جلدوں کی
 مبسوط، ۲ جلدوں میں اصول سرخسی، اور ۵ جلدوں پر مشتمل شرح السير الكبير سب کتابیں
 آپ نے اپنی قوتِ حافظہ سے زبانی املاء کروائیں، آج ان کتابوں کو دیکھ کر اگر ہم املاء کرانا
 چاہیں تو ۳۷ جلدیں ہم املاء نہیں کروا سکتے، املاء تو دور کی بات ہم ان کا بیدار مغزی کے ساتھ
 مطالعہ بھی نہیں کر سکتے۔

علامہ سرخسی رحمہ اللہ نے تقریباً تمام فقہی ابواب کا اس کتاب میں استیعاب کیا ہے،
 نہایت سہل اور واضح عبارت کے ساتھ مسائل ذکر کئے ہیں، احکامات اور دلائل تفصیلاً بیان
 کئے ہیں، ائمہ احناف کی آراء اور دلائل، فقہائے ثلاثہ میں خصوصاً امام شافعی اور امام مالک
 رحمہما اللہ کے مذاہب و دلائل پھر ان دلائل پر مناقشہ بھی کرتے ہیں۔ امام احمد اور ظاہریہ کا
 مذہب بہت کم ذکر کرتے ہیں، مذہب احناف کے دلائل اور ترجیح میں جا بجا احادیث و آثار

① كشف الظنون: باب السنين، السير الكبير، ج ۲ ص ۱۰۱۳

سے استدلال کرتے ہیں، بسا اوقات مذہب حنفی کے علاوہ اپنے قول کو بھی ترجیح دیتے ہیں اور اپنی رائے کی تائید میں دلائل بھی ذکر کرتے ہیں، اور کبھی حنفیہ اور دیگر مذاہب کے دلائل کو اس طور پر جمع کرتے ہیں کہ تعارض دور ہو جائے۔ یہ کتاب افادیت، جامعیت، استدلال، دلائل، ترجیح، مناقشہ اور فقہ مقارن کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔ چونکہ یہ کتاب محض حافظے سے بغیر مراجعت کتاب کے زبانی املاء کروائی ہے اس لئے احادیث کے بیان اور نقل میں خوب تحقیق کی جائے۔ خلاصہ یہ ہے:

المبسوط کتاب قیم و مفید و هو أوسع الكتب المطبوعة في الفقه الحنفی و الفقه المقارن و يعتمد عليه الحنفية في القضاء و الفتوى.
تیس جلدوں پر مشتمل یہ کتاب ۱۴۱۴ھ میں دار المعرفہ بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۱۶..... تحفة الفقهاء

یہ علامہ علاء الدین محمد بن احمد سمرقندی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۰ھ) کی تالیف ہے، مصنف رحمہ اللہ اس کتاب کے سبب تالیف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

طلب منی بعضهم من الإخوان والأصحاب أن أذكر فيه بعض ما ترك المصنف من أقسام المسائل، وأوضح المشكلات منه، بقوى من الدلائل، ليكون ذريعة إلى تضعيف الفائدة. ①

مجھ سے میرے بعض تلامذہ اور دوستوں نے اس بات کی فرمائش کی کہ میں ان مسائل کا تذکرہ کروں جسے مصنف (امام قدوری رحمہ اللہ) نے چھوڑ دیا ہے، اور مشکل مقامات کو قوی دلائل کے ساتھ وضاحت کروں تاکہ یہ دُگنے فائدے کا ذریعہ بن جائے۔

اس کتاب میں امام قدوری سے جو مسائل رہ گئے تھے ان کا اضافہ ہے، حسب ضرورت دلائل کا تذکرہ ہے، اختصار کے ساتھ فقہاء کے نقطہ نظر کی وضاحت ہے، اس کی

① تحفة الفقهاء: مقدمة المؤلف، ج ۱ ص ۵

﴿ کتب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف ﴾
 ﴿ ۶۹ ﴾
 تعبیر نہایت عام فہم اور مربوط ہے، یہ کتاب دارالکتب العلمیہ سے تین (۳) جلدوں میں
 چھپی ہوئی ہے۔

۱۷..... الفتاویٰ الولوالجیہ

یہ امام ابوالفتح ظہیر الدین عبدالرشید ابی حنیفہ ولوالجی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۰ھ) کی
 تالیف ہے، ولوالج افغانستان کا صوبہ بدخشان کا ایک قصبہ ہے۔ یہ فتاویٰ پانچ جلدوں میں
 دارالکتب العلمیہ سے چھپ چکا ہے، مصنف ہر باب کے تحت متعدد فصلیں قائم کر کے
 ترتیب کے ساتھ مسائل اور جزئیات کا ذکر کرتے ہیں، حاشیہ سے کتاب کی افادیت مزید
 بڑھ گئی ہے۔

۱۸..... خلاصۃ الفتاویٰ

علامہ طاہر بن احمد بن عبدالرشید بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۲ھ) چھٹی صدی ہجری
 کے اکابر علمائے احناف میں سے ہیں، علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ ان کے ترجمہ کا آغاز
 ان القابات کے ساتھ کرتے ہیں:

کان عدیم النظر فی زمانہ، فرید أئمة الدهر، شیخ الحنفیة بما واره

النهر، من أعلام المجتہدین فی المسائل. ①

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اس کتاب کا تعارف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

وهو کتاب مشہور معتمد فی مجلد ذکر فی أولہ: أنه کتب فی هذا

الفن خزانة الواقعات و کتاب النصاب، فسأل بعض إخوانہ تلخیص نسخة

قصیرة یمکن ضبطها، فکتب الخلاصة جامعة للروایة خالیة عن الزوائد کتب

فهرست الفصول والأجناس علی رأس کل کتاب لیكون عوناً لمن ابتلی

① الفوائد البهیة: ترجمة: طاہر بن أحمد بن عبد الرشید، ص ۱۴۶.

بافتوی، وللزیلعی المحدث تخریج أحادیثه. ①

یہ کتاب اہل علم کے درمیان مشہور اور قابل اعتماد ہے، یہ ایک جلد میں ہے، اس کتاب کے شروع میں آپ نے اس فن (فقہ) میں ”خزانة الواقعات“ اور ”کتاب النصاب“ لکھی تو بعض دوستوں نے مجھ سے فرمائش کی میں ان کا اختصار کر کے ایک مختصر کتاب لکھوں تاکہ اس کا ضبط کرنا آسانی ممکن ہو، تو انہوں نے خلاصہ لکھا جو روایت کے اعتبار سے جامع اور زوائد سے خالی ہے، اور ہر کتاب کے ابتداء میں انہوں نے فصول اور اجناس کی فہرست دی ہے تاکہ جس پر فتوے کی ذمہ داری ہو اُس کے لئے معاونت ہو، اور علامہ زیلعی کی احادیث کی تخریج بھی ذکر کی ہے۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

وقد طالعت من تصانیفه خلاصة الفتاوی ذکر فيه أنه لخصه من

الواقعات والخزانة وهو كتاب معتبر عند العلماء معتمد عند الفقهاء. ②

میں نے ان کی تصانیف میں ”خلاصة الفتاوی“ کا مطالعہ کیا، اس میں انہوں نے اپنی کتاب واقعات اور خزانہ کا اختصار کیا ہے، یہ کتاب علماء کے ہاں معتبر اور فقہاء کے ہاں قابل اعتماد ہے۔ یہ کتاب چار جلدوں میں مطبوعہ ہے۔

۱۹ الفتاوی السراجیة

اس فتاوی کے مصنف کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ کون ہیں؟ علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ فتاوی قاری الہدایہ کا نام سراجیہ ہے:

وفي فتاوی قاری الہدایة المسماة بالسراجیة. ③

علامہ شامی رحمہ اللہ نے بھی اس فتاوی کی نسبت علامہ سراج الدین ”فتاوی قاری

① كشف الظنون: خلاصة الفتاوی، ج ۱ ص ۱۸ ② الفوائد البہیة: ص ۱۳۶

③ البحر الرائق: کتاب الحدود، باب حد الزنا، ج ۵ ص ۱۱

الهدایة“ کی طرف کی ہے:

(عن السراجیة) المراد بها هنا فتاوی سراج الدین قاری الهدایة. ①
 حاجی خلیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کتاب کے مصنف علی بن عثمان بن محمد سراج
 الدین اوشی ہیں، مصنف اس کتاب کی تصنیف سے محرم ۵۶۹ھ میں فارغ ہوئے تھے۔
 کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

وفیه نوادر وقائع، لا توجه فی اکثر الکتب، وہی إحدى مأخذي

المنية. ②

علامہ خیر الدین زرکلی لکھتے ہیں کہ اس کتاب کے مصنف علی بن عثمان بن محمد اوشی ہیں،
 ان کی متوفی ۵۶۹ھ کے بعد ہے۔ ③

حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب مدظلہ کی رائے ہے کہ اس کتاب کا

مصنف علامہ سراج الدین ابو حفص عمر بن اسحاق بن احمد ہندی (متوفی ۷۷۳ھ) ہیں۔ ④

حضرت پالن پوری صاحب نے ”الأعلام“ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے،

لیکن ”الأعلام“ میں علامہ عمر بن اسحاق بن احمد کے حالات میں انہوں نے اس کتاب

کے ذکر کے فوراً بعد یہ جملہ بھی نقل کیا ہے ”وفی نسبة هذا الأخير إليه شك“ تو گویا

علامہ زرکلی کی بھی یہ رائے حتمی نہیں ہے کہ اس کتاب کے مصنف عمر بن اسحاق ہیں، بلکہ ان

کی رائے یہ ہے کہ اس کتاب کا مصنف علی بن عثمان ہے جیسے کہ بحوالہ بات گزر گئی۔ ⑤

راقم کے نزدیک راجح بات وہ ہے جو حاجی خلیفہ اور علامہ زرکلی کی ہے۔ کتاب کا

اسلوب اور طرزِ تالیف بھی اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ یہ چھٹی صدی کی تصنیف ہے آٹھویں

① رد المحتار: کتاب الطلاق، باب الحضانة، ج ۳ ص ۵۶۱ ② كشف الظنون:

ج ۲ ص ۱۲۲۴ ③ الأعلام: ج ۴ ص ۳۱۰ ④ آپ فتویٰ کیسے دیں: ص ۱۵۷ ⑤ الأعلام:

ج ۵ ص ۴۲

صدی کی نہیں ہے۔ نیز مصنف نے خود تصریح کی ہے کہ وہ ۵۶۹ھ میں اس تصنیف سے فارغ ہوئے ہیں جیسا کہ ”کشف الظنون“ اور ”الأعلام“ کے حوالے سے بات گزر گئی۔ نیز یہ کتاب ”المنیة“ علامہ یوسف بن ابی سعید سجستانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۸ھ) کا ماخذ ہے، انہوں نے ”الفتاویٰ السراجیة“ سے بہت استفادہ کیا ہے۔ اگر اس کتاب کے مصنف عمر بن اسحاق ہندی غزنوی رحمہ اللہ ہوں جیسا کہ حضرت پان پوری صاحب فرماتے ہیں وہ تو صاحب منیہ کی وفات کے ۶۶ سال کے بعد یعنی ۷۰۴ھ میں پیدا ہوئے تو پھر صاحب منیہ نے اس کتاب سے کیسے استفادہ کر لیا؟ نیز مصنف ”باب العیدین“ میں فرماتے ہیں ”لأن الخلفاء عباسیة اليوم“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف عباسی خلفاء کے زمانے میں حیات تھے، خلفائے عباسیہ کا دور ۶۵۶ھ میں ختم ہوا ہے، علامہ عمر بن اسحاق ہندی تو ۷۰۴ھ میں خلفائے عباسیہ کے دور کے ۴۸ سال بعد پیدا ہوئے ہیں۔ ایہ اہم وجہ یہ بھی ہے کہ علامہ ہندی کی علمی شہرت اور علمائے احناف میں ان کے جلالتِ شان مسلم ہے، اگر ”الفتاویٰ السراجیة“ ان کی تصنیف ہوتی تو محققین علماء ان کی تصنیفات میں اس کتاب کو بھی شمار کرتے۔ علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ نے ”الغرة المنیفة“ پر عمدہ تعلیقات لکھی ہیں اور شروع میں ان کے حالات بھی لکھے ہیں لیکن انہوں نے ان کی تصنیفات میں اس کتاب کا شمار نہیں کیا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس کتاب کے مصنف علامہ علی بن عثمان بن محمد اوشی ہیں۔

یہ کتاب ابوابِ فقہیہ کی ترتیب پر مشتمل ہے، اس کتاب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ کتاب مختصر انداز میں فقہ حنفی کے اہم اور بنیادی مسائل پر مشتمل ہے۔ اور بقول حاجی خلیفہ رحمہ اللہ کے ”وفیہ نوادر وقائع لا توجد فی اکثر الکتب“ ①

یہ کتاب فقہ حنفی کی جلیل القدر اور عظیم المرتبت کتاب ہے، اس میں بہت سے اہم

مسائل کا تذکرہ ہے اور بعض ایسے مسائل کا بھی جو دیگر کتب میں نہیں ملتے، جیسے انسان اور جنات کے درمیان نکاح جائز نہیں ہے، یہ مسئلہ مؤلف سے پہلے ہمارے ائمہ میں سے کسی نے بیان نہیں کیا، بعد کے علماء نے انہی سے یہ مسئلہ ذکر کیا ہے، یہاں تک کہ علمائے شافعیہ نے بھی، جیسے علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے "الأشباه والنظائر" جلد ۲ صفحہ ۶۵ میں اور علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے "الفتاویٰ الحدیثیة" ص ۹۷ میں۔

مصنف رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کے بارے میں بجا کہا ہے "إنہ کتاب صغیر الحجم کثیر الغنم لا حتوائہ علی الأتم من الفوائد والأعم من الفرائد" (مقدمہ: ۲۴)

اس کتاب کی جامعیت اور افادیت کے پیش نظر کبار اہل علم نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہے، جن میں علامہ ابن نجیم، علامہ ^{حصکفی}، علامہ طحاوی اور علامہ شامی رحمہم اللہ نمایاں ہیں۔ "الفتاویٰ الہندیة" میں تین سو سے زائد مسائل اس کتاب کے حوالے سے ذکر کئے ہیں۔ "البحر الرائق" اور "رد المحتار" میں سو سے زائد مسائل اس کتاب کے حوالے سے منقول ہیں۔ علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے "البحر الرائق" کے مقدمے میں اپنی کتاب کے مآخذ میں اس کتاب کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ اس کتاب کے شایان شان اب تک اس پر کوئی علمی، تحقیقی اور تخریجی کام نہیں ہوا۔ اس کتاب کا ایک نسخہ ایچ ایم سعید سے طبع ہوا ہے جو (۱۶۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ نیز یہ کتاب حضرت مولانا مفتی اصغر علی ربانی صاحب مدظلہ کے مختصر حواشی کے ساتھ مدرسہ فاطمہ الزہراء کورنگی نمبر ایک سے بھی شائع ہوئی ہے۔ اس میں مشکل الفاظ کے معانی اردو زبان میں حاشیے میں ذکر کئے ہیں۔ اس کتاب کا سب سے مفید نسخہ وہ ہے جو مولانا محمد عثمان بستوی صاحب کی تعلق و تحقیق کے ساتھ ۱۹۵۶ صفحات میں زمزم پبلشرز کراچی سے شائع ہوا ہے۔ اس میں پانچ نسخوں سے موازنہ کر کے اغلاط کی تصحیح اور مفید حواشی کے ساتھ کمپیوٹرائزڈ نسخہ شائع کیا ہے۔ اس کے آخر میں "تراجم

الأعلام الذین ورد ذکرهم فی الكتاب“ کے تحت مختصر انداز میں سورتراجم ذکر کئے ہیں۔ ”المصادر التي أحال عليها المؤلف“ کے تحت (۱۹) مصادر ذکر کئے ہیں۔ یہ مفید علمی کام حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب مدظلہ کی زیر نگرانی ہوا ہے، کتاب کے شروع میں ”مقدمة المشرف“ کے تحت آپ کے تائیدی و تقریظی کلمات ہیں۔

۲۰..... بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع

یہ کتاب علامہ علاء الدین ابوبکر بن مسعود بن احمد کاسانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۷ھ) کی تالیف ہے، یہ کتاب ”تحفة الفقهاء“ کی شرح ہے، حسن ترتیب کے لحاظ سے آج تک اپنی نظیر آپ ہے، یہ کتاب نہ صرف حنفی میں بلکہ مطلق فقہ اسلامی میں یہ ایک منفرد کتاب ہے۔ اس کی عبارت واضح، زبان نہایت رواں اور سلیس ہے، مسائل کے دلائل اصول و کلیات کی صورت میں اس انداز سے بیان کئے گئے ہیں کہ جس سے نہ صرف مسئلہ کے بارے میں شرح صدر اور اطمینان کامل میسر آتا ہے، بلکہ فقہ سے ایک خاص مناسبت بھی پیدا ہوتی ہے۔ نصوص کی کثرت سے اندازہ ہوتا ہے کہ روایات و آثار پر مصنف کی گہری نظر تھی، علم فقہ سے مناسبت اور عمق کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔ فقہ حنفی کے دلائل کے ساتھ دیگر فقہاء کے مستدلالات اور ان کے جوابات کا بھی تذکرہ کرتے ہیں، مسئلہ کی وضاحت عقل و نقل دونوں سے کرتے ہیں، اس لئے اس کے پڑھنے سے فقہ میں طبیعت چلنے لگتی ہے، چونکہ اس کتاب میں ایک نیا انداز اور عمدہ ترتیب و اسلوب اختیار کیا گیا ہے اس لئے اس کا نام ”بدائع الصنائع“ رکھا ہے۔ جب یہ شرح مکمل ہوئی تو مصنف نے ماتن کی خدمت میں پیش کی، آپ کو یہ شرح بہت پسند آئی، چنانچہ اپنی فقیہ بیٹی فاطمہ کا نکاح آپ سے کر دیا، تو یہ بات مشہور ہو گئی کہ ”شَرَّحَ تُحْفَتَهُ وَتَزَوَّجَ ابْنَتَهُ“ جب ان کے ہاں سے فتویٰ جاری ہوتا تو اس پر سسر، داماد اور بیٹی تینوں کے دستخط ہوتے تھے۔ ①

① الجواهر المضية فی طبقات الحنفية: ترجمة: فاطمة بنت محمد بن أحمد، ج ۲ ص ۲۷۸

اگر کوئی شخص فقہ پر قلم اٹھائے اور اس کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا چاہے تو یہ تالیف اس کے لئے بہترین رہنما ہے، علم فقہ میں مہارت اور دسترس کے لئے ان تین کتابوں کو مطالعہ میں رکھیں:

۱..... بدائع الصنائع ۲..... المجموع شرح المہذب ۳..... المغنی

۲۱..... فتاویٰ قاضی خان

علامہ فخر الدین حسن بن منصور بن محمود اوز جندی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۲ھ) یہ اوز جندی کی طرف نسبت ہے جو فرغانہ کے قریب اصہبان کے اطراف میں ایک شہر ہے، انہیں علوم دینیہ خصوصاً علم فقہ میں یدِ طولیٰ حاصل تھا، علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) نے ان کا تعارف ان القابات کے ساتھ کیا ہے:

① کان إماماً كبيراً و بحراً عميقاً غوّاصاً في المعاني الدقيقة مجتهداً فهامة. ①
علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) فرماتے ہیں:

② ما يصححه قاضیخان مقدم علی تصحیح غیرہ لأنه فقیہ النفس. ②
علامہ قاضی خان جس قول کی تصحیح کرے وہ دوسروں پر مقدم ہے اس لئے کہ آپ فقیہ النفس ہیں۔

③ علامہ احمد بن کمال پاشا نے آپ کو "مجتہدین فی المسائل" میں شمار کیا ہے۔ ③
اس فتاویٰ میں امام قاضی خان رحمہ اللہ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں متاخرین کے متعدد اقوال نقل کرتے ہیں تو جو قول ان کے نزدیک راجح اور زیادہ قابل اعتماد ہوتا ہے تو اسے وہ سب سے پہلے ذکر کرتے ہیں، اس اصول کو انہوں نے اپنے فتاویٰ کے خطبے میں

① الفوائد البهية فی تراجم الحنفية: ترجمة: حسن بن منصور بن محمود، ص ۱۱۱

② الفوائد البهية فی تراجم الحنفية: ترجمة: حسن بن منصور بن محمود، ص ۱۱۱

③ شرح عقود رسم المفتی: ص ۴۲

ذکر کیا ہے۔ یہ فتاویٰ عالمگیری کے ساتھ حواشی کی صورت میں ابتدائی تین جلدوں میں مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے طبع ہے، اور قدیمی کتب خانہ سے تین جلدوں میں الگ سے بھی طبع ہے۔

۲۲..... بدایۃ المبتدی

یہ متن صاحب ہدایہ علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۳ھ) کا ہے۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی برہان الدین ہے، والد کا نام علی ہے، دادا کا نام ابو بکر اور پردادا کا نام عبد الجلیل ہے، ابو الحسن آپ کی کنیت ہے، اور شیخ الاسلام کے لقب سے آپ مشہور ہیں، ۸ رجب ۵۱۱ھ بروز دو شنبہ بعد نماز عصر آپ کی ولادت ہوئی۔

صاحب ہدایہ نے اپنی وسعت اور بساط کے مطابق اپنے زمانے کے کبار علماء سے کسب فیض کیا تھا۔ بے شمار اساتذہ و شیوخ کے سامنے زانوئے تلمذتہ کر کے علم و عرفان کی وادیاں طے کیں اور جب علوم متداولہ سے فارغ ہوئے تو ایسے بن سنور کر اور نکھر کر سامنے آئے کہ کہنے والے یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ”لم تر العیون مثله فی العلم والأدب“ یعنی علم و ادب میں کوئی آپ کا ثانی نہیں نظر آتا ہے، اور دور دور تک آپ کی علمی عمق پریت، ادبی مہارت اور بے پناہ صلاحیت و لیاقت کا چرچا ہو گیا۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ آپ کے ترجمہ کا آغاز ان القابات کے ساتھ کرتے ہیں:

کان إماماً فقیهاً حافظاً محدثاً مفسراً جامعاً للعلوم ضابطاً للفنون، متقناً محققاً نظاراً مدققاً زاهداً بارعاً فاضلاً ماهراً أصولياً أديباً شاعراً لم تر العیون مثله فی العلم والأدب، وله اليد الباسطة فی الخلاف والباع الممتد فی المذهب. ①

یوں تو مبداء فیض نے آپ کو ہر طرح کے علوم و فنون سے وافر حصہ عطا کیا تھا، اور ہر فن اور ہر علم میں امام کا درجہ حاصل تھا، لیکن فن فقہ سے آپ کو خصوصی لگاؤ تھا اور اس فن میں آپ

① الفوائد البهية: ترجمة: علي بن أبي بكر بن عبد الجليل، ص ۲۳۰

بہت آگے نکل چکے تھے، بیانِ دلائل اور استخراجِ مسائل میں آپ کو درکِ تام حاصل تھا اور افہام و تفہیم میں بھی خصوصی ملکہ حاصل تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کے درس میں بے انتہا اثر دام ہوتا تھا اور ملک کے اطراف و اکناف سے لوگ آپ سے پڑھنے اور استفادہ کرنے کے لئے آپ کے علمی دربار کا رخ اور سفر کیا کرتے تھے اور آپ پوری دل جمعی اور دل چسپی کے ساتھ آنے والوں کے دامن مراد کو علم و فضل کے بیش قیمتی جواہر پاروں سے لبریز کر دیا کرتے تھے۔

درسی اور زبانی افادے کے علاوہ صاحب ہدایہ نے قلمی اور تحریری طور پر بھی اپنے علوم کو دوسروں تک منتقل کیا، آپ کی تصنیفات درج ذیل ہیں:

- ۱..... بدایة المبتدی. ۲..... التجنیس والمزید. ۳..... شرح الجامع الکبیر للإمام محمد بن الحسن. ۴..... فرائض العثماني. ۵..... کفاية المنتهى.
- ۶..... مختارات مجمع النوازل. ۷..... نشر المذهب. ۸..... معجم الشیوخ.
- ۹..... منتقى المرفوع. ۱۰..... الهدایة لشرح البدایة. ①

اس کتاب میں انہوں نے قدوری اور جامع الصغیر امام محمد رحمہ اللہ کے مسائل کو جمع کیا ہے۔ کتاب کے ابواب کو جامع الصغیر کے طرز پر مرتب کیا، قدوری کے مسائل کو پہلے اور جامع الصغیر کے مسائل کو بعد میں ذکر کیا۔ اس متن کی شرح خود صاحب ہدایہ نے ”الهدایة شرح بدایة المبتدی“ کے نام سے کی ہے۔

۲۶۷ صفحات پر مشتمل یہ متن پہلے مطبوعہ نہیں تھا، اب یہ متن مطبعہ محمد علی صبح قاہرہ سے چھپ چکا ہے۔ علامہ ابو بکر بن علی عالمی رحمہ اللہ (متوفی ۹۶۵ھ) نے اس متن کو نظم کی صورت میں تحریر کیا ہے۔ ②

- ① الفوائد البهية: ترجمة: علي بن أبي بكر بن عبد الجليل، ص ۲۳۰ / هدية العارفين: ج ۱ ص ۷۰۲ ② كشف الظنون: ج ۱ ص ۲۲۷

۲۳ الهدایة

ہدایہ کو علامہ مرغینانی رحمہ اللہ نے نہایت زہد و تقویٰ، اخلاص و للہیت کے ساتھ لکھا، یہ کتاب تیرہ (۱۳) سال کے عرصے میں مسلسل روزے کی حالت میں آپ نے لکھی، آپ کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ کسی کو اس عمل کی خبر نہ ہو:

فی تصنیفہ ثلاثہ عشرہ سنة، و کان صائماً تلک المدة و کان یجتهد
ألا یطلع علی صومه أحد. ❶

صاحب ہدایہ کا اسلوب، منہج، طرزِ تالیف اور رموز سے واقفیت کے لئے دیکھیں: ❷
علامہ طاش کبری زادہ رحمہ اللہ (متوفی ۹۶۸ھ) نے اس مقام پر یہ بھی لکھا ہے کہ
آپ نے ”بداية المبتدی“ کی مفصل و مدلل نہایت تفصیل کے ساتھ ”کفاية المنتهى“
کے نام سے اسی (۸۰) جلدوں میں شرح لکھی۔ ❸

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صاحب ہدایہ کی اس
کتاب کو وہ مقبولیت و محبوبیت عطا فرمائی جو دیگر مصنفین و مؤلفین کے حصے میں نہ آسکی، بلا
شبہ ہدایہ فقہ حنفی کا جزء لاینفک ہے، اور حنفی کتابوں میں اسے ایک معتبر اور معتمد متن کی سند اور
حیثیت حاصل ہے۔

ہدایہ کی یہ مقبولیت روز بروز بڑھتی گئی اور جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا گیا ہدایہ کے حوالے
سے طالبین دین متین کی شغف اور ان کی چاہت میں بھی اضافہ ہوتا گیا، اس کتاب کی سب
سے اہم خوبی یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کبھی گمراہی اور بے راہ روی کا شکار نہیں ہو سکتے،
اور غور و فکر سے پڑھنے والے اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ان کے اندر خود اعتمادی اور دوسرے
کلام کے صحیح معانی و مطالب اخذ کرنے کی خوبی پیدا ہو جاتی ہے، کسی شاعر نے ہدایہ کی شان

❶ مفتاح السعادة: الکتب المعتمدة، ج ۲ ص ۲۳۸ ❷ مفتاح السعادة: الکتب المعتمدة،

ج ۲ ص ۲۳۹، ۲۴۰ ❸ مفتاح السعادة: الکتب المعتمدة، ج ۲ ص ۲۳۸

میں قصیدہ خوانی کرتے ہوئے درج ذیل اشعار کہے ہیں:

إِنَّ الْهُدَايَةَ كَالْقُرْآنِ قَدْ نَسَخَتْ مَا صَنَفُوا قَبْلَهَا فِي الشَّرْعِ مِنْ كُتُبٍ

فَاحْفَظْ قَوَاعِدَهَا وَاسْلُكْ مَسَالِكَهَا يَسْلِمُ مَقَالِكَ مِنْ زَيْغٍ وَمِنْ كِبَابٍ

یعنی قرآن کریم کی طرح ہدایہ نے بھی شریعت کے سلسلے میں لکھی گئیں اپنے سے پہلی تمام تصنیفات کو منسوخ کر دیا، لہذا اے مخاطب! تم ہدایہ کی تعلیم و تعلم کو لازم پکڑو، تمہاری گفتگو کذب و کجی سے محفوظ رہے گی۔

امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا کہ الحمد للہ میں تمام کتابوں کے مخصوص طرز پر کچھ نہ کچھ لکھ سکتا ہوں، مگر چار کتابیں ایسی ہیں جن پر خامہ فرسائی نہیں کر سکتا۔ (۱) قرآن پاک (۲) بخاری شریف (۳) منہوی (۴) ہدایہ۔

”الہدایة“ یہ پہلے مکتبہ خیر یہ مصر سے ۱۳۲۶ھ میں طبع ہوئی۔ پھر یہ شیخ عبدالرحیم بن مصطفیٰ عدوی کی تحقیق اور تعلیق کے ساتھ مصطفیٰ البابی حلبی سے ۱۳۵۵ھ میں طبع ہوئی۔ پھر ہندوستان میں علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) کے حواشی و تعلیقات کے ساتھ ۱۳۷۵ھ میں نہایت اہتمام کے ساتھ طبع ہوئی۔

کئی اکابر اہل علم نے ہدایہ کی شروحات و حواشی اور تخریج حدیث کی، ان میں چند معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱..... ”الفوائد“ علامہ حمید الدین علی بن محمد الضریر رحمہ اللہ (متوفی ۶۶۷ھ)

۲..... ”النهاية“ علامہ حسام الدین حسین بن علی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ)

۳..... ”خلاصة النهاية في فوائد الهداية“ علامہ محمود بن احمد قونوی رحمہ اللہ

(متوفی ۷۷۰ھ)

۴..... ”معراج الدراية إلى شرح الهداية“ علامہ قوام الدین محمد بن محمد کاکی

رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۹ھ)

۵..... ”غایۃ البیان ونادر الأقران“ علامہ قوام الدین امیر کاتب بن امیر عمر اتقانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۸ھ) یہ پانچوں شروحات غیر مطبوعہ ہیں۔

۶..... ”العناية على الهداية“ علامہ اکمل الدین محمد بن محمد بارتی رحمہ اللہ (متوفی ۷۸۶ھ)

۷..... ”البنایۃ فی شرح الهدایۃ“ علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ)

۸..... ”فتح القدیر“ علامہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف ابن ہمام رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ) ان تینوں شروحات کا تعارف ان شاء اللہ آگے آرہا ہے۔
ہدایہ کی احادیث کی تخریج پر لکھی گئی کتابیں:

۱..... ”العناية فی تخریج أحادیث الهدایۃ“ علامہ عبدالقادر قرشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۵ھ) یہ تخریج غیر مطبوعہ ہے۔

۲..... ”نصب الراية لأحادیث الهدایۃ“ علامہ جمال الدین ابو محمد عبداللہ بن یوسف زیلیعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ) اس کا تعارف ان شاء اللہ آگے آرہا ہے۔

ہدایہ پڑھاتے وقت حل کتاب کے لئے ”البنایۃ“ تفصیلات، دلائل، جزئیات کے لئے ”فتح القدیر“ اور تخریج احادیث کے لئے ”نصب الراية“ کا مطالعہ کریں۔

۲۴..... التجنیس و المزیذ

امام علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل فرغانی مرغینانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۳ھ) یہ کتاب صاحب ہدایہ کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں فقہ حنفی کی ان پیش آمدہ نئے مسائل کا تذکرہ ہے جنہیں متاخرین نے استنباط کیا ہے، متقدمین سے اس بارے میں کوئی صراحت منقول نہیں ہے۔ یہ کتاب علامہ سمرقندی رحمہ اللہ کی ”النوازل، عیون المسائل“ اور ”واقعات الناطقی، فتاویٰ ابن الفضل، فتاویٰ أئمة سمرقند“ کا تتمہ ہے۔ ان کتابوں میں بھی نئے مسائل اور حوادث کا تذکرہ ہے۔ یہ کتاب فقہی ابواب کی ترتیب پر

ہے، یہ ایک مقدمہ اور پانچ کتب ”کتاب الطہارۃ، کتاب الصلاة، کتاب الزکاة، کتاب الصوم، کتاب الحج“ پر مشتمل ہے، یہ کتاب کل (۱۳۵۷) مسائل پر مشتمل ہے، اس میں ہر مسئلے پر ”مسألة“ کا عنوان ہے، چونکہ ہر مسئلہ ترقیم اور ”مسألة“ کے ذیلی عنوان سے مزین ہے اس لئے اس کتاب سے استفادہ اور مطلوبہ مسئلہ تک رسائی آسان ہے۔ اس کتاب میں صرف مسائل کا تذکرہ ہے، دلائل کا ذکر نہیں ہے، فقہائے ثلاثہ یا دیگر مذاہب کا بھی تذکرہ نہیں ہے، عموماً کتب فتاویٰ مسائل پر مشتمل ہوتی ہیں ادلہ اور اختلافات پر نہیں، ورنہ صاحب ہدایہ مذاہب، فقہ مقارن، عقلی و نقلی دلائل سے خوب واقف ہیں جیسا کہ ہدایہ پڑھنے والے پر یہ بات مخفی نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ کتاب مذہب حنفی کے مطابق متاخرین علماء کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب دکتور محمد امین مکی حفظہ اللہ کی نہایت گراں قدر تحقیق و تعلیق اور تخریج حدیث کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ محقق نے فصل اول میں قدرے تفصیل کے ساتھ مصنف کے حالات اور تصنیفات کا ذکر کیا ہے۔ فصل ثانی میں ”التجنیس والمزید“ کا معنی، اس کتاب کی صاحب ہدایہ کی طرف نسبت کی توثیق اور اس کتاب کے مصادر، رموز اور اس کتاب میں جن اہل علم اور کتب کا تذکرہ آیا ہے ان کا تعارف کرایا ہے۔ محقق نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ مختلف نسخوں سے موازنہ کر کے درست عبارت کی نشاندہی، غریب الفاظ کی وضاحت، مسائل پر ترقیم، کتب فقہ سے مسائل کی تخریج، احادیث کی تخریج اور کتاب کے آخر میں متعدد فہرستوں کے ذریعے کتاب کی افادیت پر چار چاند لگا دیئے ہیں۔ یہ محققانہ نسخہ دو جلدوں میں ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی سے شائع ہوا ہے۔

۲۵..... المحيط البرہانی فی الفقہ النعمانی

یہ علامہ برہان الدین محمود بن احمد بن عبدالعزیز بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۶ھ) کی

﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف﴾
 ۸۲
 تصنیف ہے۔ علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے ان کے ترجمہ کا آغاز ان القابات کے ساتھ کیا ہے:

کان من کبار الأئمة وأعیان الفقهاء الأمة، إماما ورعا مجتهدا

متواضعا عالما كاملا بحرا زاخرا حبرا فاخرا. ①

مصنف رحمہ اللہ نے اس کتاب میں کن کن کتابوں سے استفادہ کیا، اپنے مراجع ومصادر کا تذکرہ موصوف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

وجمعت مسائل المبسوط والجامعین والسير والزيادات، وألحقت بها

مسائل النوادر والفتاوی والواقعات، وضممت إليها من الفوائد التي استفدتها

من سيدى ومولاي والدى (تغمده الله بالرحمة) والدقائق التي حفظتها من

مشايخ زمانى رضوان الله عليهم أجمعين، وفصلت الكتاب تفصيلاً. ②

میں نے اس میں مبسوط، جامع صغیر، جامع کبیر، سیر صغیر، سیر کبیر اور زیادات کے مسائل جمع کئے ہیں، اور میں نے ان کے ساتھ نوادر، فتاویٰ اور واقعات کو بھی ساتھ ملا یا ہے، اور میں نے اس میں ان فوائد کو بھی ملا یا ہے جو میں نے اپنے والد بزرگوار (اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے) سے حاصل کئے اور میں نے اپنے زمانے کے مشائخ سے جو دقیق فوائد حاصل کئے وہ بھی اس میں شامل کر دیئے، اور میں نے اس کتاب میں مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ ذکر کئے ہیں۔

محیط کا معنی ہے احاطہ کرنے والی، چونکہ یہ مسائل مذہب کے تینوں طبقات اصول،

نوادر، نوازل کا احاطہ کرتی ہے اس لئے مصنف نے اس کا نام ”المحیط“ رکھا ہے، اس کو

”المحیط الکبیر“ بھی کہتے ہیں، مصنف نے اپنی کتاب کی خود ایک تلخیص کی ہے جو

① الفوائد البهية: ترجمة: برهان الدين محمود بن أحمد، ص ۳۳۶

② المحيط البرهانی: مقدمة المؤلف، ۱/ ۲۹

”الذخيرة البرهانية“ سے معروف ہے، اسے ”ذخيرة الفتاوى“ بھی کہتے ہیں۔ ①
ابن امیر حاج حلبي رحمہ اللہ ”حلیة المجلی شرح منیة المصلی“ میں غسل کی بحث
میں لکھتے ہیں:

إنه لم يقف على المحيط البرهاني.

اسی طرح علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے ”البحر الرائق“ میں محیط برہانی کے متعلق لکھا:

إنه مفقود في ديارنا.

پھر اس کتاب کا حکم بیان کیا:

لا يجوز الإفتاء منه.

استیناد میں علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا:

لا يحل النقل من الكتب الغريبة. ②

چونکہ یہ کتاب پہلے مطبوعہ نہیں تھی اس لئے مذکورہ بالا حضرات نے اس کتاب سے
فتویٰ دینے کو ناجائز قرار دیا، لیکن اب یہ کتاب مطبوعہ ہے اس لئے اس سے فتویٰ دینا
درست ہے۔ علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے ”النافع الكبير“ میں اس کتاب کو غیر معتبر
کتابوں میں شمار کیا، اور اس کے متعلق لکھا:

لا يجوز الإفتاء منه لكونه مجموعا للربط واليابس. ③

لیکن موصوف نے اپنی اس بات سے رجوع ان الفاظ میں کیا ہے:

فوضح لي أن حكمه بعدم جواز الإفتاء منه لي إلا لكونه من الكتب

الغريبة المفقودة الغير المتداولة، لا لأمر في نفسه ولا لأمر في مؤلفه وهو

أمر يختلف باختلاف الإعصار ويتبدل بتبدل الأقطار، فكم من كتاب

① كشف الظنون: المحيط البرهاني، ۲/ ۱۶۱۹ ② الفوائد البهية: ص ۳۳۸

③ النافع الكبير لمن يطالع جامع الصغير: ص ۳۲

یصیر مفقودا فی إقليم وهو موجود فی إقليم آخر، و کم من کتاب یصیر نادرۃ الوجود فی عصر کثیر الوجود فی عصر آخر، فالمحیط البرہانی لما کان مفقودا فی بلادہ وإعصارہ عدہ من الکتب التی لا یفتی منها لعدم تداولہا وغرابتہا..... فإنہ لا شبہة فی کونہ معتمدا فی نفسہ قد اعتمد علیہ من جاء بعده من أرباب الاعتماد وأفتوا بنقلہ. ①

حنفیہ کے ہاں محیط نام کی ایک اور کتاب بھی ہے، جو علامہ رضی الدین محمد بن محمد سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ) کی ”المحیط الرضی“ ہے اس کو ”المحیط السرخسی“ بھی کہتے ہیں، لیکن یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے۔

لفظ محیط جب مطلق ذکر کیا جائے تو اس سے مراد ”المحیط البرہانی“ ہوتا ہے:

إذا أطلق لفظ المحيط فالراجح أن المراد به المحيط البرہانی كما

ذکرہ ابن امیر حاج الحلبي رحمه الله. ②

حضرت مولانا نعیم اشرف نور احمد مدظلہ نے نہایت تتبع و جستجو کے ساتھ اس کتاب کے نسخوں کو تلاش کر کے بڑی عرق ریزی کے ساتھ اس پر تحقیق و تعلق اور خرچ کا کام کیا ہے، اس کتاب کے شروع میں ۱۴۱ صفحات پر مشتمل نہایت علمی اور تحقیقی مقدمہ لکھا ہے، اس میں متون حنفیہ، کتب فقہیہ کا تعارف، معتبر اور غیر کتب کی نشاندہی، مصنف کے احوال اور اس کتاب کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ اس کے شروع میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کی تقریظ ہے، یہ کتاب ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ سے ۲۵ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

۲۶..... تحفة الملوک

امام زین الدین محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر رازی رحمہ اللہ (متوفی ۶۶۶ھ) ان کی

① الفوائد البہیة: ص ۳۳۸ ② اصول الإفتاء و آدابہ: الجامع الکبیر، ص ۱۲۹

تصنیفات میں معروف کتاب ”انموذج جلیل فی أسئلة و أجوبة من غرائب آی التنزیل“ ہے۔ موصوف نے فقہی ابواب کی ترتیب پر نہایت سہل انداز میں فصول کے تحت صرف مسائل ذکر کئے ہیں، اس میں فقہاء کے مابین اختلاف و دلائل کا ذکر نہیں ہے، ۲۸۴ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں کل ۴۹۰ مسائل ہیں، کتاب اس قدر دلچسپ ہے کہ ایک ہی مجلس میں پڑھنے کو دل چاہتا ہے، دکتور عبداللہ نذیر احمد کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں دار البشائر الاسلامیہ سے ۱۴۱۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

اس کتاب کی شرح علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے ”منحة السلوک فی شرح تحفة الملوک“ کے نام سے لکھی، یہ شرح احمد عبدالرزاق کبیری کی تحقیق کے ساتھ وزارت الاوقاف والشؤون الاسلامیہ قطر سے ۱۴۲۸ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۲۷..... المختار للفتویٰ

یہ متن علامہ مجدالدین موصلی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۳ھ) کا ہے، مصنف رحمہ اللہ نے پھر خود اس متن کی شرح لکھی، اس کا نام رکھا ”الاختیار لتعلیل المختار“ اس شرح کے مقدمے میں مصنف رحمہ اللہ نے تصریح کی کہ اہل علم اور طلبہ کی فرمائش پر میں نے اس کتاب کی شرح لکھی، علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) فرماتے ہیں:

وقد طالعت المختار والاختیار، وهما کتابان معتبران عند الفقهاء. ①
میں نے مختار اور اختیار کا مطالعہ کیا، یہ دونوں فقہاء کے ہاں معتبر کتابیں ہیں۔

یہ شرح شیخ محمد محی الدین عبدالحمید رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ حلبیہ قاہرہ سے ۱۳۷۲ھ میں طبع ہوئی، پھر یہ شرح مکتبہ صبیح سے ۱۳۸۰ھ میں پانچ (۵) جلدوں میں طبع ہوئی۔

① الفوائد البهية: ترجمة: عبد الله بن محمود مجدد الدين الموصلی، ص ۱۸۰

۲۸..... الباب فی الجمع بین السنة والکتاب

علامہ جمال الدین خزر جی منہجی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۶ھ) کی تصنیف ہے، مصنف فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ان کے پاس قرآن و سنت سے دلائل نہیں ہیں، یہ قیاس کو ترجیح دیتے ہیں، موصوف نے مشہور اختلافی مسائل میں قرآن و سنت سے دلائل نقل کئے ہیں، ان کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے مسئلہ نقل کرتے ہیں پھر اس پر پہلے قرآن سے پھر باحوالہ احادیث سے روایات نقل کرتے ہیں، اس میں مرفوع، موقوف اور مقطوع روایات کا ایک بڑا ذخیرہ ہے، جن روایات یا روایات پر نقد و جرح ہو تو اس کے جوابات بھی نقل کرتے ہیں، اگر امام صاحب سے متعدد اقوال نقل ہوں تو ہر قول کے دلائل الگ الگ ذکر کرتے ہیں، نبیذ تمر اور مس ذکر کے مسئلے میں ذکر کردہ دلائل، وجہ ترجیحات قابل دید ہیں، یہ کتاب ان لوگوں کے لئے دندان شکن جواب ہے جو یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ ان کے پاس احادیث نہیں ہیں، موصوف نے ہر مسئلے میں اس قدر روایات و آثار ذکر کئے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے، اس کتاب کے مطالعے سے علم حدیث میں آپ کے مقام و مرتبہ، وسعت مطالعہ اور رجال میں دسترس کا اندازہ ہوتا ہے، اہل علم کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے، اگر اس کتاب کا اردو میں ترجمہ تعلق و تخریج سے کیا جائے تو یہ ایک مفید کاوش ہوگی، نیز اس میں ذکر کردہ دلائل کو ہدایہ کے ساتھ اگر حاشیہ میں شائع کیا جائے تو ڈگنہ فائدہ ہوگا۔ یہ کتاب محمد فضل عبدالعزیز مراد کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ۱۴۱۴ھ میں دارالعلم دمشق سے شائع ہوئی ہے۔

۲۹..... مجمع البحرین

یہ علامہ ابن سعاتی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۴ھ) کا مشہور متن ہے، اس میں آپ نے قدوری اور "منظومة الخلافیات" کے مسائل کو جمع کیا ہے، اس لئے نام "مجمع

البحرین“ رکھا، ”منظومة الخلافیات“ صاحب عقائد نسفیہ علامہ نجم الدین عمر بن محمد نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۷ھ) کی کتاب ہے، اس منظومہ کی مفصل شرح صاحب کنز علامہ نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) نے ”المستفی“ کے نام سے لکھی، پھر اس کا اختصار ”المصفی“ کے نام سے کیا۔ ”مجمع البحرین“ میں چونکہ قدوری کے سب مسائل آگئے ہیں اس لئے متاخرین حنفیہ نے متون اربعہ (کنز، وقایہ، مختار، مجمع البحرین) میں قدوری کے بجائے مجمع کو شامل کیا ہے۔

مصنف رحمہ اللہ نے ”قدوری“ کو بنیاد بنا کر یہ متن لکھا، اس متن سے مصنف ۶۹۰ھ میں فارغ ہوئے، پھر خود اس کی شرح دو جلدوں میں لکھی۔ انہوں نے ایک کتاب اصول فقہ میں لکھی ”بديع النظام الجامع بين كتابي البزدوى والإحكام“ اس کتاب میں انہوں نے علامہ فخر الاسلام بزدوی رحمہ اللہ (متوفی ۷۸۲ھ) کی ”أصول البزدوى“ اور علامہ آمدی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۱ھ) کی ”الإحكام فى أصول الأحكام“ کے مباحث کو فصلوں کی ترتیب پر جمع کیا ہے، ان دونوں کتابوں کے متعلق علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قد طالعت البديع والمجمع وهما كتابان فى غاية اللطف واللطافة. ①
مصنف رحمہ اللہ کی اس شرح کا مخطوطہ دارالکتب العربیہ رقم ۲۸۳ کے تحت محفوظ ہے۔
اب اس مخطوطے کے عبادات کے حصے پر دکتور صالح بن عبد اللہ حیدان نے تحقیق و تعلق کر کے جامع امام محمد بن سعود اسلامیہ سے ۱۴۱۵ھ میں دکتورہ کیا ہے۔ معاملات کے حصے پر شیخ خالد بن عبد اللہ نے تحقیق و تعلق کر کے اسی جامعہ امام محمد بن سعود سے ۱۴۱۷ھ میں دکتورہ کیا ہے۔

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے بھی اس کتاب کی شرح ”المتجمع

① الفوائد البهية: ترجمة: أحمد بن علي بن ثعلب الساعاتي، ص ۵۱

فی شرح المجمع“ کے نام سے لکھی، یہ کتاب پہلے مطبوعہ نہیں تھی، اب اس کتاب کے عبادات کے حصے پر شیخ محمد بن حسین عبیری رحمہ اللہ نے اور معاملات کے حصے پر شیخ محمد بن عبد اللہ بن محمد بشر نے تحقیق و تعلق کر کے جامعہ امام محمد بن سعود اسلامیہ سے ۱۴۱۶ھ میں دکتورہ کی ڈگری حاصل کی ہے۔

۳۰..... منیۃ المصلی

یہ علامہ سدید الدین کاشغری رحمہ اللہ (متوفی ۷۰۵ھ) کی تصنیف ہے، حاجی خلیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وهو کتاب معروف متداول بین الحنفیة. ①

مصنف نے متقدمین کی کتب سے صرف ان مسائل کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق طہارت اور نماز سے ہے اور وہ کثیر الوقوع ہیں۔ موصوف کو جو بھی مسئلہ ملا انہوں نے اس کتاب میں جمع کیا، اس وجہ سے یہ کتاب حسن ترتیب کے وصف سے عاری ہے۔ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے اس کتاب کی متعدد شروحات کا تذکرہ کیا ہے، اس کتاب کی معروف شروحات دو ہیں:

۱..... ”حلیۃ المجلی شرح منیۃ المصلی“ علامہ ابن امیر الحاج رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ)

۲..... اس کتاب کی دوسری شرح علامہ ابراہیم بن محمد حلبی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۶ھ) کی کتاب ”غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی“ ہے، جو ”الحلبی الکبیری“ کے نام سے مشہور ہے۔

۳۱..... کنز الدقائق

یہ متن علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) کا ہے۔ مصنف

① کشف الظنون: منیۃ المصلی، ۱۸۸۶/۲

کی تصنیفات میں تفسیر میں ”مدارک التنزیل المعروف تفسیر المدارک“ اصول فقہ میں ”منار الأنوار“ اس کی شرح ملا جیون رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۰ھ) نے ”نور الأنوار“ کے نام سے لکھی، فقہ میں ”کنز الدقائق“ ہے۔ یہ متن اپنی جامعیت، ترتیب و تہذیب اور حسن اختصار کی وجہ سے یوم تصنیف سے لے کر اب تک اہل علم کے درمیان معروف ہے۔

یہ متن مکتبہ مجیدی کانپور سے ۱۳۲۰ھ میں طبع ہوا، پھر یہ متن ہندوستان میں علامہ محمد احسن نانوتوی رحمہ اللہ کے حواشی کے ساتھ ۱۳۲۸ھ میں طبع ہوا۔ کئی اہل علم نے اس کتاب پر حواشی اور شروحات لکھیں، چند شروحات مندرجہ ذیل ہیں:

۱..... ”تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق“ علامہ فخر الدین عثمان بن علی زیلعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۳ھ)۔

۲..... ”الفتح المعین علی شرح الكنز لملا مسکین“ معین الدین محمد بن عبد اللہ المعروف ملا مسکین رحمہ اللہ (متوفی ۸۱۱ھ)۔

۳..... ”رمز الحقائق فی شرح كنز الدقائق“ شرح علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ)۔

۴..... ”البحر الرائق شرح كنز الدقائق“ علامہ زین الدین بن ابراہیم المعروف ابن نجیم رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۰ھ) ان چاروں شروحات کا تعارف ان شاء اللہ آگے آ رہا ہے۔

۵..... ”كشف الحقائق فی شرح كنز الدقائق“ علامہ عبد الحکیم افغانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۶ھ) یہ مکتبہ موسوعات مصر سے ۱۳۲۲ھ میں دو (۲) جلدوں میں طبع ہے۔ کراچی میں ادارۃ القرآن سے تین (۳) جلدوں میں طبع ہے۔

۶..... ”متخلص الحقائق فی شرح كنز الدقائق“ مولانا ولی محمد قندھاری مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے ایک جلد میں طبع ہے۔

۷..... ”توفیق الرحمن بشرح کنز دقائق البیان“ شیخ مصطفیٰ بن محمد بن یونس
 طائی یہ شرح مکتبہ ازہر یہ مصر سے ۱۳۰۸ھ میں چھپی ہے۔

۳۲..... تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق

علامہ فخر الدین عثمان بن علی زیلیعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۳ھ) اس شرح میں متن کے
 الفاظ کو حل کیا گیا ہے، غریب الفاظ کی وضاحت، صورتِ مسئلہ، مسئلہ کی توضیح، ائمہ احناف کی
 تشریحات، ائمہ مذہب اور ائمہ ثلاثہ کے مذاہب، قرآن و سنت، اجماع اور قیاس سے مستحکم
 دلائل، دلائل میں احادیث اور آثار کا کثرت سے تذکرہ، حدیث پر صحت و ضعف کا حکم،
 روایات پر جرحاً و تعدیلاً گفتگو، راجح قول کی نشاندہی، مسائل سے متعلق دیگر تفریعات کا ذکر،
 اس شرح کی اہم خصوصیت، اثبات مسائل اور دلائل میں احادیث و آثار کا ایک بڑا ذخیرہ
 اس میں موجود ہے۔

یہ شرح مکتبۃ الکبریٰ امیر یہ سے ۱۳۱۳ھ میں چھ جلدوں میں طبع ہے۔ اس شرح پر
 علامہ شہاب الدین احمد بن محمد شبلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۲۱ھ) نے نہایت مفید حاشیہ لکھا ہے،
 جو اصل کتاب کے ساتھ مطبوعہ ہے۔

۳۳..... شرح الوقایة

یہ متن علامہ تاج الشریعہ محمود بن صدر الشریعہ احمد بن عبید اللہ رحمہ اللہ کا ہے، یہ متن
 قدوری اور ہدایہ کو سامنے رکھ کر لکھا گیا ہے، مصنف رحمہ اللہ نے یہ متن اپنے پوتے علامہ
 صدر الشریعہ اصغر عبید اللہ بن مسعود رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۷ھ) کے حفظ کے لئے لکھا، پھر
 علامہ عبید اللہ بن مسعود جن کے لئے یہ متن لکھا گیا تھا انہوں نے اس متن کی شرح لکھی، جسے
 ”شرح الوقایة“ کہا جاتا ہے، آپ نے اختصار کر کے ایک متن ”النقایة“ کے نام سے
 لکھا، اس متن کی شرح ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے ”فتح باب العنایة

بشرح النقایة“ کے نام سے تین جلدوں میں لکھی، یہ شرح شیخ عبدالفتاح ابو غدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۱۷ھ) کے حواشی و تعلیقات کے ساتھ مطبوعات الاسلامیہ حلب سے طبع ہے۔ اس شرح میں احادیث و آثار کا وافر مقدار میں ذخیرہ موجود ہے، یہ ان لوگوں کے لئے دندان شکن جواب ہے جو کہتے ہیں احناف کے پاس احادیث و آثار نہیں ہیں۔

”شرح الوقایة“ کی سب سے عمدہ، جامع اور مدلل شرح علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) کی ”السعیة فی کشف ما فی شرح الوقایة“ ہے، یہ شرح مکتبہ سہیل اکیڈمی لاہور سے چھپی ہے۔ (اس شرح کا تعارف ان شاء اللہ آگے آرہا ہے۔)

۳۴..... أنفع الوسائل إلى تحرير المسائل

علامہ نجم الدین ابراہیم بن علی بغدادی المعروف علامہ طرطوسی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۷ھ) آپ آٹھویں صدی کے مشہور حنفی عالم ہیں، کل عمر ۳۸ سال تھی، آپ کی یہ تصنیف ”فتاویٰ طرطوسیہ“ کے نام سے معروف ہے۔ ”البحر الرائق، النهر الفائق، رد المحتار“ میں جا بجا اس کے حوالے ملتے ہیں۔ اس کتاب کا مطبوعہ نسخہ مجھے نہیں ملا۔

۳۵..... نصب الراية لأحاديث الهداية

علامہ جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف زیلیعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۲ھ) کی تصنیفات میں دو کتابیں معروف ہیں:

۱..... نصب الراية ۲..... تخريج أحاديث الكشاف

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے ان دو کتابوں کی تلخیص کی ہے ”نصب الراية“ کی ”الدراية فی تخريج أحاديث الهداية“ کے نام سے اور ”تخريج أحاديث الكشاف“ کی ”الكاف الشاف فی تحرير أحاديث الكشاف“ کے نام سے۔ علامہ زیلیعی رحمہ اللہ اپنے دور کے ایک عظیم نقاد محدث تھے، مزاج میں اعتدال تھا،

آپ نے ہدایہ میں موجود احادیث و آثار کی تخریج کی، یہ احادیث احکام کا ایک عظیم ذخیرہ ہے، اس میں روایت کی سند، طرق اور علل پر بحث، متابع اور شواہد کا ذکر، روایات پر جرحاً و تعدیلاً گفتگو، احادیث و روایات پر ائمہ محدثین کی آراء، غیر مستند روایات کی نشاندہی، فقہ الحدیث اور فوائد کا تذکرہ، اگر روایت بالمعنی ہو تو اصل الفاظ کی نشاندہی، ارسال، انقطاع، تالیس، علل کی نشاندہی، ائمہ فقہاء کے مستدلات پر گفتگو، متعارض فیہ روایات میں تطبیق، اقوال کا ان کے اصل قائلین کی طرف انتساب، اقوال صحابہ و تابعین کا جا بجا تذکرہ، اس میں صرف فقہ حنفی کے مستدلات ہی نہیں بلکہ یہ احادیث کا انسائیکلو پیڈیا ہے، کوئی محدث اس سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ اہل علم حضرات احادیث احکام سے واقفیت کے لئے ان تین کتب تخریج کا مطالعہ کریں:

۱..... نصب الراية ۲..... التلخیص الحبیر ۳..... إرواء الغلیل

یاد رہے زیلعی نام کے ساتھ دو علماء مشہور ہیں:

۱..... صاحب "نصب الراية" علامہ زیلعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ)

۲..... شارح کنز صاحب "تبیین الحقائق" علامہ فخر الدین زیلعی رحمہ اللہ (متوفی

۷۴۳ھ)

جو احادیث و آثار علامہ زیلعی اور حافظ ابن حجر رحمہما اللہ کو نہیں ملیں ان کی تخریج علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے "منیة الألمعی فیما فات من تخریج احادیث الهدایة للزیلعی" کے نام سے کی، یہ کتاب محقق العصر علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۱ھ) کی تحقیق و تعلق کے ساتھ مکتبۃ الخانجی قاہرہ سے ۱۳۶۹ھ میں طبع ہے۔

شیخ ثناء اللہ زاہدی رحمہ اللہ نے "نصب الراية" میں جن روایات کا تذکرہ آیا ہے انہیں حروف مجتم کی ترتیب پر تحقیق الغایة بترتیب الرواة المترجم لهم فی نصب

الرایة“ میں ذکر کیا، یہ کتاب دار اہل حدیث کویت سے ۱۴۰۸ھ میں شائع ہوئی۔

اس طرح شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر بن محمد بن محمد حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۵ھ)

نے ”تہذیب الأسماء الواقعة فی الهدایة والخلصة“ کے نام سے کتاب لکھی، یہ کتاب دارالکتب العلمیہ سے ۱۴۱۹ھ میں چھپی ہے۔

۳۶..... الغرة المنیفة فی تحقیق بعض المسائل الإمام

أبی حنیفة

یہ امام عمر بن اسحاق بن احمد ہندی غزنوی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۳ھ) کی تصنیف ہے، امام فخر الدین سلطان رحمہ اللہ نے فارسی میں ”الطریقة البہائیة“ کے نام سے کتاب لکھی، مصنف نے اس کتاب کا عربی میں ترجمہ کیا اور دلائل و جوابات کا تفصیلاً اس میں اضافہ کیا۔ اس کتاب میں اختلافی مسائل کا ذکر ہے خصوصاً وہ مسائل جن میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے درمیان اختلاف ہے، یہ کتاب فقہی ابواب کی ترتیب پر ہے، اس میں تمام اختلافی مسائل کا ذکر نہیں ہے، بلکہ بعض معروف اختلافی مسائل کا ذکر ہے جیسا کہ کتاب کے نام سے واضح ہے۔ پہلا مسئلہ کسی پاک چیز سے بدن یا کپڑے سے نجاست زائل کرنا جائز ہے یا نہیں، جیسے سرکہ یا گلاب کا پانی، اس مسئلے میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے چھ دلائل ذکر کئے ہیں، پھر امام شافعی رحمہ اللہ کے بھی چھ دلائل ذکر کئے ہیں، اور ہر دلیل کا جواب بھی ذکر کیا ہے۔ اسی طرح دوسرا مسئلہ وضو بغیر نیت کے جائز ہے یا نہیں؟ اس میں امام صاحب کے پانچ دلائل ذکر کئے ہیں، اور امام شافعی رحمہ اللہ کے بھی پانچ دلائل ذکر کئے ہیں، اور ہر دلیل کا جواب بھی دیا ہے، یہی اسلوب ہے کتاب کے آخر تک، اس کتاب میں احناف کے احادیث کے دلائل بکثرت موجود ہیں، ۱۹۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مؤسسۃ الکتاب الثقافیہ سے ۱۴۰۶ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۳۷..... العنایة علی الهدایة

علامہ اکمل الدین محمد بن محمد بابر ترقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۷ھ) علامہ بابر ترقی رحمہ اللہ کی اس شرح کے متعلق حاجی خلیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”وقد أحسن فیہ وأجاد“ یہ نہایت مفید شرح ہے، اس میں متوسط انداز میں کتاب کو حل کیا گیا ہے، ہر کتاب کی دوسری کتاب سے مناسبت، ہر کتاب کے شروع میں لغوی، اصطلاحی معنی، اس کتاب کی اہمیت و ضرورت، ائمہ ثلاثہ کی آراء، رائج مذہب کی نشاندہی، نہایت مستحکم و مہذب انداز میں چھپنے والے الفاظ کے ساتھ مصنف کی مراد کی وضاحت کرتے ہیں، یہ شرح دس جلدوں میں دارالفکر سے چھپ چکی ہے۔

۳۸..... الفتاوی التاتارخانیة

یہ علامہ عالم بن علاء انصاری دہلوی رحمہ اللہ (۸۶۷ھ) کا معروف فتاویٰ ہے، حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اس فتاویٰ کے متعلق فرماتے ہیں:

وهو کتاب عظیم فی مجلدات جمع فیہ مسائل المحيط البرہانی والذخیرة والخانیة والظہیریة، وجعل المیم علامة للمحیط، وذكر اسم الباقي، وقدم بابا فی ذکر العلم ثم رتب علی أبواب الهدایة. ①

یہ عظیم الشان کتاب کئی جلدوں میں ہے، اس میں ”المحیط البرہانی“ ”الذخیرة“ ”الخانیة“ (فتاویٰ قاضی خان) اور ”الظہیریة“ کے مسائل کو جمع کیا ہے، محیط برہانی سے لئے گئے مسائل کے آگے لفظ میم لکھا ہے بطور علامت کے، اور بقیہ کتابوں سے لئے گئے مسائل کے آگے اس کتاب کا نام لکھا ہے، اور علم کے باب کو سب سے پہلے ذکر کیا ہے، پھر بقیہ ابواب ہدایہ کی ترتیب پر لکھے ہیں۔

① کشف الظنون: باب التاء، التاتارخانیة، ج ۱ ص ۲۸

امیر تاتار خان دہلوی نے مصنف کو حکم دیا کہ وہ فقہ حنفی کی ایک جامع کتاب مرتب کریں اور اختلافی مسائل میں تمام اقوال مختلفہ نقل کریں اور ساتھ ہی اختلاف کرنے والے علماء و فقہاء کی تصریح کریں، چنانچہ امیر تاتار خان کے حکم کے بعد آپ نے یہ عظیم الشان کتاب مرتب کی، اس کا نام ”زاد المسافر فی الفروع“ رکھا، لیکن چونکہ اس کتاب کی ترتیب و تسوید امیر تاتار خان دہلوی کے حکم سے ہوئی تھی اس لئے اس کی زیادہ شہرت فتاویٰ تاتار خانہ کے نام سے ہوئی۔ اس کتاب کا آغاز انہوں نے علم سے متعلق مباحث سے کیا ہے اور اس میں سات (۷) فصلیں ذکر کی ہیں، اس کے بعد ”کتاب الطہارۃ“ کے تحت نو (۹) فصلیں قائم کی ہیں، اسی طرح دیگر کتب کے تحت بھی کئی کئی فصلیں قائم کر کے بڑے مربوط انداز میں مسائل کو یکجا کیا ہے، عموماً جس کتاب سے مسئلہ ذکر کرتے ہیں اس کا ذکر مسئلے کے شروع یا آخر میں کر دیتے ہیں، یہ فتاویٰ پانچ جلدوں میں قدیمی کتب خانہ سے چھپے ہیں، لیکن یہ ناقص ہے، ہندوستان کے معروف عالم علامہ شبیر احمد قاسمی کی تحقیق و تعلق اور تخریج کے ساتھ یہ مکمل نسخہ اب پچیس (۲۵) جلدوں میں چھپ چکا ہے، اس کے شروع میں ایک نہایت علمی مقدمہ ہے، مختلف نسخوں سے موازنہ کر کے نہایت عمدہ اعلام و ترقیم، تعلق و تخریج اور مآخذ و مراجع کی نشان دہی کے ساتھ ایک علمی کام سرانجام دیا ہے۔

۳۹..... الجوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری

امام ابو بکر بن علی حدادی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۰ھ) یہ شرح ”السراج الوہاج“ کا اختصار ہے، حل کتاب کے اعتبار سے یہ نہایت عمدہ شرح ہے۔ اس میں لغات، حل عبارت اور مسائل کی اختصار کے ساتھ عمدہ وضاحت ہے۔

مصنف رحمہ اللہ نے کتاب کا تعارف مقدمے میں ان الفاظ میں کیا ہے:

هذا شرح لمختصر القدوری جمعته بالفاظ مختصرة وعبارات ظاهرة تشمل علی كثير من المعانی والمذاکرة أو ضحته لذوی الأفہام القاصرة والہم القاصرة وسميته الجوہرۃ النیرۃ. (مقدمة: ص ۱)

موصوف رحمہ اللہ اس شرح میں ہر کتاب کے آغاز میں لغوی، اصطلاحی معنی بیان کرتے ہیں۔ مسائل کی عام فہم انداز میں توضیح کرتے ہیں، ائمہ مذاہب کے اقوال ذکر کرتے ہیں، قرآن و سنت سے دلائل ذکر کرتے ہیں اور عموماً راجح قول کی نشاندہی بھی کرتے ہیں، فقہائے ثلاثہ اور دیگر فقہاء کے اقوال بہت کم ذکر کرتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے:

فہو کتاب مهم مفید عند علماء المذہب الحنفی، لا یتغنی عنہ طالب علم.

دو جلدوں پر مشتمل یہ شرح ”المطبعة الخیریة“ سے ۱۳۲۲ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۴۰..... الفتح المعین علی شرح الكنز لملا مسکین

یہ شرح معین الدین محمد بن عبد اللہ المعروف ملا مسکین رحمہ اللہ (متوفی بعد ۸۱۱ھ) کی ہے، یہ شرح ایچ ایم سعید کراچی سے تین جلدوں میں چھپی ہے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ ملا مسکین، علامہ قہستانی اور ان کی کتب کے متعلق نقل کرتے ہیں:

ومن الکتب الغریبۃ لملا مسکین شرح الكنز والقہستانی لعدم الاطلاع علی حال مؤلفیہما. ①

یعنی فتویٰ کے اعتبار سے ضعیف کتابوں میں ملا مسکین رحمہ اللہ کی کنز کی شرح ”فتح المعین“ اور علامہ قہستانی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۳ھ) کی ”سبع الرموز“ جو ”النقایة“ کی شرح ہے۔ ان دونوں مصنفین کے حالات کا علم نہیں ہے۔

۴۱..... الفتاویٰ البزازیة

امام محمد بن محمد بن شہاب المعروف ابن بزار کردری رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۷ھ) آپ اصول و فروع اور دیگر علوم دینیہ میں یکتائے روزگار تھے، زیادہ تر علم اپنے والد ماجد سے حاصل کیا، علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ ان کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

① شرح عقود رسم المفتی: ص ۴۹

کان من أفراد الدهر فی الفروع والأصول.

ان کی مشہور کتابیں دو ہیں:

۱..... الفتاویٰ البزازیة ۲..... مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں انہوں نے مختلف کتب سے فتاویٰ، واقعات اور دلیل کی روشنی میں جو مسائل راجح ہیں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ مفتی ابوالسعود رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ آپ فقہ میں اہم اور زیادہ پیش آنے والے مسائل پر مشتمل کتاب کیوں نہیں تالیف فرماتے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ صاحب بزازیہ سے شرم کے باعث، کیونکہ ان کی کتاب کے ہوتے ہوئے میرے لئے مناسب نہیں ہے کہ میں اس فن میں کوئی کتاب تالیف کروں۔ ① علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ اس فتاویٰ کے متعلق فرماتے ہیں:

طالعت الفتاویٰ البزازیة فوجدته مشتملا علی مسائل یحتاج إليها

مما یعتمد علیها. ②

یہ کتاب فتاویٰ عالمگیری کے حواشی میں آخری تین جلدوں میں مکتبہ رشیدیہ کے نسخہ میں چھپی ہوئی ہے، اور دو جلدوں میں الگ سے قدیمی کتب خانہ سے بھی طبع ہے۔

۴۲..... فتاویٰ قاری الہدایة

علامہ سراجی الدین عمر بن اسحاق غزنوی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۹ھ) یہ علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ) کے استاذ ہیں، یہ فتاویٰ دو سو اسی سوالات پر مشتمل ہے، جن کا تعلق مختلف ابواب سے ہے، البتہ زیادہ تر مسائل کا تعلق معاملات سے ہے، علامہ طحاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۱ھ) نے ”حاشیة الطحاوی علی مراقی الفلاح“ کتاب الطہارت میں ”باب المسح علی الخفین“ کے تحت اس فتویٰ کے حوالے سے مسئلہ

① کشف الظنون: البزازیة فی الفتاویٰ، ج ۱ ص ۲۴۲

② الفوائد البھیة: ترجمة: محمد بن محمد بن شهاب، ص ۳۰۹

ذکر کیا ہے۔ (ج ۱ ص ۱۳۶) باوجود تلاشِ بسیار کے مجھے یہ کتاب نہیں ملی۔

۲۳..... البناية في شرح الهداية

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) علامہ عینی رحمہ اللہ کی تصنیفات میں معروف ”عمدة القاری شرح صحیح البخاری، نخب الأفكار فی تنقیح مبانی الأخیار، البناية فی شرح الهداية، رمز الحقائق شرح كنز الدقائق، شرح سنن أبي داود، منحة السلوك شرح تحفة الملوک“ ہیں۔
علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقد طالعت عمدة القاری و البناية و رمز الحقائق و منحة السلوك، كلها مفيدة جدا، وله بسط في تخريج الأحاديث و كشف معانيها، وسعة نظر في الفنون كلها ولو لم يكن فيه رائحة التعصب المذهبي لكان أجود أجود. ①
علامہ عینی رحمہ اللہ بنا یہ کے آخر میں لکھتے ہیں کہ ۹۰ سال کی عمر کے قریب میری عمر ہے جب میں نے یہ کتاب تصنیف کی۔ ②

وفات سے پانچ سال قبل یعنی ۸۵۰ھ میں آپ کی یہ تصنیف مکمل ہوئی، حل کتاب کے لحاظ سے ہدایہ کی شروحات میں یہ شرح سب سے ممتاز ہے، مصنف نے حل لغات، غریب الفاظ کی وضاحت، ہدایہ کی عبارت کی توضیح، ائمہ احناف کے مذاہب، دلائل اور ترجیح، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے راجح قول کی نشاندہی، ائمہ ثلاثہ کے مذاہب و دلائل، ان کے دلائل کے جوابات، مذہب احناف کی ترجیح، احادیث کی تخریج، احادیث احکام کا تفصیلی تذکرہ، مرفوع، موقوف، مقطوع تینوں ذخیروں سے استفادہ، نہایت سہل عبارت کے ساتھ کتاب کی توضیح و تشریح کی ہے، یہ شرح ۱۳۲۰ھ میں تیرہ جلدوں میں دارالکتب

① الفوائد البهية: ترجمة: محمود بن أحمد بن موسى، ص ۳۴۰

② البناية: ج ۱۳ ص ۵۳۵

۴۴..... رمز الحقائق فی شرح کنز الدقائق

یہ شرح علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) یہ شرح حل کتاب کے لحاظ سے مفید ہے، اس میں غریب الفاظ کی وضاحت، اختصار کے ساتھ مسائل کی توضیح، ائمہ احناف کے مذاہب اور مختصراً دلائل کا تذکرہ ہے۔ یہ شرح ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی سے دو جلدوں میں طبع ہے۔ یاد رہے کہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو ان کتب میں شمار کیا ہے جن سے فتویٰ دینا جائز نہیں ہے:

ومن الکتب الغریبۃ لملا مسکین شرح الكنز والقہستانی لعدم الاطلاع علی حال مؤلفیہما، أو لنقل الأقوال الضعیفة کصاحب القنیۃ أو لاختصار کالدر المختار للحصکفی والنہر والعینی شرح الكنز. ①

فتویٰ کے اعتبار سے ضعیف کتابیں یہ ہیں: ملا مسکین کی کنز کی شرح ”فتح المعین“ اور علامہ قہستانی کی (”جامع الرموز“ جو ”النقایۃ“ کی شرح ہے) کیونکہ ان دونوں مصنفین کے حالات کا علم نہیں۔ اور ”القنیۃ“ کے مصنف کی کتابیں کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں ضعیف اقوال نقل کرتے ہیں۔ علامہ حصکفی کی ”الدر المختار“ علامہ عمر بن نجیم کی ”النہر الفائق“ اور علامہ عینی کی ”رمز الحقائق“ یہ تینوں کتابیں اختصار کی وجہ سے (مفتی بہ کتابوں میں شامل کرنے کے قابل نہیں ہیں۔)

۴۵..... فتح القدير

علامہ کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف ابن ہمام رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ) مصنف حدیث، فقہ، اصول فقہ اور علوم عربیت میں خوب دسترس رکھتے تھے، علامہ عبدالحی لکھنوی

① شرح عقود رسم المفتی: ص ۴۹

کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف ﴿﴾
 ۱۰۰ ﴿﴾

رحمہ اللہ ان کا تذکرہ ان القابات کے ساتھ کرتے ہیں:

كان إماماً نظاراً فارساً في البحث فروعياً أصولياً محدثاً مفسراً
 حافظاً نحويّاً كلامياً منطقيّاً جديلاً. ①

آپ نے اس شرح کا آغاز ۸۲۹ھ میں کیا، مصنف نے نہایت بسط کے ساتھ محققانہ انداز میں یہ شرح لکھی، اس میں لغات کی وضاحت، الفاظ کی تشریح، عبارت کا حل، احادیث کی تخریج، روایات پر نقد و جرح، الفاظ حدیث کی وضاحت، احادیث کے دیگر طرق و متابع کا ذکر، اگر روایت بالمعنی ہے تو اصل الفاظ کی نشاندہی، احادیث احکام کا تفصیلی ذکر، ائمہ ثلاثہ کے مذاہب و دلائل، حنفی نقطہ نظر کی اعتدال کے ساتھ وضاحت، تسامحات کی نشاندہی، فروعی مسائل کا ذکر، دلائل عقلیہ، نقلیہ کا تذکرہ، ہر کتاب کے شروع میں لغوی، اصطلاحی اور فنی معلومات، جا بجا اصول فقہ اور علوم عربیت کے قواعد و فوائد کا تذکرہ، یہ شرح علوم و معارف، تحقیق و تدقیق کا ایک گنجینہ ہے۔ مصنف جب ”کتاب الوکالة“ میں ”و العقد الذی یعقده الوکلاء علی ضربین“ پر پہنچے تو آپ کا انتقال ہو گیا، پھر اس شرح کی تکمیل علامہ شمس الدین احمد بن قودر المعروف قاضی زادہ رحمہ اللہ (متوفی ۹۸۸ھ) نے ”نتائج الأفكار فی کشف الرموز و الأسرار“ کے نام سے اس کا تکملہ لکھا، یہ کتاب اور تکملہ مصطفیٰ البابی حلبی سے ۱۳۸۹ھ میں دس جلدوں میں چھپ چکی ہے۔
 علامہ ابوالحسین محمد بن عثمان المعروف بن اقر ب رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) نے ہدایہ کے صرف مسائل کو دلائل سے الگ کر کے اپنی کتاب ”الرعاية فی تجرید مسائل الهدایة“ میں جمع کیا۔

۴۶..... حلیة المجلی شرح منیة المصلی

علامہ ابن امیر الحاج رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) کی، یہ وہ ہیں جنہوں نے علامہ ابن

① الفوائد البهیة: ترجمة: محمد بن عبد الواحد، ص ۲۹۷

﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف﴾
 ﴿۱۰۱﴾
 ہمام رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ) کی کتاب ”التحریر“ کی تین جلدوں میں شرح ”التقریر
 والتحیر“ کے نام سے لکھی ہے۔ حلیہ کا معنی زیور، چلی دوڑ میں آگے رہنے والا گھوڑا،
 مصلی دوسرے نمبر پر آنے والا گھوڑا۔ موصوف کی تالیفات میں ایک کتاب ”ذخیرة القصر
 فی تفسیر سورة العصر“ بھی ہے۔

۴۷..... لسان الحکام فی معرفة الأحکام

امام احمد بن محمد بن محمد المعروف ابن الشحنة ثقفی حلبی رحمہ اللہ (متوفی ۸۸۲ھ) مصنف
 اپنے دور کے نامور قاضی گزرے ہیں، انہوں نے اہم پیش آمدہ مسائل کو تیس فصلوں پر
 مرتب کیا ہے، اس میں آداب قضاء، دعاؤں کی اقسام، وکالت، کفالت، حوالہ، اقرار،
 ودیعت، وقف، غصب، شفعہ، اکراہ، نکاح، بیوع، اجارہ، ہبہ، رہن، جنایت، دیت اور
 حدود وغیرہ سے متعلق مسائل کو سابقہ فقہی کتب سے باحوالہ ذکر کیا ہے۔ قضاء سے متعلق شخص
 کے لئے خصوصاً اور اہل فتویٰ سے متعلق حضرات کے لئے عموماً اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے،
 یہ کتاب ۱۳۹۳ھ میں مصطفیٰ البابی حلبی قاہرہ سے شائع ہوئی ہے۔

۴۸..... درر الحکام شرح غرر الأحکام

علامہ محمد بن فراموز المعروف ملا خسرو رحمہ اللہ (متوفی ۸۸۵ھ) آپ کی تصنیفات
 میں معروف ”مرقاة الوصول فی علم الأصول“ ہے۔ ”درر الحکام“ یہ کتاب فقہ
 حنفی میں جلیل القدر اور عظیم النفع ہے، متن اور شرح دونوں کے مصنف ملا خسرو رحمہ اللہ ہیں،
 آپ نے اختصار کے ساتھ متن لکھا، اس متن کے متعلق مقدمے میں فرماتے ہیں ”ہو متن
 حاو للفوائد وخواو عن الزوائد“ اس میں نہایت حسن اسلوبی کے ساتھ احسن طریقے
 پر مسائل کو یکجا کیا ہے، موصوف نے سابقہ کتب سے استفادہ کر کے ایک جامع کتاب مرتب
 کی، اور جا بجا ان کتب کے حوالے بھی دیئے ہیں، فقہی ابواب کے طرز پر تقریباً تمام اہم

مسائل اس میں یکجا ہیں، مسائل کی توضیح میں ائمہ احناف کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں، اس کتاب پر علامہ حسن بن عمار شرنبلالی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۹ھ) نے حاشیہ لکھا ہے جو اصل کتاب کے ساتھ حاشیہ میں چھپا ہوا ہے۔ سلیمان بن ولی انقروی رحمہ اللہ نے اس کتاب کے مسائل کو ۲۰۰۰ اشعار کی صورت میں ترتیب دیا ہے، یہ کتاب دو جلدوں میں دار احیاء الکتب العربیہ سے شائع ہوئی ہے۔

۴۹..... مجمع الأنهر فی شرح ملتقى الأبحر

امام ابراہیم بن محمد حلبی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۶ھ) نے مسائل فقہ پر ایک جامع کتاب مرتب کی، جس میں انہوں نے متون اربعہ "مختصر القدوری، المختار، کنز الدقائق" اور "الوقایة" کے مسائل کو جمع کیا، نیز "مجمع البحرین" سے اور "الهدایة" سے بھی ضروری مسائل کا اضافہ کیا، اور اقوال مختلفہ میں سے سب سے مقدم اس قول کو ذکر کیا جو زیادہ رائج تھا، اور اس بات کا اہتمام کیا کہ متون اربعہ کا کوئی مسئلہ رہ نہ جائے، انہوں نے اس کا نام "ملتقى الأبحر" (دریاؤں کا سنگم) رکھا، اس میں ائمہ ثلاثہ کے اقوال کا تذکرہ ہے لیکن دلائل کا ذکر نہیں ہے۔ اس کتاب کی جامعیت اور افادیت کے باعث کئی ایک اہل علم نے اس کی شرحیں لکھیں، البتہ اس کی معروف و مشہور شرح علامہ عبد الرحمن بن شیخ محمد بن سلیمان رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۷۸ھ) نے "مجمع الأنهر" کے نام سے لکھی، یہ شرح دار احیاء التراث العربی سے دو جلدوں میں چھپی ہوئی ہے۔ اس کتاب کی ایک شرح علامہ حصکفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) نے "الدر المنقی" کے نام سے لکھی ہے، اس کا مخطوطہ کتب خانہ دارالعلوم دیوبند میں ہے۔

۵۰..... غنية المستملی شرح منية المصلی

یہ علامہ ابراہیم بن محمد حلبی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۶ھ) کی تصنیف ہے، جو "الحلبی

الکبیری کے نام سے مشہور ہے۔ فروع طہارت اور صلوٰۃ میں یہ کتاب حنفیہ کے نزدیک سند مانی جاتی ہے، اس میں ائمہ احناف کے اقوال بھی مختصر دلائل کے ساتھ مذکور ہیں، متقدمین کی کتب سے بحوالہ مسائل ذکر کرتے ہیں۔ ”فروع“ کے عنوان کے تحت دیگر مشابہ تفریعات بھی ذکر کرتے ہیں۔ ۵۳۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مکتبہ نعمانیہ کانسی روڈ کوئٹہ سے طبع ہے۔ مصنف نے مبتدی طلبہ کے لئے اس کتاب کا اختصار ”مختصر غنیۃ المستملی“ کے نام سے کیا جو ”الحلبی الصغیری“ کے نام سے معروف ہے۔

۵ البحر الرائق شرح كنز الدقائق

علامہ زین الدین بن ابراہیم المعروف ابن نجیم رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۰ھ) موصوف کی تصنیفات میں معروف ”الأشباه والنظائر، البحر الرائق، الرسائل الزینة (اس میں ۴۱ رسائل ہیں) الفتاوی الزینة“ ہیں۔ کنز پر لکھی گئی شروحات میں یہ سب سے مفصل شرح ہے، مصنف نے شرح کے آغاز میں اپنے مراجع و ماخذ کا ذکر کیا ہے۔^①

یہ شرح سابقہ تمام کتب کا خلاصہ ہے، نو سو سال کے عرصے میں جو معروف کتب فقہ حنفیہ میں تصنیف کی گئی ہیں اس میں ان تمام سے استفادہ کیا گیا ہے، جا بجا فقہی کتب کے حوالے سے مسائل، دلائل اور تفریعات کا ذکر کیا ہے، ظاہر الروایت اور راجح قول کی نشاندہی، جا بجا احادیث و آثار کا بحوالہ تذکرہ، تسامحات کی نشاندہی، کثرت تفریعات میں یہ شرح صرف شروحات کنز ہی نہیں بلکہ کتب فقہ حنفی میں ممتاز ہے۔

انہوں نے ”الإجارة الفاسدة“ تک کتاب کی شرح لکھی، پھر اس شرح کا تاملہ علامہ محمد بن حسین بن علی طوری حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۸ھ) نے لکھا۔ یہ شرح سب سے پہلے مکتبہ علمیہ سے ۱۳۱۱ھ میں چھپی، متداول نسخہ دارالکتاب الاسلامی کا ہے جو آٹھ جلدوں

پر مشتمل ہے۔ اس شرح پر علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے حاشیہ لکھا، جو ”منحة الخالق علی البحر الرائق“ کے نام سے مطبوعہ ہے۔

مصنف صرف نقل مسائل پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ نقد و جرح بھی کرتے ہیں، مفتی بہ اقوال کی تعیین بھی کرتے ہیں، ہر کتاب اور باب کے شروع میں بطور تمہید وہ تمام فنی، لغوی اور فقہی مباحث نقل کر دیتے ہیں جو آنے والے مسائل کے سمجھنے میں مدد و معاون ہوں، یہ صرف شرح ہی نہیں بلکہ فقہی مسائل اور تفریعات کا ایک عظیم ذخیرہ ہے، ابتدائی پانچ جلدوں میں کتاب اور حاشیے کے مطالعہ کے دوران بہت سی مفید باتیں زیر مطالعہ آئیں، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے شائع شدہ نسخہ کے مطابق جلد اور صفحہ نمبر کے ساتھ اہل علم کے ذوق کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اشارۃً درج کیا جا رہا ہے:

۱..... اعتقادات، عبادات، معاملات، مزاج، آداب ہر ایک کی پانچ پانچ قسمیں ہیں۔ (ج ۱ ص ۱۹)

۲..... جس شخص کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے ہوں اور چہرہ زخمی ہو تو بلا وضو و تیمم نماز پڑھے۔ (ج ۱ ص ۲۰-۲۲۶-۲۵۱-۲۸۰)

۳..... لفظ طہارت کے طاء کے حرکات کی تبدیلی کے ساتھ معنی کی تبدیلی۔ (ج ۱ ص ۲۱)

۴..... وضو اس امت کے خصائص میں سے ہے۔ (ج ۱ ص ۲۳، ۲۴)

۵..... فرض اور واجب کی تعریف اور ہر ایک کا حکم۔ (ج ۱ ص ۲۵)

۶..... اگر کسی کے ناخن اس قدر بڑے ہوں جو انگلیوں کے پوروں سے آگے بڑھ جائیں تو ان کے نیچے حصے کا دھونا ضروری ہے۔ (ج ۱ ص ۲۹)

۷..... وضو میں واجب نہ ہونے کی وجہ، نیز وضو کی اقسام۔ (ج ۱ ص ۳۴)

۸..... شعر کی تین قسمیں۔ (ج ۱ ص ۳۵)

۹..... سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کی تعریف۔ (ج ۱ ص ۳۶)

۱۰..... علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ کے تسامح کی نشاندہی۔ (ج ۱ ص ۴۱)

۱۱..... کن مواقع پر مسواک کرنا مستحب ہے؟ نیز ائمہ کا اختلاف اور ثمرہ اختلاف،

مسواک کرنے کا طریقہ۔ (ج ۱ ص ۲۲)

۱۲..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کے متعلق روایات نقل کرنے والے صحابہ کی

تعداد بائیس ہے۔ (ج ۱ ص ۲۴)

۱۳..... ایک مجلس میں بار بار وضو کرنا مکروہ ہے۔ (ص ۲۸) نیز جماعت سے نماز

پڑھنا واجب ہے۔ (ج ۱ ص ۲۸)

۱۴..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی فعل پر مواظبت کرنا اگر علی سبیل العبادت ہو تو سنیت

ثابت ہوگی اور اگر علی سبیل العادت ہو تو اس سے استحباب ثابت ہوگا۔ (ج ۱ ص ۵۶)

۱۵..... جو دعائیں اعضائے وضو کے دھوتے وقت منقول ہیں بقول امام نووی رحمہ

اللہ "لا أصل لها" (ج ۱ ص ۵۸)

۱۶..... امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں عجز کو چھونے سے وضو لازم ہونے پر ایک واقعہ۔

(ج ۱ ص ۱۱۱)

۱۷..... چار مواقع پر غسل کرنا سنت ہے۔ (ج ۱ ص ۱۱۶) چھ مواقع پر غسل کرنا فرض

ہے۔ (ج ۱ ص ۱۲۱) تیرہ مقامات پر غسل کرنا مستحب ہے۔ (ج ۱ ص ۱۲۱، ۱۲۲)

۱۸..... مہمان کے سامنے جب کھانا آئے تو اس کے متعلق سوال درست نہیں ہے۔

(ج ۱ ص ۱۵۸)

۱۹..... موت اہل سنت کے ہاں وجودی چیز ہے جبکہ معتزلہ کے ہاں عدمی چیز ہے،

اس پر تفصیلی گفتگو۔ (ج ۱ ص ۱۹۳، ۱۹۵)

۲۰..... کوفہ میں صحابہ کی تعداد (۱۵۰۰) تھی۔ (ج ۱ ص ۲۱۲)

۲۱..... مرد کے لئے عورت کا جھوٹا پانی پینا مکروہ ہے جبکہ محارم میں سے نہ ہو۔

(ج ۱ ص ۲۲۲)

- ۲۲..... لفظ کراہت اگر مطلق آئے تو اس سے مراد مکروہ تحریمی ہوتا ہے۔ (ج ۱ ص ۲۲۹)
- ۲۳..... صاحب "غایۃ البیان" کا تسامح اور مسئلہ کی وضاحت۔ (ج ۱ ص ۲۳۱)
- ۲۴..... چھ چیزیں نسیان پیدا کرتی ہیں۔ (ج ۱ ص ۲۳۲)
- ۲۵..... تیمم صرف اس امت کے لئے مشروع ہے۔ (ج ۱ ص ۲۴۲)
- ۲۶..... اگر سفر میں جنبی، میت اور وہ حائضہ عورت ہو جو حیض سے پاک ہو چکی ہو اور پانی صرف ایک آدمی کے استعمال کے لئے کافی ہو تو پھر کون پانی استعمال کرے۔ (ج ۱ ص ۲۵۰)
- ۱۷..... بغیر وضو کے جان بوجھ کر نماز پڑھنا کفر ہے۔ (ج ۱ ص ۲۵۱)
- ۲۸..... ایک ہی جگہ سے دو آدمیوں کا تیمم کرنا درست ہے۔ (ج ۱ ص ۲۵۷) نیز تیمم پر تیمم کرنا مکروہ ہے۔ (ج ۱ ص ۲۶۱)
- ۲۹..... اگر تیمم غیر کی تعلیم کے لئے ہو تو اس تیمم سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ (ج ۱ ص ۲۶۲)
- ۳۰..... قاعدہ: کن عبادات کے کرنے سے کافر کو مسلمان سمجھا جائے گا۔ (ج ۱ ص ۲۶۵)
- ۳۱..... ۲۵ مسائل میں نائم مستقیظ کی طرح ہے۔ (ج ۱ ص ۲۶۸)
- ۳۲..... وہ سب سے پہلا واقعہ جس میں امام صاحب نے اپنے استاذ امام حماد کی مخالفت کی۔ (ج ۱ ص ۲۷۲)
- ۳۳..... اگر سر میں درد ہو اور مسح کرنے کی بالکل طاقت نہ ہو تو مسح کا حکم ساقط ہو جائے گا۔ (ج ۱ ص ۲۸۶)
- ۳۴..... مسح علی الجبیرہ اور مسح علی الخفین میں پندرہ فرق ہیں۔ (ج ۱ ص ۳۲۸)
- ۳۵..... ہارون رشید اور اس کی اہلیہ کا واقعہ۔ (ج ۱ ص ۳۳۰)
- ۳۶..... دس دن کے بارے میں روایات موجود ہیں اگرچہ ضعیف ہیں، لیکن اکثر شدت حیض کے پندرہ دن کے بارے میں کوئی روایت نہیں ہے، نہ صحیح نہ ضعیف۔ (ج ۱ ص ۳۳۳)

۳۷..... اگر ایک مسئلہ میں کئی وجوہ تکفیر کی ہوں صرف ایک وجہ نہ ہو تو مفتی کو اسی

طرف مائل ہونا چاہئے۔ (ج ۱ ص ۳۳۳)

۳۸..... اگر حائضہ عورت معلمہ ہو تو بچوں کو پڑھاتے وقت کلمات کو کاٹ کاٹ کر

پڑھے۔ (ج ۱ ص ۳۴۸)

۳۹..... حالتِ حدث میں اگر کندھے پر رومال ہو تو اس سے صحف پکڑنا جائز ہے یا

نہیں؟ نیز کتب تفسیر و فقہ کو بغیر وضو کے ہاتھ لگانا، نیز امام سرخسی رحمہ اللہ کا ایک رات میں سترہ

دفعہ وضو کرنا۔ (ج ۱ ص ۳۵۰)

۴۰..... دینی کتابوں کو کس ترتیب سے رکھا جائے، نیز اگر قرآن کے اوراق پلٹ

رہے ہوں تو لکڑی یا اس کے علاوہ کوئی چیز اس پر رکھنا جائز ہے۔ (ج ۱ ص ۳۵۱) نیز قلم کے

برادہ کا بھی احترام کرنا چاہئے۔

۴۱..... شہید کا خون جب تک جسم کے ساتھ ہو تو پاک ہے۔ (ج ۱ ص ۳۹۸)

۴۲..... اس زمانے میں نماز پڑھنے کے بعد مصلی اٹھالینا بہتر ہے۔ (ج ۱ ص ۴۰۱)

۴۳..... صرف خروجِ ریح کی وجہ سے استنجاء کرنا بدعت ہے۔ (ج ۱ ص ۴۱۶)

۴۴..... استنجاء کی پانچ اقسام۔ (ج ۱ ص ۴۱۷)

۴۵..... اکثر محققین علماء کے ہاں لفظ ”کان“ استمرار اور دوام کے لئے آتا ہے۔

(ج ۱ ص ۴۱۷)

۴۶..... تیرہ چیزوں سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔ (ج ۱ ص ۴۲۱)

۴۷..... پانچ نمازوں کی فرضیت کب ہوئی؟ کس تاریخ کو ہوئی؟ (ج ۱ ص ۴۲۲)

۴۸..... نائم کو اول وقت میں بیدار نہ کریں مگر یہ کہ وقت تنگ ہو۔ (ج ۱ ص ۴۲۵)

۴۹..... شفق سے سفیدی مراد لینا یہ اکثر صحابہ کا مسلک ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

(ج ۱ ص ۴۲۷)

- ۵۰..... وتر پڑھنے کے بعد تہجد پڑھنے میں کراہت نہیں ہے۔ (ج ۱ ص ۴۳۱)
- ۵۱..... امام، مؤذن اور مفتی کے لئے اجرت لینا جائز ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، نیز امام رازی رحمہ اللہ نے ایک واقعہ لکھا ہے۔ (ج ۱ ص ۴۴۳)
- ۵۲..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین مؤذن تھے۔ (ج ۱ ص ۴۴۵)
- ۵۳..... کن مواقع پر سلام کا جواب نہ دینا بھی جائز ہے۔ (ج ۱ ص ۴۴۹)
- ۵۴..... تکرارِ جماعت مکروہ ہے اور کراہت پر دلیل، نیز اذان کا جواب دینا کس پر واجب ہے؟ (ج ۱ ص ۴۵۱)
- ۵۵..... آٹھ مواقع پر اذان کا جواب نہ دینا جائز ہے، نیز سلف کے ہاں اذان کا احترام۔ (ج ۱ ص ۴۵۲)
- ۵۶..... دورانِ اذان اگر کھانسی آجائے تو وقفہ قلیلہ کی صورت میں اعادہ نہیں ہوگا۔ (ج ۱ ص ۴۵۹)
- ۵۷..... اذان اور اقامت اہل مسجد کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے۔ (ج ۱ ص ۴۶۲)
- ۵۸..... اگر نجس جگہ پر نعلین بچھا کر اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو جائز ہے۔ (ج ۱ ص ۴۶۶)
- ۵۹..... تین کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب ہے: ازار، قمیص اور عمامہ۔ (ج ۱ ص ۴۶۸)
- ۶۰..... ذکرِ مقطوع اور زیناف کٹے ہوئے بالوں کا دیکھنا جائز نہیں ہے۔ (ج ۱ ص ۴۷۱)
- ۶۱..... نماز کے لئے نیت کرنا۔ (ج ۱ ص ۴۸۰)
- ۶۲..... علماء کا اجماع ہے کہ اگر کسی نے دل میں نیت کی اور زبان سے تکلم نہیں کیا تو نماز جائز ہے۔ (ج ۱ ص ۴۸۳)
- ۶۳..... عہد اگر غیر جہتِ قبلہ کی طرف رخ کرے تو کافر نہیں ہوگا بخلاف اگر عہداً بغیر طہارت کے نماز پڑھے۔ (ج ۱ ص ۴۹۷)

﴿کتب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف﴾ ﴿۱۰۹﴾
۶۳..... خروج بصر المصلی فرض ہے یا نہیں؟ نیز یہ قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے

مروی ہے یا نہیں؟۔ (ج ۱ ص ۵۱۴)

۶۵..... سورہ فاتحہ نوافل اور وتر کی تمام رکعتوں اور فرائض کی پہلی دو رکعتوں میں

واجب ہے، جبکہ آخری دو رکعتوں میں سنت ہے۔ (ج ۱ ص ۵۱۶)

۶۶..... خروج من الصلاۃ کے لئے لفظ ”السلام“ کافی ہے نہ کہ ”علیکم“ (ج ۱ ص ۵۲۵)

۶۷..... دعائے قنوت خاص الفاظ کے ساتھ مختص نہیں ہے اس کے علاوہ بھی پڑھا

جاسکتا ہے۔ (ج ۱ ص ۵۲۶)

۶۸..... اگر طالب علم استاذ کے سامنے کلام کا افتتاح کرے تو تعویذ نہ پڑھے۔

(ج ۱ ص ۵۲۴)

۶۹..... لفظ ”اللہ“ کے ہمزہ کو مد کے ساتھ پڑھنے میں نماز فاسد ہوگی اور ایسے شخص

کے بارے میں کفر کا اندیشہ ہے۔ (ج ۱ ص ۵۳۹)

۷۰..... مرد اور عورت کی نماز میں دس طرح کا فرق ہے۔ (ج ۱ ص ۵۶۱)

۷۱..... ایک نماز میں دس مرتبہ تشہد پڑھنے کی صورت۔ (ج ۱ ص ۵۷۱)

۷۲..... ”کما صلیت علی ابراہیم“ میں تشبیہ پر وارد اعتراض کے پانچ

جوابات۔ (ج ۱ ص ۵۷۴)

۷۳..... کافر کے لئے مغفرت کی دعا کرنا کفر ہے، بقول علامہ قرانی مالکی رحمہ اللہ

کے۔ (ج ۱ ص ۵۷۶)

۷۴..... انبیاء علیہم السلام سب سے افضل ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء میں

سب سے افضل ہیں۔ (ج ۱ ص ۵۸۳)

۷۵..... اگر امام نفل نماز وغیرہ پڑھنا چاہے تو اپنی جگہ سے ذرا ہٹ کر پڑھے۔

(ج ۱ ص ۵۸۵)

۷۶.....حفظ ”قدر ما تجوز به الصلاة“ فرض عین ہے، مکمل قرآن حفظ کرنا

فرض کفایہ ہے، سورہ فاتحہ کا یاد کرنا واجب ہے۔ (ج ۱ ص ۵۹۲)

۷۷.....قراءة فی الصلاة کی پانچ صورتیں ہیں، فرض، واجب، سنت، مستحب اور

مکروہ۔ (ج ۱ ص ۵۹۵)

۷۸.....امامت کی شرائط۔ (ج ۱ ص ۶۰۲)

۷۹.....نفل نماز جماعت کے ساتھ علی سبیل التداوی مکروہ ہے۔ (ج ۱ ص ۶۰۲)

۸۰.....جماعت کی نماز چھوڑنے کے بیس اعذار ہیں۔ (ج ۱ ص ۶۰۶)

۸۱.....حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کفر ہے۔ (ج ۱ ص ۶۱۱)

۸۲.....خوارج کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ (ج ۱ ص ۶۱۲)

۸۳.....رؤیت اور عذابِ قبر کا انکار کفر ہے۔ (ج ۱ ص ۶۱۲)

۸۴.....اگر کوئی شخص صف اول میں ہو اور کوئی بڑی عمر کا یا صاحب علم شخص آجائے تو

اس کو چاہئے کہ پیچھے ہٹ جائے۔ (ج ۱ ص ۶۱۹)

۸۵.....اگر عورت مردوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوگئی تو ایک صورت میں سب کی

نماز فاسد ہو جائے گی، اور ایک صورت میں تین آدمیوں کی نماز اور ایک صورت میں اس کی

اپنی نماز۔ (ج ۱ ص ۶۲۵)

۸۶.....شوہر کے لئے جائز ہے کہ عورت کو سات مواقع پر خروج کی اجازت دے۔

(ج ۱ ص ۶۲۸)

۸۷.....اگر نماز میں حدث ہو جائے تو بناء کرنے کے لئے بارہ شرائط ہیں۔

(ج ۱ ص ۶۲۳ تا ۶۲۶)

۸۸.....کن مواقع پر سلام کا جواب نہ دینا جائز ہے؟ نظم کی صورت میں ان کو جمع کیا

ہے۔ (ج ۲ ص ۱۶)

۸۹..... اگر امام صاحب سے کوئی قول منقول نہ ہو تو الی یوم القیامہ اس میں اضطراب

ہوگا۔ (ج ۲ ص ۲۴)

۹۰..... نمازی کے سامنے سے گزرنے میں کراہت تحریمی ہے تنزیہی نہیں ہے۔

(ج ۲ ص ۲۶)

۹۱..... اگر ایک فعل سنت اور بدعت میں دائر ہو تو ترک بدعت راجح ہے فعل سنت پر۔

(ج ۲ ص ۳۵)

۹۲..... جمائی کو دور کرنے کا مجرب طریقہ۔ (ج ۲ ص ۴۵)

۹۳..... تسبیح ہاتھ میں لے کر ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، نیز صلاۃ التیسیح کی نماز کا

طریقہ۔ (ج ۲ ص ۵۲)

۹۴..... سانپ کے قتل کرنے میں احتیاط کرنی چاہئے اس پر اپنے بڑے بھائی کا واقعہ

بھی نقل کیا ہے۔ (ج ۲ ص ۵۳)

۹۵..... فرائض میں سورتوں کو ترتیب سے پڑھنا چاہئے اور نوافل میں اختیار ہے۔

(ج ۲ ص ۵۷)

۹۶..... قبلہ، مصحف اور کتب فقہ کی طرف پاؤں کرنا مکروہ ہے۔ (ج ۲ ص ۵۹)

۹۷..... مساجد میں مراتب کے لحاظ سے ترتیب۔ (ج ۲ ص ۶۲)

۹۸..... مسجد میں سونا اور تعزیت کے لئے بیٹھنے کا حکم نیز تدریس اور فتویٰ مسجد میں دینا

جائز ہے۔ (ج ۲ ص ۶۳)

۹۹..... امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور یوسف بن خالد کا واقعہ (ج ۲ ص ۶۷)

۱۰۰..... حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کوئی شہر والے مسواک کی

سنیت کا انکار کریں تو ہم ان سے لڑیں گے۔ (ج ۲ ص ۶۸)

۱۰۱..... دعا کی چار قسمیں ہیں۔ (ج ۲ ص ۷۸)

۱۰۲..... وہ چھ مسائل جو امام محمد نے امام ابو یوسف سے سنے تھے لیکن امام ابو یوسف ان کو بھول گئے تھے۔ (ج ۲ ص ۱۰۷)

۱۰۳..... جماعت کی نماز ہمارے ہاں واجب یا واجب کے حکم میں ہے۔ (ج ۲ ص ۱۲۶)

۱۰۴..... امام کے لئے اسی جگہ جہاں فرض نماز پڑھی بقیہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(ج ۲ ص ۱۳۱)

۱۰۵..... ظہر کی اگر چار سنتیں رہ جائیں تو پہلے دو سنتیں پڑھے پھر چار پڑھے۔

(ج ۲ ص ۱۳۲)

۱۰۶..... نماز کو عذر کی بناء پر اپنے وقت سے مؤخر کرنا جائز ہے ان اعدار کا ذکر۔

(ج ۲ ص ۱۴۰)

۱۰۷..... صاحب "فتح القدیر" کی تعریف اور اپنا طریقہ اس کتاب میں۔ (ج ۲ ص ۱۴۱)

۱۰۸..... اگر کوئی واجب چھوٹ جائے یا مکروہ تحریمی کا ارتکاب کرے تو اس پر نماز کا اعادہ

واجب ہے۔ (ج ۲ ص ۱۴۲)

۱۰۹..... امام محمد اور امام کسائی رحمہما اللہ کے مابین عمدہ واقعہ۔ (ج ۲ ص ۱۶۲)

۱۱۰..... ایک نماز میں دس مرتبہ تشہد پڑھنے کی صورت۔ (ج ۲ ص ۱۷۵)

۱۱۱..... سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ۔ (ج ۲ ص ۲۲۳)

۱۱۲..... جمعہ کے خطبہ میں دو چیزیں فرض ہیں، اور دس چیزیں سنت ہیں۔ (ج ۲ ص ۲۵۸)

۱۱۳..... خطبہ کی آٹھ قسمیں ہیں۔ (ج ۲ ص ۲۶۱)

۱۱۴..... "فقال أبو حنیفة رفع الصوت بالذکر بدعة" (ج ۲ ص ۲۷۹)

۱۱۵..... طلوع شمس کے وقت اگر عام آدمی نماز پڑھ رہا ہو تو بقول شمس الائمہ حلوانی اُسے

نہ روکا جائے۔ (ج ۲ ص ۲۸۰)

۱۱۶..... عید الاضحیٰ سے پہلے جمعہ میں خطیب کے لئے مناسب ہے کہ تکبیر تشریق اور دیگر

مسائل عوام کو بتلائے۔ (ج ۲ ص ۲۸۵)

۱۱۷..... عید الاضحیٰ کے ایام میں مرغی ذبح کرنا قربانی کرنے والوں کے ساتھ مشابہت

کرتے ہوئے مکروہ ہے۔ (ج ۲ ص ۲۸۶)

۱۱۸..... استاذ کے لئے مناسب ہے کہ اپنے ذہین فطین شاگرد کو مقدم کرے لوگوں کے

سامنے، اس کی تعظیم کرے تاکہ عوام بھی اس کی تعظیم کریں۔ (ج ۲ ص ۲۹۰)

۱۱۹..... جو شخص مرض الموت میں ہو تو اس وقت دس کام کئے جائیں، نیز اکثر علماء کے

ہاں روح کا تعلق جسم کے ساتھ ہوتا ہے۔ (ج ۲ ص ۳۰۰)

۱۲۰..... جنازے کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (ج ۲ ص ۳۳۶)

۱۲۱..... مستحب یہ ہے کہ جہاں انتقال ہو وہیں دفن کیا جائے ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ

لے جائیں۔ (ج ۲ ص ۳۳۲)

۱۲۲..... جو ان عورتوں کے لئے قبرستان جانا مکروہ ہے، نیز قراءت عند القیور جائز ہے۔

(ج ۲ ص ۳۳۳)

۱۲۳..... جو شخص والدین میں سے کسی کو قتل کرے یا بغاوت کرے تو اس کی نماز جنازہ

نہیں پڑھی جائے گی۔ (ج ۲ ص ۳۵۰)

۱۲۴..... زکوٰۃ اور نماز کا ذکر اکٹھے ۸۲ مقامات پر آیا ہے، نیز زکوٰۃ کی فرضیت پر علماء کا

اجماع ہے۔ (ج ۲ ص ۳۵۲)

۱۲۵..... اگر کسی نے مسکین کو دراہم دیئے اور ان کا نام ہبہ رکھا لیکن نیت زکوٰۃ کی تھی تو زکوٰۃ

ادا ہو جائے گی۔ (ج ۲ ص ۳۷۰)

۱۲۶..... مقدار زکوٰۃ کا ثبوت تواتر سے ہے، جس طرح قرآن اور تعداد رکعات کا ہے۔

(ج ۲ ص ۳۹۳)

۱۲۷..... طالب علم کے لئے زکوٰۃ لینا جائز ہے اگرچہ مالدار کیوں نہ ہو جب کہ اس نے

اپنے آپ کو علم کے لئے فارغ کیا ہو۔ (ج ۲ ص ۴۲۲)

۱۲۸..... بنو ہاشم میں پانچ افراد داخل ہیں، نیز عقیل، جعفر، علی رضی اللہ عنہم کے درمیان

عمروں کا تناسب۔ (ج ۲ ص ۴۳۰)

۱۲۹..... طالب علم کا خرچہ اس کے والد کے ذمے ہوگا اگرچہ وہ تندرست اور کمائی کے

لائق ہو۔ (ج ۲ ص ۴۳۷)

۱۳۰..... صاحب قاموس کے تسامح کی نشاندہی۔ (ج ۲ ص ۴۳۸)

۱۳۱..... متاخرین علماء کے ہاں شوال کے چھ روزوں میں کوئی حرج نہیں ہے، نیز جو

روزے لازم ہیں وہ تیرہ ہیں، ان میں سات میں تابع شرط ہے اور چھ میں تابع شرط نہیں ہے۔

(ج ۲ ص ۴۵۱)

۱۳۲..... زبان سے تلفظ کے ساتھ نیت کرنا بدعت ہے تمام عبادات میں۔ (ج ۲

ص ۵۶۳)

۱۳۳..... ایک شخص نے مکہ کی طرف سفر کا ارادہ کیا تو امام صاحب نے وصیت کی کہ یہ دعا

کرنا کہ اللہ مجھے مستجاب الدعوات بنائے۔ (ج ۲ ص ۵۷۲)

۱۳۴..... دوران طواف ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا ثبوت نہیں ہے، نیز حجر اسود پر سجدہ کرنا

مشاہیر سے ثابت نہیں ہے۔ (ج ۲ ص ۵۷۲)

۱۳۵..... کثرت سے طواف کرنا افضل ہے یا کثرت سے عمرے کرنا؟ (ج ۲ ص ۵۸۷)

۱۳۶..... اہل سنت والجماعت کے ہاں حج یا ہجرت کرنے سے کبیرہ گناہ معاف

ہو جاتے ہیں؟ اس سے مراد صرف تاخیر کا گناہ معاف ہوگا باقی نمازوں اور روزوں کی قضاء لازم

ہوگی، دین کی ادائیگی لازم ہوگی۔ (ج ۲ ص ۵۹۴)

۱۳۷..... اس کتاب میں اگر لفظ شارح آئے تو مراد علامہ زیلعی رحمہ اللہ ہوں گے۔

(ج ۲ ص ۶۳۹)

۱۳۸..... صرف دو صورتیں ایسی ہیں جن میں بُد نہ واجب ہوتا ہے بقیہ تمام میں شاة

واجب ہوتی ہے۔ (ج ۳ ص ۱۶)

۱۳۹..... امام طحاوی رحمہ اللہ اور ائمہ ثلاثہ کے ہاں مونچھوں میں حلق بہتر ہے جبکہ

متاخرین علماء کے ہاں کتر وانا بہتر ہے۔ (ج ۳ ص ۱۸)

۱۴۰..... عمرہ من الجعرانہ والے قول کا اعتبار نہیں، کذافی فتح القدر۔ (ج ۳ ص ۱۰۳)

۱۴۱..... اہل سنت والجماعت کے ہاں نماز اور صدقہ کا ثواب زندہ اور مردہ دونوں کے

لئے کرنا درست ہے۔ (ج ۳ ص ۱۰۵)

۱۴۲..... عبادت کی تین قسمیں ہیں۔ (ج ۳ ص ۱۰۷)

۱۴۳..... دم، کفارہ اور قضائے صلاۃ کو اخفاء ادا کرنا چاہئے۔ (ج ۳ ص ۱۲۸)

۱۴۴..... اشتغال بالزکاح افضل ہے تنخلی لنوافل سے، اس پر چار دلائل نقل کئے۔

(ج ۳ ص ۱۲۳)

۱۴۵..... جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں وہ کافر ہے۔

(ج ۳ ص ۱۵۵)

۱۴۶..... اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو جماع کے لئے جگا رہا تھا یہاں تک کہ ہاتھ بیٹی پر

شہوت کے ساتھ لگ گیا تو ماں حرام ہو جائے گی۔ (ج ۳ ص ۱۷۶)

۱۴۷..... ائمہ اربعہ، جمہور مسلمین کے ہاں چار سے زائد نکاح جائز نہیں، روافض کے

اختلاف کا کوئی اعتبار نہیں۔ (ج ۳ ص ۱۸۶)

۱۴۸..... تین چیزوں میں نسخ دو مرتبہ آیا ہے۔ (ج ۳ ص ۱۹۰)

۱۴۹..... خاموش رہنا رضا مندی پر دلالت کرتا ہے اور یہ قول کے قائم مقام ہے بیس

مقامات پر۔ (ج ۳ ص ۲۰۱)

۱۵۰..... اگر کوئی شخص امر بالمعروف میں مصروف ہو دوسرا اس کو فضولی کہے تو اس کے

بارے میں کفر کا اندیشہ ہے۔ (ج ۳ ص ۲۴۲)

۱۵۱..... شوہر کا اپنی بیوی کی خدمت کرنا حرام ہے۔ (ج ۳ ص ۲۷۶)

۱۵۲..... ایک مسئلہ میں تین صورتیں، پھر آگے اس مسئلہ کی ۲۸۸ صورتیں بنتی ہیں۔

(ج ۳ ص ۲۸۲)

۱۵۳..... تصرفاتِ فاسدہ دس ہیں۔ (ج ۳ ص ۲۹۷)

۱۵۴..... حقوقِ زوجین، مرد عورت کو حیض اور نفاس کے غسل پر مجبور کر سکتا ہے۔

(ج ۳ ص ۳۸۵)

۱۵۵..... امام بخاری رحمہ اللہ کا وہ فتویٰ جس کی بنیاد پر انہیں بخارا سے نکالا گیا۔

(ج ۳ ص ۴۰۰)

۱۵۶..... اگر عورت مؤذیہ یا تارکِ صلاۃ ہو تو اس کو طلاق دیدینا جائز ہے۔ (ج ۳ ص ۴۱۴)

۱۵۷..... اگر کسی کو طلاق دینے پر مجبور کیا گیا اور اس نے لکھ کر طلاق دی تو وہ واقع نہیں

ہوگی۔ (ج ۳ ص ۴۲۹)

۱۵۸..... ”قاعدة: الثابت بالعرف كالثابت بالنص“ (ج ۳ ص ۴۰۶)

۱۵۹..... شروط کی چار قسمیں ہیں شرعیہ، عقلیہ، عرفیہ، لغویہ۔ (ج ۴ ص ۱۷)

۱۶۰..... امام طحاوی رحمہ اللہ اپنی بیٹی کو املاء کروا رہے تھے اس دوران ان کی بے جا ہنسی پر

موت کی تمنا کی۔ (ج ۴ ص ۵۷)

۱۶۱..... اگر شوہر نے بیوی کو تین طلاقیں دی ہوں اس کے باوجود جماع کرنے لگے تو کیا

بیوی اپنے شوہر کو قتل کر سکتی ہے یا نہیں؟ (ج ۴ ص ۹۷)

۱۶۲..... شمس الائمہ کی فضیلت کا واقعہ نیز علامہ سرخسی رحمہ اللہ کا مبسوط کو اپنے حافظہ سے

املاء کروانا۔ (ج ۴ ص ۲۳۷)

۱۵۳..... ایک پیچیدہ مسئلہ میں امام صاحب کی ذہانت کا عمدہ واقعہ۔ (ج ۴ ص ۲۳۷)

۱۶۳..... فرقت کے بعد بچے کا زیادہ حق دار کون ہوگا۔ (ج ۴ ص ۲۸۲)

۱۶۵..... کھانا پکانا اور دیگر گھریلو امور عورت پر دیا تماً واجب ہیں، اس پر حضرت فاطمہ اور

علی رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال۔ (ج ۴ ص ۳۱۱)

۱۶۶..... شوہر کے لئے جائز ہے کہ اپنی اہلیہ کو سات جگہ خروج کی اجازت دے۔

(ج ۴ ص ۳۱۱)

۱۶۷..... قرآن کی قسم کھانا یمین میں داخل ہوگا، نیز جو قدیم ہو محال ہے کہ وہ معدوم ہو۔

(ج ۴ ص ۲۸۲)

۱۶۸..... اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آج کے دن پانچ نمازیں جماعت سے پڑھوں گا،

بیوی سے جماع کروں گا اور غسل بھی نہیں کروں گا؟ اس مسئلے کا حل۔ (ج ۴ ص ۶۰۲)

۱۶۹..... لواطت کی حرمت عقلاً، شرعاً اور طبعاً ہر طرح سے ثابت ہے۔ (ج ۵ ص ۲۸)

۱۷۰..... اگر کسی شخص نے اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی اجنبی کو پایا آیا وہ قتل کر سکتا ہے یا نہیں؟

(ج ۵ ص ۶۹)

۱۷۱..... اصحاب رسول تین موقعوں پر آواز بلند کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ (ج ۵ ص ۱۲۸)

۱۷۲..... مجاہد کے لئے ناخن ناکاٹنا اور مونچھیں بڑی رکھنا مندوب ہے۔ (ج ۵ ص ۱۲۹)

۱۷۳..... قرآن کریم کی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ (ج ۵ ص ۲۰۵)

۱۷۴..... شفاعت، رویت، عذابِ قبر، صحبتِ صدیق اور قذفِ عائشہ کفر ہے۔

(ج ۵ ص ۲۳۴)

۱۷۵..... وہ مرغا جس کو لڑایا جاتا ہے اس کی بیع مکروہ نہیں ہے۔ (ج ۵ ص ۲۴۰)

۱۷۶..... لقطہ کے متعلق ایک حکایت۔ (ج ۵ ص ۲۵۵)

۱۷۷..... بیع کی تیرہ قسموں کا ذکر۔ (ج ۵ ص ۲۳۸)

۱۷۸..... ”أفضل الكسب بعد الجهاد التجارة“ نیز صحابہ کی تجارت کا ذکر۔ (ج ۵ ص ۲۳۹)

(ص ۲۳۹)

۱۷۹..... ایک عورت مشرق میں قید ہو جائے تو مغرب والوں پر بھی اس کی خلاصی

ضروری ہے۔ (ج ۵ ص ۱۲۳)

۱۸۰..... روایت اور عذاب قبر کا انکار کفر ہے۔ (ج ۵ ص ۲۰۶)

۵۲..... تنویر الأبصار

یہ علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ ترمذی (متوفی ۱۰۰۲ھ) کا معروف متن ہے، مصنف نے اس کی شرح ”منح الغفار“ کے نام سے لکھی تھی جو اب تک مخطوطہ کی صورت میں ہے۔ علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) نے اس کی دو شرحیں لکھیں، ایک مبسوط شرح ”خزائن الأسرار و بدائع الأفكار“ کے نام سے، لیکن یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے، دوسری شرح ”الدر المختار شرح تنویر الأبصار“ کے نام سے لکھی۔ ”الدر المختار“ مرکب تو صیغی ہے اس کا معنی ہے منتخب موتی، اس پر علامہ شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے ”رد المحتار“ کے نام سے حاشیہ لکھا ہے جو اہل علم کے درمیان مقبول و متداول ہے، اس کو فتاویٰ شامی بھی کہتے ہیں، متن، شرح اور حاشیہ کے ساتھ اس کا مکمل نام یہ ہے ”رد المحتار علی الدر المختار فی شرح تنویر الأبصار“، یعنی حیران کو پھیرنا منتخب موتی کی طرف جو آنکھوں کو روشن کرنے والا ہے، یعنی ایک شخص کا قیمتی موتی گم ہو گیا جو نوں بصر ہے وہ اس کی تلاش میں حیران و پریشان ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ نے اس کی راہنمائی کی کہ دیکھو تمہارا مطلوب یہ ہے، پس ”رد المحتار“ خاء کے ساتھ پڑھنا یا لکھنا غلط ہے، عام طور پر اس میں غلطی کی جاتی ہے۔ ①

① آپ فتویٰ کیسے دیں: ص ۱۳۲

علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۱ھ) نے ”الدر المختار“ پر ایک قیمتی حاشیہ لکھا ہے جو ”حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار“ کے نام سے اہل علم کے درمیان معروف و مشہور ہے، یہ حاشیہ چار ضخیم جلدوں میں مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے طبع ہے۔

۵۳..... مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح

علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۹ھ) نے ”نور الإيضاح“ کے نام سے عام فہم انداز میں مبتدی طلبہ کے لئے صرف مسائل کو یکجا کیا، اس میں فقہاء کے مذاہب، تفصیلی مباحث اور دلائل کا تذکرہ نہیں کیا۔ پھر مصنف نے اس کی تفصیلی شرح ”إمداد الفتاح شرح نور الإيضاح“ کے نام سے لکھی، اس شرح کا تذکرہ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے کیا ہے، دیکھئے: ①

پھر اس پر مفصل حاشیہ علامہ طحاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۱ھ) نے ”حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح“ کے نام سے لکھا، یہ حاشیہ دارالکتب العلمیہ سے محمد عبدالعزیز خالدی کی تحقیق کے ساتھ چھپا ہوا ہے۔

علامہ شرنبلالی رحمہ اللہ کے ۶۰ مفید رسائل ”مجموع الرسائل الستین“ کے نام سے دو جلدوں میں مکتبہ حقانیہ کوئٹہ سے شائع ہوئے ہیں۔

۵۴..... الفتاوی الخيرية

علامہ خیر الدین بن احمد بن علی ایوبی رملی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۱ھ) کا دو جلدوں میں یہ فتاویٰ مطبوعہ ہے، اس فتویٰ کی تکمیل علامہ ابراہیم بن سلیمان رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۰۸ھ) نے کی ہے، انہوں نے ”البحر الرائق“ پر حاشیہ ”مظہر الحقائق“ کے نام سے لکھا ہے جو ابھی تک مخطوطہ ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ ”البحر الرائق“ کے حاشیہ ”منحة الخالق“ میں اس کے بکثرت حوالے نقل کرتے ہیں۔

① کشف الظنون: نور الإيضاح، ج ۲ ص ۱۹۸۲

۵۵..... الدر المختار شرح تنویر الأبصار

علامہ محمد بن علی بن محمد المعروف علاء الدین ^{حصکفی} رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) آپ اپنے دور کے ایک عظیم فقیہ، بلند پایہ ادیب اور نحوی تھے، آپ کی تصنیفات میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

(۱) إفاضة الأنوار على أصول المنار

یہ صاحب مدارک علامہ نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) کی ”المنار“ کی شرح ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے اس کتاب پر مفید تعلیقات و حواشی ”نسمات الأسحار“ کے نام سے لکھے، یہ متن، شرح و حاشیہ اس نام کے ساتھ ”نسمات الأسحار علی إفاضة الأنوار علی کتاب المنار“، مطبع مصطفیٰ البابی حلبی سے ۱۳۹۹ھ میں چھپ چکے ہیں۔

(۲) الدر المنتقى شرح ملتقى الأبحر

یہ فقہ کی معروف کتاب ”ملتقى الأبحر“ کی شرح ہے۔

(۳) شرح قطر الندى

یہ علم نحو میں ہے۔

”الدر المختار“ پر مختلف شروح و حواشی لکھے گئے، مصنف رحمہ اللہ نے پہلے ایک طویل شرح لکھنی شروع کی جس کا نام ”خزائن الأسرار و بدائع الأفكار“ رکھا، یہ شرح دس ضخیم جلدوں میں ”باب الوتر“ تک تھی، پھر مصنف نے اختصار کر کے ”الدر المختار“ لکھی، موصوف نے اپنی اس ضخیم شرح اور تلخیص کا ذکر ان الفاظ میں کیا:

لما بیضت الأول من خزائن الأسرار و بدائع الأفكار فی شرح تنویر الأبصار و جامع البحار قدرته فی عشر مجلدات کبار، فصرفت عنان العناية

نحو الاختصار وسميته بالدر المختار في شرح تنوير الأبصار. ①

اس پر ایک نہایت مفید حاشیہ علامہ شامی رحمہ اللہ کے استاذ علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۱ھ) کا ہے، جو "حاشیة الطحاوی علی الدر المختار" کے نام سے معروف ہے، یہ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، مصنف نے ایک حاشیہ علامہ شرنبلالی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۹ھ) کی کتاب "مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح" پر بھی لکھا ہے، نیز آپ کا ایک رسالہ "كشف الرین عن بیان المسح علی الجوربین" کے نام سے ہے۔

علامہ عبدالرحمن بن ابراہیم بن احمد المعروف ابن عبدالرزاق رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۸ھ) نے "مفاتیح الأسرار ولوائح الأفكار فی شرح الدر المختار" کے نام سے اس کی شرح لکھی، یہ شرح مطبوعہ نہیں ہے۔ ②

علامہ شامی رحمہ اللہ نے "رد المحتار" میں اٹھائیس مقامات پر ان کی اس شرح سے استفادہ کر کے لکھا ہے، آپ نے اس کے لئے "ابن عبد الرزاق" کا رمز اختیار کیا ہے۔ علامہ ابراہیم حلبی رحمہ اللہ نے بھی "الدر المختار" پر حاشیہ لکھا، علامہ شامی رحمہ اللہ نے اس حاشیہ سے بھی بہت سے مقامات پر استفادہ کیا ہے، اس کی طرف آپ لفظ "ح" سے اشارہ کرتے ہیں، علامہ حلبی رحمہ اللہ نے اس حاشیہ میں علامہ ^{حصکفی} رحمہ اللہ پر بہت سے اشکالات کئے ہیں، ان اشکالات کے جوابات علامہ شامی رحمہ اللہ نے اپنی تصنیف "رفع الأنظار عما أوردہ الحلبي علی الدر المختار" میں دیئے ہیں۔ اس تصنیف کا تذکرہ اسماعیل بغدادی رحمہ اللہ نے آپ کی تصنیفات میں کیا ہے۔ ③

① الدر المختار: مقدمة، ج ۱ ص ۱۷ ② هداية العارفين: ترجمة: ابن عبد الرزاق،

ج ۱ ص ۵۵۲ ③ هداية العارفين: ترجمة: ابن عابدین، ج ۲ ص ۳۶۸

۵۶..... الفتاویٰ الہندیہ

متحدہ ہندوستان میں مشہور مغل فرمانروا اورنگ زیب عالمگیر رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۱۸ھ) نے جب باقاعدگی سے شریعت کا نفاذ ہندوستان میں کیا تو انہوں نے محسوس کیا کہ کئی باتیں ایسی ہیں کہ جن میں اصل مسئلہ تک پہنچنے میں دقت ہوتی ہے، کیونکہ ایسی کوئی جامع کتاب موجود نہیں ہے کہ جس میں تمام جزئیات اور نئے پیش آنے والے مسائل کا حل مذکور ہو، تو انہوں نے اس کے لئے ملک کے چیدہ چیدہ منتخب علمائے کرام کا ایک بورڈ قائم کیا، اور اس وقت کے ایک ممتاز عالم شیخ نظام کو اس کا ذمہ دار بنایا، آٹھ سال کے عرصے میں اس فتاویٰ کی تدوین کا کام مکمل ہوا، بادشاہ عالمگیر خود بھی اس کی تدوین میں شریک رہے، روزانہ کا مرتب کردہ حصہ علامہ نظام رحمہ اللہ سے پڑھوا کر سنتے تھے اور بوقتِ ضرورت اس پر جرح و قدح بھی کرتے تھے تاکہ مسئلہ میں کوئی ابہام باقی نہ رہے۔ یہ کتاب بادشاہ کی نسبت سے فتاویٰ عالمگیری کے نام سے مشہور ہے، چونکہ یہ فتاویٰ ہندوستان میں ترتیب دیا گیا اس لئے اس کو ”الفتاویٰ الہندیہ“ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ فتاویٰ ہدایہ کی ترتیب پر ہے، فقہی جزئیات کی کثرت اور احاطہ کے اعتبار سے ”المحیط البرہانی“ اور ”الفتاویٰ التاتارخانیہ“ کے علاوہ شاید ہی کوئی کتاب اس کے مقابلہ میں رکھی جاسکے، یہ فتاویٰ جامعیت اور حسن ترتیب کے لحاظ سے دیگر فتاویٰ سے ممتاز ہے، ہر کتاب کے تحت ابواب اور فصول قائم کر کے تمام مسائل کو نہایت حسن اسلوبی کے ساتھ یکجا کیا ہے، مثلاً ”کتاب الطہارۃ“ کے تحت سات ابواب ہیں:

۱..... الباب الأول فی الوضوء اس باب کے تحت پانچ فصلیں ہیں:

(۱) الفصل الأول فی فرائض الوضوء (۲) الفصل الثانی فی سنن الوضوء

(۳) الفصل الثالث فی المستحبات (۴) الفصل الرابع فی المکروہات

(۵) الفصل الخامس فی نواقض الوضوء .

اس طرح ”الباب الثانی فی الغسل“ کے تحت تین فصلیں ہیں، ”الباب الثالث فی المیاء“ اس کے تحت دو فصلیں ہیں، ”الباب الخامس فی المسح علی الخفین“ اس کے تحت دو فصلیں ہیں، ”الباب السادس فی الدماء المختصة فی النساء“ اس کے تحت چار فصلیں ہیں، ”الباب السابع فی النجاسة وأحكامها“ اس کے تحت تین فصلیں ہیں۔

اندازہ کیجئے کہ ایک ”کتاب الطہارة“ میں سات ابواب اور بائیس فصلوں کا تذکرہ کر کے نہایت جامعیت کے ساتھ تمام مسائل مآخذ کے حوالے سے یکجا کر دیئے ہیں، اس کتاب نے علماء، طلباء کو بہت سی کتابوں سے مستغنی کر دیا ہے۔ طویل عرصہ گزرنے کے باوجود کتابت و طباعت کے معیار، مسائل کی ترقیم اور تحقیق و تعلیق کے لحاظ سے اس کتاب کی خاطر خواہ خدمت اب تک نہیں ہو سکی ہے۔

۵۷..... حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح

نور الإيضاح

علامہ طحطاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۱ھ) آپ اپنے زمانے کے ایک عظیم حنفی فقیہ تھے، آپ نے جامعہ ازہر میں علم حاصل کیا اور پھر شیخ الحنفیہ کے عہدے پر فائز ہوئے۔ آپ قاہرہ میں اپنی وفات تک اس منصب پر فائز رہے۔ موصوف کی تصنیفات میں دو حواشی معروف ہیں:

۱..... حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح

۲..... حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار

یہ دونوں حواشی اپنی افادیت، جامعیت اور تحقیق کے لحاظ سے اہل علم و فتویٰ کے

درمیان معروف ہیں۔ یہ حاشیہ دار الکتب العلمیہ سے محمد عبدالعزیز خالدی کی تحقیق کے ساتھ چھپا ہوا ہے۔

۵۸..... حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار

علامہ طحطاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۱ھ) نے ”الدر المختار“ پر بھی حاشیہ لکھا ہے جو ”حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار“ کے نام سے چار ضخیم جلدوں میں مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے چھپا ہوا ہے۔ کتاب کے مقدمے میں مصنف نے اپنی فقہی سند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نقل کی ہے۔ حل کتاب کے لحاظ سے یہ نہایت مفید حاشیہ ہے، موصوف نے اختصار کے ساتھ متن حل کیا ہے اور بقدر ضرورت وضاحت کی ہے۔ اس میں بعض ایسی جزئیات ہیں جو دیگر کتب میں نہیں ملتیں۔ فقہی بصیرت کے لئے اس حاشیہ کو مطالعہ میں رکھنا چاہئے۔

۵۹..... العقود الدریة فی تنقیح الفتاوی الحامدیة

یہ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) صاحب ”رد المحتار“ کی تصنیف ہے۔ یہ علامہ حامد بن علی عمادی آفندی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۷۱ھ) مفتی دمشق کے فتاویٰ کی تنقیح ہے، جو انہوں نے منصب افتاء پر فائز رہنے کے زمانہ (۱۱۳۷ھ تا ۱۱۵۵ھ) میں صادر فرمائے تھے، اور فتاویٰ حامد یہ کے نام سے خود مولانا حامد صاحب رحمہ اللہ نے جمع فرمائے تھے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس سے زیادہ نافع اور اس سے زیادہ قابل اعتماد فتاویٰ کا مجموعہ میں نے نہیں دیکھا، نیز مفتی صاحب کے متاخر زمانے میں ہونے کے باعث اس میں بہت سے جدید پیش آمدہ حوادث و واقعات کا حل بھی مل جاتا ہے، لیکن چونکہ اس کی ترتیب کوئی عمدہ نہ تھی کہ جس سے مسئلہ آسانی سے معلوم کیا جاسکے، مشہور اور غیر ضروری مسائل بھی اس میں درج تھے اور بعض

کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف ﴿ ۱۲۵ ﴾

مسائل مکرر بھی درج ہو گئے تھے، نیز بعض جگہ ایسے بھی ہوا کہ مسئلہ ایک جگہ ذکر کیا گیا اور دلیل کسی دوسری جگہ نقل کر دی گئی تھی اس لئے میں نے اس کو صحیح ترتیب پر مرتب کرنے اور مہذب و منقح کرنے نیز بوقت ضرورت اہم اضافے کرنے کا عزم کر کے کام شروع کر دیا یہاں تک کہ میں نے اس کو مکمل کر ڈالا۔ ①

تمام اہم فقہی ابواب سے متعلق سوال و جواب کی صورت میں مسائل کا ذکر کیا ہے، ائمہ احناف کے اقوال بھی ذکر کئے ہیں، اور راجح قول کی تعیین بھی کی ہے، اور کبھی کبھی دیگر ائمہ فقہاء کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں لیکن دلائل کا ذکر نہیں کرتے۔ اس فتاویٰ کے مطالعے سے جہاں بیش بہا معلومات حاصل ہوتی ہیں وہیں ایک مفتی میں فتویٰ کا ملکہ بھی پیدا ہوتا ہے، تخصص فی الافاء کے طلبہ کے لئے ۶۸۰ صفحات پر مشتمل اس فتاویٰ کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ نے ”الفتاویٰ الحامدیة“ کی تنقیح اپنی کتاب ”رد المحتار“ اور ”منحة الخالق“ کی تکمیل کے بعد فرمائی ہے، ترتیب جدید کے بعد علامہ شامی رحمہ اللہ نے اس کا نام ”العقود الدریة فی تنقیح الفتاویٰ الحامدیة“ رکھا، یہ کتاب مصر سے فتاویٰ خیریہ کے حاشیہ پر دو جلدوں میں چھپ چکی ہے اور دار المعرفہ سے تنہا بھی دو جلدوں میں طبع ہو گئی ہے۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ انتہائی وسیع المطالعہ ہونے کے باوجود اس قدر تقویٰ شعار اور محتاط بزرگ ہیں کہ عام طور پر اپنی ذمہ داری سے کوئی مسئلہ بیان نہیں کرتے بلکہ جہاں تک ممکن ہوتا ہے اپنے سے پہلے کی کتابوں میں سے کسی نہ کسی کے حوالے سے بیان

① العقود الدریة: مقدمة، ج ۱ ص ۲

فرماتے ہیں۔ اگر ان اقوال میں بظاہر تعارض ہو تو اس کو رفع کرنے کے لئے بھی حتی الامکان کسی دوسرے فقیہ کے قول کا سہارا لیتے ہیں اور جب تک بالکل مجبوری نہ ہو جائے خود اپنی رائے ظاہر نہیں فرماتے، اور جہاں ظاہر فرماتے ہیں وہاں بھی بالعموم آخر میں تامل یا تدبر کہہ کر خود بری ہو جاتے ہیں اور ذمہ داری پڑھنے والے پر ڈال دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات الجھے ہوئے مسائل میں ہم جیسے لوگوں کو ان کی کتاب سے مکمل شفاء نہیں ہوتی، لیکن یہ طریقہ ”رد المحتار“ میں تو رہا ہے مگر چونکہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے ”البحر الرائق“ کا حاشیہ ”منحة الخالق“ اور ”تنقیح الفتاویٰ الحامدیة“ بعد میں لکھا ہے اس لئے ان کتابوں میں مسائل زیادہ منقح انداز میں آتے ہیں جنہیں پڑھ کر فیصلہ کن بات معلوم ہو جاتی ہے۔ ①

۶..... رد المحتار علی الدر المختار شرح تنویر الأبصار

علامہ شامی رحمہ اللہ فقہ، اصول فقہ میں اپنے دور کے ایک ممتاز عالم گزرے ہیں، آپ کی تصنیفات میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

(۱) رد المحتار

علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ تمر تاشی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۰۳ھ) نے ”تنویر الأبصار“ کے نام سے متن لکھا، مصنف نے خود اس متن کی شرح ”منح الغفار“ کے نام سے لکھی۔ اس متن کی معروف شرح علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) نے ”الدر المختار“ کے نام سے لکھی، پھر اس پر حاشیہ و شرح علامہ محمد امین بن عمر بن عبد العزیز المعروف ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے ”رد المحتار“ کے نام سے لکھا، علامہ شامی رحمہ اللہ نے نہایت تحقیق و تدقیق، عرق ریزی، محنت و جستجو، لگن و جانفشانی کے ساتھ سینکڑوں کتابوں کے ہزاروں صفحات کے مطالعے کے بعد جس میں

① البلاغ مفتی اعظم نمبر: ص ۳۲۰، ۳۲۱

میسوں کتابیں مخطوطات اور نادر تھیں، ان کا مطالعہ کر کے ایک جامع و مدلل کتاب تصنیف کی۔ شیخ لؤی بن عبدالرؤف خلیلی نے ”رد المحتار“ کے تمام مصادر کو ”لآلی المحار فی تخریج مصادر ابن عابدین فی حاشیة رد المحتار“ نامی کتاب میں جمع کیا ہے، دو جلدوں پر مشتمل اس تحقیقی کتاب میں مطبوعہ اور مخطوطہ تمام مصادر کا تذکرہ کیا گیا ہے، یہ کتاب دار الفتح اردن سے ۱۴۳۱ھ میں چھپ چکی ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب کے لئے کس قدر عرق ریزی کی ہے، مصنف چونکہ دوسرے مصنفین سے متاخر ہیں اس لئے انہوں نے سابقہ تقریباً تمام کتب سے استفادہ کر کے امت کی بارہ صدیوں کی محنت اور تحقیقات کا نچوڑ پیش کیا۔ مصنف نے اس بات کا بھی التزام کیا کہ ہر قائل کی بات کو حتی الامکان ان کی اپنی کتب یا مستند مراجع سے نقل کیا جائے، مصنف کی عادت ہے کہ وہ سابقہ تمام اقوال و مباحث کو سامنے رکھ کر تطبیق یا ترجیح بیان کرتے ہیں۔ موصوف راجح اور مفتی بہ اقوال کی نشاندہی کرتے ہیں، مصنف نہایت محتاط عالم ہیں، افراط و تفریط سے بچ کر جملہ مسائل میں اعتدال کا راستہ اختیار کرتے ہیں، ان کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنی بات نقل کرنے کے بجائے سابقہ اہل علم کی آراء نقل کی جائیں، کسی قول میں تطبیق، ترجیح یا مفتی بہ ہونے کی نشاندہی کی ہو تو تب بھی سابقہ کتب یا اہل علم کے اقوال کے حوالے سے بیان کرتے ہیں، جب تک مجبوری نہ ہو اپنی رائے کا اظہار نہیں کرتے، اور اگر کہیں کریں بھی تو آخر میں ”تأمل، تدبر“ کہہ کر خود بری ہو جاتے ہیں، موصوف کی چونکہ ساری عمر فقہ و اصول فقہ میں گزری اس لئے ان دونوں علوم میں آپ کو خوب دسترس تھی۔

آپ کے فقہی مقام و مرتبہ اور ”رد المحتار“ کے تفصیلی مطالعہ کے لئے ”ابن عابدین و اثرہ فی الفقہ الإسلامی“ کا مطالعہ کریں، مصنف دکتور محمد عبداللطیف فرفور، دو ضخیم جلدوں پر مشتمل یہ کتاب دار البشارہ دمشق سے ۱۴۲۲ھ میں چھپی ہے۔

”رد المحتار“ میں مسئلہ تلاش کرنے کے لئے پہلے مسئلے کا مظان متعین کریں یعنی یہ مسئلہ کس کتاب یا باب سے متعلق ہے، اس کے بعد فہرست دیکھیں، عموماً اکثر اہم مسائل پر ”مطلب“ کے نام سے عنوان قائم ہے، اگر کسی مطلب کے تحت مل جائے تو فہماور نہ مطلوبہ مسئلے سے قریب ترین مطلب کے تحت دیکھیں، اگر ایسا بھی نہ ہو تو متعلق باب یا فصل کا متن دیکھنا شروع کریں، اگر متن میں نہ ملے تو متن کے جس مسئلے سے اس کی مناسبت ہو وہاں شرح اور حاشیہ دیکھ لیں، اگر پھر بھی نہ ملے تو باب کے آخر میں ”فروع“ کے عنوان سے متفرق اہم مسائل اور اشعار ہوتے ہیں، یہ ہر باب کے مسائل شتی ہیں ان میں دیکھیں، ان میں بھی نہ ملے تو ”مسائل شتی“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

اس کتاب سے مسائل تلاش کرنے کے لئے حضرت مولانا مفتی محمد طاہر شاہ صاحب کی تصنیف ”فتح الغفار معجم رد المحتار“ کا مطالعہ کریں۔ موصوف نے نہایت محنت اور عرق ریزی سے سات سال کے عرصے میں یہ کتاب تصنیف کی، اس میں معروف چھ مکتبوں کے نسخوں سے جلد اور صفحہ نمبر کے ساتھ مسائل کی نشاندہی کی ہے، جس کی وجہ سے مطلوبہ بات کی تلاش نہایت آسان ہوگئی ہے، یہ کتاب مکتبہ فاروقیہ سے شائع ہوئی ہے۔

”رد المحتار“ کا تکملہ مصنف کے صاحبزادے علامہ محمد علاء الدین بن محمد امین رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۶ھ) نے ”قرۃ عیون الأخیار لتکملة رد المحتار“ کے نام سے لکھا۔ علامہ شامی رحمہ اللہ نے پہلے ”کتاب الإجازة“ سے آخر تک تیبیض کی، پھر ابتداء سے تیبیض شروع کی اور آخر ”کتاب القضاء“ صاحب ”الدر المختار“ کے اس قول ”وقد حرر محشی الأشباه المنح“ جلد ۵ صفحہ ۴۲۸ تک پہنچے تھے کہ آپ کا انتقال ہو گیا، بقیہ حصے کی تیبیض و تعلق آپ کے صاحبزادے نے کی۔

امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ جو شخص ”البحر الرائق“ اور ”رد المحتار“ کا مطالعہ نہ کرے اس کے لئے فتویٰ دینا جائز نہیں:

لا يجوز لأحد أن يفتي ما لم يطالع البحر ورد المختار بأسره. ①

یاد رہے کہ کتاب کا اصل نام تو ”رد المختار“ ہے لیکن اسے ”حاشیہ ابن عابدین“ بھی کہا جاتا ہے، عابدین علامہ شامی رحمہ اللہ کے جد امجد ہیں، آپ خود بھی اپنی طرف عابدین کی نسبت کیا کرتے تھے، تو اس مناسبت سے آپ کو علامہ ابن عابدین اور حاشیہ کو حاشیہ ابن عابدین کہا جاتا ہے، نیز پاک و ہند میں اس حاشیہ کو ”فتاویٰ شامیہ“ یا ”فتاویٰ شامی“ سے بھی تعبیر کرتے ہیں، مصنف چونکہ شام کے باشندے تھے اس لئے آپ کو شامی اور فتاویٰ کو شامیہ کہتے ہیں۔

یہ کتاب عبدالمجید طعمہ حلبی کی نہایت عمدہ تعلق و تحقیق، تخریج، تراجم رجال اور تقریرات رافعی کے ساتھ بارہ جلدوں میں مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے بھی چھپ چکی ہے، چھ جلدوں میں دارالفکر بیروت سے بھی طبع ہوئی ہے۔

(۲) حاشیة منحة الخالق على البحر الرائق

یہ علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۰ھ) کی معروف کتاب ”البحر الرائق“ پر آپ کا نہایت گراں قدر علمی و تحقیقی حاشیہ ہے، یہ حاشیہ اصل کتاب کے ساتھ مطبوعہ ہے، شیخ زکریا عمیرات کی تعلق و تخریج کے ساتھ اصل کتاب اور حاشیہ دونوں چھپ چکے ہیں، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے نو جلدوں میں طبع ہے۔

(۳) العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية

اس کا تعارف گزر چکا ہے۔

(۴) نسمة الأسحار على إضافة الأنوار على كتاب المنار

صاحب مدارک امام نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۷۰ھ) نے ”منار الأصول“ متن لکھا، علامہ حصکفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) نے اس متن کی شرح ”إضافة الأنوار“ کے نام سے

① تراجم ستة من فقهاء العالم الإسلامي في القرن الرابع عشر و آثارهم الفقهية: ص ۳۸

لکھی، پھر علامہ شامی رحمہ اللہ نے اس پر حواشی ”نسمات الأسحار“ کے نام سے لکھی، یہ کتاب شیخ محمد تنوخی کی تعلیقات کے ساتھ مصطفیٰ البابی حلبی سے ۱۳۹۹ھ میں چھپ چکی ہے۔

(۵) رسائل ابن عابدین

اس میں مختلف موضوعات پر علامہ شامی رحمہ اللہ کے ۳۲ رسائل ہیں، یہ مجموعہ مکتبہ عثمانیہ کوئٹہ سے چھپا ہوا ہے، میرے نہایت محترم و مکرم دوست حضرت مولانا مفتی ثناء اللہ صاحب مدظلہ نے علامہ شامی رحمہ اللہ کے دو رسالوں کو نہایت مفید تعلق و تحقیق، تخریج حدیث، تراجم رجال، مسائل فقہیہ اور قواعد کی تخریج، اعلام و ترقیم اور عمدہ طباعت کے ساتھ مرکز البحوث الاسلامیہ مردان سے حضرت مولانا سجاد حجابی صاحب دامت برکاتہم کے علمی و تحقیقی مقدمے کے ساتھ شائع کیا ہے:

(۱) نشر العرف فی بناء بعض الأحكام علی العرف

(۲) تنبیہ الولاية والحکام علی أحكام شاتم خیر الأنام أو أحد أصحابه الکرام

اللہ تعالیٰ موصوف کو یا کسی صاحب علم و تحقیق کو اس طرف متوجہ کرے کہ وہ مصنف کے دیگر رسائل پر بھی کام کریں۔

۶۱..... اللباب فی شرح الكتاب

علامہ عبدالغنی میدانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۹۸ھ) قدوری پر لکھی گئی مطبوعہ شروحات میں یہ مفصل شرح ہے۔ مصنف ہر کتاب کے شروع میں ما قبل سے مناسبت، لغوی و اصطلاحی معنی اور اس کتاب یا باب میں استعمال ہونے والی اہم اصطلاحات ذکر کرتے ہیں۔ مسائل کی توضیح عام فہم اور جامع الفاظ میں کرتے ہیں۔ استدلال میں قرآن و سنت اور قیاس سے جا بجا دلائل ذکر کرتے ہیں، ائمہ حنفیہ کے مذاہب اور دلائل ذکر کرنے کے بعد راجح قول کی عموماً تعیین بھی کرتے ہیں، جیسے ”باب صدقة الفطر“ میں صاع اور رطل کی

بحث میں، اور ”باب خيار الرؤية“ میں گھر کا ظاہر اور صحن کا دیکھ لینا کافی ہے یا کمروں کا دیکھنا بھی ضروری ہے؟ مصنف دیگر کتب فقہیہ سے بھی مسائل، دلائل اور راجح قول کی تعیین ذکر کرتے ہیں، انہوں نے جا بجا ”الجوهرة النيرة“ سے بھی استفادہ کیا ہے۔ یہ جامع اور مفصل شرح چار جلدوں میں محمد محی الدین عبدالحمید کی تعلق و تحقیق کے ساتھ المکتبة العلمیہ بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۶۲ الفتاویٰ الحمادیة

یہ مفتی رکن الدین ناگوری بن حسام الدین ناگوری کی تصنیف ہے جو علاقہ گجرات (کاٹھیاواڑ) کے ایک مشہور شہر نہروالہ میں منصب افتاء پر فائز تھے، یہ کتاب انہوں نے اپنے ہی علاقہ کے قاضی القضاة قاضی حماد الدین بن محمد اکرم گجراتی کے حکم پر تالیف فرمائی، اس کی تالیف میں ان کے صاحبزادے مفتی داؤد بن مفتی رکن الدین ناگوری بھی اپنے والد کے ساتھ شامل رہے۔ فتاویٰ حمادیہ کے مقدمہ میں بیان کیا گیا ہے کہ تفسیر، حدیث، فقہ اور اصول فقہ کی دو سو سولہ (۲۱۶) کتابوں سے استفادہ کر کے اس کو مرتب کیا گیا ہے، قاضی حماد الدین صاحب نے یہ بھی ہدایت فرمائی تھی کہ اس کتاب میں صرف وہ مسائل جمع کریں جو جمہور فقہاء کے اجماعی اور مفتی بہ ہوں، چونکہ اس کی تالیف اس ہدایت کے مطابق عمل میں آئی ہے اس لئے یہ کتاب لائق اخذ اور قابل اعتماد بن گئی ہے۔ یہ کتاب نویں صدی ہجری میں لکھی گئی ہے، اس کتاب کے قلمی نسخے متعدد کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔ ”معجم المطبوعات العربیة والمعربة“ (۱۸۳۶/۲) اور بعض دیگر شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب ہندوستان کے اندر ۱۲۳۱ھ/۱۸۲۶ء میں کلکتہ سے طبع ہو چکی ہے۔

۶۳ السعایة فی کشف ما فی شرح الوقایة

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) نے ”شرح الوقایة“ کی سب

سے عمدہ، جامع، مفصل اور مدلل شرح ہے، یہ شرح مکتبہ سہیل اکیڈمی لاہور سے چھپی ہے، یہ نو سو (۹۰۰) صفحات پر مشتمل ”فصل فی القراءۃ“ تک کی شرح ہے، یعنی ”کتاب الصلاة“ بھی مکمل نہیں ہے۔ اگر یہ شرح مکمل ہو جاتی تو کتب فقہ میں یہ سب سے منفرد کتاب ہوتی، اس میں تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، علوم عربیت کے دریا موجزن نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم حدیث اور رجال حدیث میں خوب دسترس عطا فرمائی تھی، اس کتاب کا انداز امام ابن قدامہ رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۰ھ) کی ”المغنی“ اور امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) کی ”المجموع شرح المہذب“ کا ہے، لیکن یہ لغوی، نحوی، صرفی، تفسیری، حدیثی اور فقہی اور فنی مباحث کی وجہ سے ان پر فائق ہے، اس میں علم حدیث کی محققانہ مباحث پڑھ کر روح میں تازگی آتی ہے۔ اس میں فقہاء کے مذاہب، دلائل، وجہ ترجیحات، طرز استدلال، احادیث کی اسنادی تحقیق، متعارض روایات کے درمیان تطبیق و ترجیح اور اصولی مباحث تفصیل کے ساتھ ہیں، کاش کوئی اہل علم میں سے اس نہج پر اس کا تامل لکھے۔ جو حصہ مطبوعہ ہے کاش کوئی صاحب علم اس کو تخریج و تحقیق کر کے عمدہ طباعت کے ساتھ چھاپے تو اہل علم کے لئے ایک مفید کام ثابت ہوگا۔ علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے ”شرح الوقایۃ“ پر ”عمدۃ الرعاۃ“ کے نام سے ایک مختصر حاشیہ بھی لکھا ہے۔

۶۴..... التحریر المختار علی رد المحتار

علامہ عبدالقادر بن مصطفیٰ رافعی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۱۲ھ) نے ”رد المحتار“ کا کئی مرتبہ مطالعہ کیا، مطالعہ کے دوران جو باتیں محل نظر آئیں یا کہیں مسئلے یا دلیل میں سقم محسوس ہو یا کہیں عبارت میں فنی اعتبار سے کوئی خامی نظر آئی یا کوئی مفید نکتہ ذہن میں آیا تو اُسے اپنے نسخے پر نقل کرتے، کئی باتیں سامنے آتی رہیں اُسے نسخے پر لکھتے رہے، یہاں تک کہ ایک مجموعہ تیار ہو گیا، تو ان کے صاحبزادے محمد رشید رافعی رحمہ اللہ نے ان کی اجازت سے

ان کے نسخے سے وہ تعلیقات نقل کیں، خود علامہ رافعی رحمہ اللہ بھی اپنی وفات سے چند دن پہلے تک اس میں مزید غور و فکر کرتے رہے، بالآخر آپ کو ان کی صحت کا اطمینان ہو گیا، یہ استدراکات مستقل دو جلدوں میں الگ سے بھی چھپے ہوئے ہیں، ایچ ایم سعید کے نسخوں میں یہ آخر میں لگے ہیں، رشید یہ کے نسخے میں جس عبارت پر ان کا کوئی استدراک ہے تو اسی صفحہ پر حاشیے میں درج ہے، یہ اسلوب افادیت کے لحاظ سے زیادہ مفید ہے۔

۶۵..... الفتاویٰ المہدیة فی الوقائق المصریة

یہ شیخ محمد عباسی مہدی مصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۱۵ھ) کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، ان کے والد کا انتقال جب ہوا تو ان کی عمر اس وقت تین سال تھی، معاشی حالت ناگفتہ بہ تھی، لیکن باپس ہمہ انہوں نے بڑی محنت سے جامع ازہر میں تعلیم حاصل کی، ۲۱ سال کی نوعمری میں ان کو منصب افتاء کا اعزاز حاصل ہوا، نوعمری کے باعث ان پر بہت سارے لوگوں کو حسد بھی پیدا ہوا، لیکن یہ ان کے حق میں اس طور سے مزید مفید ثابت ہوا کہ وہ اپنے فتاویٰ انتہائی محنت اور جانفشانی سے لکھتے اور حتی الامکان تحقیق کا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کرتے، یہاں تک کہ وہ اپنے دور میں اس منصب کے اہل ترین فرد بن گئے، ۱۲۸۷ھ میں ان کو افتاء کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا، اس منصب کی ذمہ داریوں سے بھی وہ بڑی حسن و خوبی سے عہدہ براہوئے، تقریباً ۵۲ سال تک انہوں نے افتاء کا کام کیا ہے اور ۱۸ سال تک شیخ الاسلام کے عہدہ پر فائز رہے ہیں۔

مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ نے اس فتاویٰ کی ایک خصوصیت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ حنفیہ کی کتابوں میں سے جس کتاب نے وقف کے مسائل کو سب سے زیادہ

شرح و بسط اور انضباط کے ساتھ بیان کیا ہے وہ فتاویٰ مہدیہ ہے۔ ①

① البلاغ مفتی اعظم نمبر: جس ۴۰۲

کتب حنفیہ کی ترتیب پر ایک طائرانہ نظر

فقہ حنفی کی اہم کتابوں پر اگر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو وہ اس ترتیب سے لکھی گئیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۰ھ) سے علم فقہ حاصل کیا امام محمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) نے، آپ نے چھ مشہور کتابیں تصنیف کیں:

۱..... المبسوط ۲..... الجامع الصغير ۳..... الجامع الكبير

۴..... زیادات ۵..... السير الصغير ۶..... السير الكبير

ان چھ کتابوں کو سامنے رکھ کر امام حاکم شہید رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۲ھ) نے اختصار کے ساتھ ایک مجموعہ تیار کیا، جس کا نام ”الکافی فی فروع الحنفیة“ تھا، اس ”الکافی“ کی علامہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) نے ”المبسوط“ کے نام سے مکمل شرح کنویں سے زبانی املا کروائی، یہ شرح اس وقت ”دار المعرفة“ سے تیس (۳۰) جلدوں میں طبع ہے۔ امام قدوری رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) نے امام محمد رحمہ اللہ کی تصانیف کو سامنے رکھ کر ایک مختصر متن ”المختصر للقدوری“ کے نام سے لکھا۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۳ھ) نے ”مختصر القدوری“ اور ”جامع الصغير“ امام محمد رحمہ اللہ کو سامنے رکھ کر ایک متن مبتدی طلبہ کے لئے تیار کیا، اس کا نام ”بداية المبتدی“ رکھا، پھر اس متن کی تفصیلاً شرح لکھی ”کفاية المنتهى“ کے نام سے اسی (۸۰) جلدوں میں، پھر اس شرح کا اختصار ”الهداية“ کے نام سے چار جلدوں میں کیا۔ پھر ”الهداية“ کو سامنے رکھ کر علامہ تاج الشریعة محمود بن صدر الشریعة اکبر رحمہ اللہ نے اپنے پوتے علامہ صدر الشریعة اصغر عبید اللہ بن مسعود رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۷ھ) کے حفظ کرنے کے لئے ”الوقایة“ کے نام سے متن لکھا، پھر اس متن کی شرح علامہ عبید اللہ بن مسعود رحمہ اللہ نے ”شرح الوقایة“ کے نام سے لکھی، نیز آپ نے ”الوقایة“ متن کو مختصر کر کے ایک عمدہ انتخاب ”النقایة“ کے نام سے کیا۔ اس ”النقایة“

کی شرح ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۳ھ) نے ”فتح باب العنایة بشرح کتاب النقایة“ کے نام سے تین جلدوں میں لکھی۔ اسی طرح علامہ شمس الدین قہستانی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۳ھ) نے ”جامع الرموز“ کے نام سے ”النقایة“ کی شرح لکھی۔ ”شرح الوقایة“ کی شرح علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) نے ”السعیة فی کشف ما فی شرح الوقایة“ کے نام سے لکھی۔ نیز ”عمدة الرعیة“ کے نام سے آپ نے اس کتاب کا حاشیہ لکھا۔ علامہ علاء الدین محمد بن احمد سمرقندی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۰ھ) نے ”مختصر القدوری“ کو سامنے رکھ کر ترتیب و تہذیب اور اضافات کے ساتھ ایک متن ”تحفة الفقہاء“ کے نام سے لکھا۔ پھر اس متن کی شرح علامہ ابو بکر کاسانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۷ھ) نے ”بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع“ کے نام سے چھ جلدوں میں لکھی۔ جب یہ شرح مکمل ہوئی تو مصنف نے ماتن کی خدمت میں پیش کی، آپ کو یہ شرح بہت پسند آئی، چنانچہ اپنی فقیہ بیٹی فاطمہ کا نکاح آپ سے کر دیا، مہر میں بدائع کو مقرر کیا، چنانچہ آپ کے زمانے میں مشہور ہوا ”شَرَّحَ تُحْفَتَهُ وَتَزَوَّجَ ابْنَتَهُ“

چونکہ اس کتاب میں ایک نیا انداز اور عمدہ ترتیب و اسلوب اختیار کیا گیا اس لئے اس کا نام ”بدائع الصنائع“ رکھا۔ علامہ مجد الدین موصلی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۳ھ) نے ”المختار للفتویٰ“ کے نام سے ایک مختصر متن لکھا، پھر خود ہی اس کی شرح ”الاختیار للتعلیل المختار“ کے نام سے لکھی، علامہ مظفر الدین احمد بن علی ساعاتی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۴ھ) نے ”مختصر القدوری“ اور ”منظومة الخلافیات“ یہ منظومہ صاحب عقائد نسفیہ علامہ عمر بن محمد نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۷ھ) کا ہے۔ اس منظومہ کی مفصل شرح علامہ نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) نے ”المستصفی“ کے نام سے لکھی، پھر اس کا اختصار ”المصفی“ کے نام سے کیا۔ علامہ ساعاتی رحمہ اللہ نے قدوری اور منظومہ کو سامنے رکھ کر ایک متن ”مجمع البحرین“ کے نام سے لکھا، اس میں قدوری کے سب مسائل

آگئے ہیں، اس لئے متاخرین نے متون اربعہ (کنز، وقایہ، مختار، مجمع) کو ترجیح دی ہے، اس میں قدوری کو شامل نہیں کیا، اس لئے کہ قدوری کے تمام مسائل ”مجمع البحرین“ میں آگئے۔ علامہ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۶ھ) نے ”ملتقى الأبحر“ کے نام سے ایک متن لکھا، اس میں قدوری، کنز، مختار، وقایہ کے مسائل کو جمع کیا گیا ہے، اور کچھ مسائل کا اضافہ ”ہدایہ“ اور ”مجمع البحرین“ سے بھی کیا ہے، اس متن کی شرح علامہ عبد الرحمن بن محمد بن سلیمان المعروف داماد آفندی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۷۸ھ) نے ”مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر“ کے نام سے دو جلدوں میں شرح لکھی۔ علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ ترمذی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۰۳ھ) نے ”تنویر الأبصار“ کے نام سے ایک متن لکھا، پھر علامہ حصکفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) نے ”الدر المختار شرح تنویر الأبصار“ کے نام سے اس کی شرح لکھی، پھر اس پر علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے حاشیہ لکھا جو ”رد المختار علی الدر المختار“ کے نام سے معروف ہے، اس کو فتاویٰ شامی اور حاشیہ ابن عابدین بھی کہتے ہیں۔ ”الدر المختار“ مرکب توصیفی ہے اس کا معنی ہے ”منتخب موتی“ اور ”رد المختار“ یہ مرکب اضافی ہے مختار اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی حیران، لہذا ”رد المختار“ کا معنی ہے حیران طلبہ کی رہنمائی، مکمل کتاب کا نام یہ ہے ”رد المختار علی الدر المختار فی شرح تنویر الأبصار“ یعنی حیران طلبہ کو پھیرنا منتخب موتیوں کی طرف جو آنکھوں کو روشن کرنے والے ہیں۔ علامہ حسن بن عمار شرنبلالی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۹ھ) نے ”نور الإيضاح“ کے نام سے ایک متن لکھا، پھر خود اس متن کی شرح ”مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح“ کے نام سے کی، اس کتاب پر حاشیہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۱ھ) نے لکھا، اس کا نام ”حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح“ ہے۔

علم اصول فقہ

لفظ اصل کا لغوی معنی

اصول الفقہ دو لفظ ہیں، ”اصل“ اور ”فقہ“، اصول اصل کی جمع ہے، اور اصل کہا

جاتا ہے:

ما یبنی علیہ غیرہ سواء کان البناء حسیا أو عقلیا أو عرفیا. ①

جس پر کسی دوسری شے کی بنا کی جائے، خواہ وہ بناء حسی، عقلی یا عرفی ہو۔

اصل کا مقابل فرع ہے:

الفرع هو الشئ الذی یبنی علی غیرہ كفروع الشجرة لأصولها

وفروع الفقہ لأصوله. ②

فرع وہ شے ہے جس کی اساس کسی اور پر ہو، جیسے درخت کی شاخوں کی بناء اس کی جڑ پر

ہے، ایسے ہی فروع فقہ کی بنیاد اس کے اصول پر ہیں۔

لفظ اصل کا اصطلاحی معنی

۱..... الدلیل: أصل هذه المسألة: الكتاب والسنة.

۲..... الرجوع: الأصل فی الکلام الحقیقة.

۳..... القاعدة: الأصل أن الأمر المجرد عن القرائن یقتضی الوجوب

وأن النهی عن القرائن یقتضی التحريم. ③

① المصباح المنیر: ج ۱ ص ۲۱ / الوجیز فی أصول الفقہ الإسلامی: ص ۷۱

② شرح تسهیل الفرقات: ص ۱۰

③ نہایة السؤل: ج ۱ ص ۱۸ / أصول الفقہ للبدران: ص ۲۲

فقہ کا لغوی معنی

اصول الفقہ کا دوسرا جزء ”الفقہ“ جو مضاف الیہ ہے، اس کا لغوی اور اصطلاحی معنی درج ذیل ہے:

۱..... فہم غرض المتکلم من کلامہ (متکلم کے کلام سے اس کی غرض سمجھ جانا)

۲..... فہم الأشياء الدقیقة (اشیاء دقیقہ کے فہم کا نام فقہ ہے)

۳..... الفقه فی الأصول الفہم (فقہ اصل میں فہم کا نام ہے) ①

لفظ فقہ قرآن کریم میں تقریباً بیس (۲۰) مقامات پر آیا ہے، اور حدیث میں تقریباً ایک سو چار (۱۰۴) مرتبہ آیا ہے۔ صوفیائے کرام کے ہاں فقیہ کا معنی یہ ہے:

إنما الفقیہ المعرض عن دنیا الزاہد فی الآخرة البصیر فی عیوب

نفسہ. ②

فقیہ وہ ہے جو دنیا سے روگردانی کرے، آخرت سے رغبت رکھے، اپنے ذاتی عیوب سے باخبر ہو۔

فقہ کا اصطلاحی معنی

۱..... حفظ الفروع وأقله ثلاث (فقہ مسائل کے یاد رکھنے کا نام ہے، اور حفظ

مسائل کا کمتر مرتبہ یہ ہے کہ تین مسائل یاد ہوں) ③

۲..... معرفة النفس ما لها وما علیہا (نفس کا اپنے نفع مند اور نقصان دہ

چیزوں کو پہچاننا) ④

① المعتمد فی أصول الفقہ: ج ۱ ص ۴ / نہایة السؤل: ج ۱ ص ۱۹ / لسان العرب:

ج ۱ ص ۸۹ ② الدر المختار: ج ۱ ص ۵ ③ الدر المختار: ج ۱ ص ۵ ④ شرح فقہ

الاکبر: ص ۱۰

۳..... العلم بالأحكام الشرعية العملية من أدلتها التفصيلية. ①

شریعت کے عملی احکام کا ادلہ تفصیلیہ سے جاننا فقہ ہے۔

۴..... العلم بالأحكام الشرعية العلمية من أدلتها التفصيلية بالاستدلال. ②

شریعت کے عملی احکام کا ادلہ تفصیلیہ سے استدلال کے ساتھ جاننا فقہ ہے۔

علم اصول فقہ کا واضح

اصول فقہ کے واضح کے متعلق چار اقوال ہیں:

امام جعفر صادق رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۸ھ) امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۵۰ھ)

امام ابو یوسف رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۲ھ) امام شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ)

..... امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے بعض قواعد منقول ہیں جیسا کہ کتبِ روافض میں

ان کا تذکرہ ملتا ہے، لیکن انہوں نے باضابطہ خود کوئی کتاب تصنیف نہیں کی، اور نہ ہی ان

سے اصول فقہ کے تمام اصول و قواعد منقول ہیں، بلکہ ان سے صرف چند ایک اصول منقول

ہیں اس لئے انہیں اصول فقہ کا مدون کہنا مشکل ہے۔ ③

۲..... امام ابو الوفاء افغانی رحمہ اللہ نے ”أصول السرخسی“ کے شروع میں ایک

مقدمہ لکھا ہے، جس میں انہوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو اصول فقہ کا مدون اول قرار

دیا اور اصول فقہ پر لکھی گئی ابتدائی کتب کا ان کی تاریخی ترتیب کے لحاظ سے تذکرہ کیا، جس

میں امام شافعی رحمہ اللہ کی ”الرسالة“ کو اس فن پر لکھی جانے والی چوتھی کتاب شمار کیا،

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

أما أول من صنف في علم الأصول فيما نعلم فهو إمام الأئمة وسراج

① التنقيح والتوضيح: ص ۲۶ ② مختصر منتهى الأصول: ص ۳

③ الإمام الصادق حياته وعصره آراؤه وفقهه: ص ۲۶۷، ۲۶۸

الأمة أبو حنيفة النعمان رضي الله عنه حيث بين طرق الاستنباط في
 "كتاب الرأي" وتلاه صاحبه القاضي الإمام أبو يوسف يعقوب بن إبراهيم
 الأنصاري والإمام الرباني محمد بن الحسن الشيباني ثم الإمام محمد بن
 إدريس الشافعي رحمه الله صنف الرسالة. ①

ہمارے علم کے مطابق امام الائمہ سراج الامت ابوحنیفہ نعمان رحمہ اللہ نے علم اصول پر
 پہلی کتاب "كتاب الرأي" تصنیف کی، جس میں استنباط کے طریقے بیان کئے، اس کے
 بعد آپ کے دو شاگردوں قاضی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے اس فن پر کتب
 تصنیف کیں، پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے "الرسالة" تصنیف کی۔

محقق العصر ڈاکٹر محمد حمید اللہ رحمہ اللہ کی رائے بھی یہی ہے کہ علم اصول فقہ کے مدون
 امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں۔ ②

۳..... علامہ ابن ندیم نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی تصنیفات میں ایک کتاب کا نام
 "الأصول" بھی ذکر کیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اصول فقہ پر کتاب
 تصنیف کی ہے۔

ولأبي يوسف من كتب في الأصول والأمالى. ③

علامہ ابن خلکان رحمہ اللہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے ترجمہ میں یہ بات نقل کی ہے کہ
 اصول فقہ کے سب سے پہلے واضح امام ابو یوسف رحمہ اللہ ہیں:

أول من وضع الكتب في أصول الفقه على مذهب أبي حنيفة، وأملى

المسائل ونشرها، وبث على أبي حنيفة في أقطار الأرض. ④

① مقدمة أصول السرخسی: ج ۱ ص ۳ ② خطبات بہاولپور: ص ۱۳۵

③ الفہرست: الفن الثانی فی أخبار ابي حنيفة، ج ۱ ص ۲۵۳

④ وفيات الأعيان: القاضي أبو يوسف، ج ۶ ص ۳۸۲

سب سے پہلے امام ابو یوسف نے امام ابو حنیفہ کے مذہب پر اصول فقہ میں کتب تالیف کیں اور مسائل املاء کروائے، اور مختلف ملکوں میں امام ابو حنیفہ کے علم کو پھیلا یا۔

إن أبا يوسف أول من وضع الكتب في أصول الفقه على مذهب أبي

حنيفة. ①

بلاشبہ امام ابو یوسف پہلے شخص ہیں جنہوں نے امام ابو حنیفہ کے مذہب پر اصول فقہ میں پہلی کتاب تالیف کی۔

۴..... امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اتفق الناس على أن أول من في هذا العلم (أى أصول الفقه) الشافعي، وهو الذي رتب أبوابها وميز بعض أقسام من بعض وشرح مراتبها في

القوة والضعف. ②

لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ سب سے پہلے اس علم (اصول فقہ) میں امام شافعی رحمہ اللہ نے تصنیف کا آغاز کیا اور انہوں نے اس کے ابواب مرتب کئے، اس کی بعض اقسام کو بعض سے جدا کیا، قوت و ضعف کے اعتبار سے اس کے مراتب کی تشریح کی۔

علامہ بدرالدین زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الشافعي رضي الله عنه أول من صنف في أصول الفقه فيه كتاب الرسالة. ③
امام شافعی رحمہ اللہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اصول فقہ میں کتاب تصنیف کی اور وہ تصنیف ”کتاب الرسالة“ ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے چونکہ ہزاروں مسائل کی تدوین کی ہے، ان مدوّنہ مسائل کے لئے آپ کے اپنے اصول و قواعد تھے جو ”کتاب الراي“ میں تھے،

① مناقب الإمام أبي حنيفة للمكي: ۲ / ۲۲۵ ② كتاب مناقب الإمام الشافعي: ص ۵۵

③ البحر المحيط: ج ۱ ص ۱۸

لیکن یہ کتاب ہم تک نہ پہنچ سکی۔ آپ ہی کے اصولوں کو پھر آپ کے تلامذہ نے اضافات کے ساتھ اپنی تصنیفات میں جمع کیا، امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ان اصولوں کو ”کتاب الأصول“ کے نام سے اور امام محمد رحمہ اللہ نے بھی ان اصولوں کو ”کتاب الأصول“ کے نام سے جمع کیا۔ ❶

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کی یہ دونوں کتابیں مطبوعہ نہیں ہیں، مطبوعہ کتابوں میں پہلی کتاب امام شافعی رحمہ اللہ کی ”الرسالۃ“ ہے، ۵۹۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب عالم عرب کے مشہور محقق علامہ احمد شاہ کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ حلبي مصر سے شائع ہوئی ہے۔

کتب اصول فقہ کے تدوین کے طریقے

کتب اصول فقہ کی تدوین کے تین طریقے ہیں:

۱..... علمائے متکلمین کا طریقہ

۲..... علمائے حنیفہ کا طریقہ

۳..... متاخرین اہل علم کا طریقہ

تیسرے طریقے میں پہلے اور دوسرے طریقے کی کتب کو یکجا کیا گیا ہے۔

علمائے متکلمین کے طریقے پر تدوین کی گئی کتب

۱..... ”العمد“ قاضی عبد الجبار معتزلی (متوفی ۴۱۵ھ)

۲..... ”المعتمد“ امام ابو الحسین بصری معتزلی (متوفی ۴۳۶ھ)

۳..... ”البرہان فی أصول الفقہ“ امام الحرمین جوینی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۸ھ)

۴..... ”المستصفی“ امام غزالی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۵ھ)

یہ چار کتابیں امہات الکتب ہیں، بعد میں لکھنے والے تقریباً تمام اہل علم نے انہی سے

استفادہ کیا ہے۔ ❷

❶ الفہرست: ج ۱ ص ۲۵۳ ❷ مقدمة ابن خلدون: ص ۲۵۷

پھر ان چار کتابوں کے مضامین کو دو اکابر اہل علم نے اپنی کتابوں میں یکجا کیا ہے، امام رازی رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۶ھ) نے ”المحصول فی أصول الفقہ“ میں اور علامہ آمدی (متوفی ۶۳۱ھ) نے ”الإحکام فی أصول الأحکام“ میں، پھر علامہ تاج الدین ارموی (متوفی ۶۵۶ھ) نے امام رازی رحمہ اللہ کی کتاب کا خلاصہ ”الحاصل“ کے نام سے کیا، جو قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۵ھ) کی ”منہاج الوصول“ کا ماخذ ہے۔ دوسری طرف علامہ ابن حاجب مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۶ھ) نے علامہ آمدی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۱ھ) کی کتاب ”الإحکام فی أصول الأحکام“ کا خلاصہ ”منتھی السؤل والأمل إلی علمی الأصول والجدل“ کے نام سے کیا۔ ان مذکورہ بالا کتابوں میں دو کتابیں سب سے زیادہ مفید ہیں، اور ان کتابوں نے متقدمین کی کتابوں سے فی الجملہ مستغنی کر دیا ہے، اور ان دونوں کتابوں میں متقدمین کی تقریباً تمام مباحث کو یکجا کیا گیا ہے: ۱.....المحصول. ۲.....الإحکام

علمائے حنیفہ کے طریقے پر تدوین کی گئی کتب

- ۱.....”مأخذ الشرائع“ امام ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۰ھ)
- ۲.....”أصول الکرخی“ امام عبید اللہ بن حسین الکرخی رحمہ اللہ (متوفی ۳۴۰ھ)
- ۳.....”الفصول فی الأصول“ امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۰ھ)
- ۴.....”تقویم الأدلة“ امام ابو یزید عبد اللہ بن عمرو بوسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ)
- ۵.....”تأسيس النظر“ امام ابو یزید عبد اللہ بن عمرو بوسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ)
- ۶.....”أصول البزدوی“ علامہ فخر الاسلام بزدوی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۲ھ) اس کی شرح علامہ عبدالعزیز بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۰ھ) نے ”کشف الأسرار فی شرح أصول البزدوی“ کے نام سے چار جلدوں میں لکھی۔
- ۷.....”أصول السرخسی“ علامہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ)

۸..... ”المنار“ علامہ نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۷۰ھ) اس کی شرح ملا جیون رحمہ اللہ

نے ”نور الأنوار“ کے نام سے لکھی ہے۔

متاخرین اہل علم کے طریقے پر تدوین کی گئی کتب

۱..... بدیع النظام الجامع بین کتابی البزدوی والإحكام

علامہ مظفر الدین احمد بن علی المعروف ابن ساعاتی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۳ھ)

انہوں نے اس کتاب میں امام بزدوی رحمہ اللہ کی ”أصول البزدوی“ اور علامہ

آمدی کی ”الإحكام فی أصول الأحكام“ کے مباحث کو یکجا کیا ہے۔

۲..... ”تنقیح الأصول“ اس کی شرح مصنف نے خود ”التوضیح“ کے نام سے

لکھی ہے۔ مصنف علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۷ھ)

علامہ صدر الشریعہ نے ”التنقیح“ میں ”أصول البزدوی، المحصول“ اور

”منتھی السؤل والأمل“ کے مضامین کو جمع کیا اور پھر خود اس کی شرح ”التوضیح“

کے نام سے لکھی، علامہ تفتازانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۳ھ) نے ”التلویح“ کے نام سے

اس پر حواشی و تعلیقات لکھیں۔

۳..... ”جمع الجوامع“ علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) علامہ

بدر الدین زرکشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۴ھ) نے ”تشنیف المسامع“ کے نام سے اس

کتاب کی شرح لکھی۔

۴..... ”التحریر فی أصول الفقہ“ علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ)

انہوں نے اصول فقہ پر ”التحریر“ کے نام سے یہ متن لکھا، جس میں حنفیہ اور شوافع کے

اصول فقہ کے اہم مباحث کو یکجا کیا، لیکن اس کتاب کی عبارت بڑی مغلق اور پیچیدہ ہے بغیر

شرح کے کما حقہ اس کا سمجھنا دشوار ہے، علامہ ابن امیر الحاج رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے

”التقریر والتجیر“ کے نام سے تین جلدوں میں اس کی شرح لکھی۔ علامہ محمد بن امین

﴿ ۱۳۵ ﴾
 ﴿ کتب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف ﴾
 المعروف امیر بادشاہ رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۲ھ) نے ”تیسیر التحریر“ کے نام سے دو جلدوں میں اس کتاب کی شرح لکھی۔

۵..... ”مسلم الثبوت“ علامہ محبت اللہ بہاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۱۹ھ)
 انہوں نے علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ کی ”جمع الجوامع“ اور علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ کی ”التحریر“ کی مباحث کو نہایت اعجاز اور اختصار کے ساتھ یکجا کیا ہے، پھر علامہ بحر العلوم عبدالعلی نے ”فواتح الرحموت“ کے نام سے دو جلدوں میں ”مسلم الثبوت“ کی شرح لکھی۔ اب یہ کتاب قدیمی کتاب خانہ سے اس نام کے ساتھ شائع ہوئی ہے، ”فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت“ اس میں متن اور شرح دونوں یکجا ہیں۔
 ۶..... ”إرشاد الفحول إلى تحقيق الحق من الأصول“ علامہ شوکانی (متوفی ۱۲۵۰ھ)

۷..... ”حصول المامول من علم الأصول“ علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) انہوں نے علامہ شوکانی کی کتاب کی تلخیص کی ہے۔
 دور جدید میں مصر، شام، لبنان، سعودی عرب میں علم اصول فقہ پر کام ہوا اور بعض نہایت عمدہ اور معیاری کتابیں تصنیف ہوئیں، جن میں شیخ محمد الخضر می رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۶ھ) کی ”أصول الفقه“ اور ”تاریخ التشريع الإسلامی“ اور علامہ محمد عبدالرحمن المحلاوی کی کتاب ”تسهيل الوصول إلى علم الأصول“ اور شیخ عبدالوہاب خلاف (متوفی ۱۳۷۵ھ) کی کتاب ”علم أصول الفقه“ اور حسن احمد خطیب کی کتاب ”فقه الإسلام“ اور عمر بن عبداللہ کی ”سلم الوصول لعلم الأصول“ اور علی حسب اللہ کی ”التشريع الإسلامی“ اور شیخ محمد ابوزہرہ کی ”أصول الفقه“ اور محمد سعید رمضان البوطی کی ”ضوابط المصلحة فی الشريعة الإسلامیة“ اور ڈاکٹر وہبۃ الزحیلی کی ”نظرية الضرورة الشرعية“ اور مصطفیٰ احمد الزرقاء کی ”المدخل“ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

کتب اصول فقہ کا تعارف

۱..... الرسالة

امام شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ) اصول فقہ پر لکھی جانے والی کتابوں میں پہلی مطبوعہ کتاب امام شافعی رحمہ اللہ کی ”الرسالة“ ہے، اصول فقہ کو باضابطہ طور پر اصطلاحات، تشریحات، امثلہ کے ساتھ مدون کرنے والے امام شافعی رحمہ اللہ ہی ہیں۔ جمہور کے قول کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ کی ولادت ۱۵۰ ہجری کو غزہ (شام) میں ہوئی، سلسلہ قریشی ہے، دس برس کی عمر میں مکہ آئے، تعلیم حاصل کی پھر مدینہ منورہ آ کر امام مالک رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۹ھ) سے زانوئے تلمذ طے کیا، پھر آپ نے تقریباً دو سے تین سال تک امام محمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۹ھ) کی صحبت میں رہ کر تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس مکہ لوٹ آئے اور نو سال تک مکہ ہی میں مقیم رہے، ۱۹۵ ہجری میں دوسری مرتبہ دو سال کے لئے بغداد آ گئے، اسی سال قیام کے دوران آپ نے عبد الرحمن بن مہدی کی درخواست پر ”الرسالة“ تصنیف کی۔ ۱۹۸ ہجری میں تیسری بار ایک ماہ کے لئے بغداد آئے اور یہاں

سے ۱۹۹ ہجری میں مصر پہنچے، وہاں ۵۴ سال کی عمر میں ۲۰۴ ہجری میں انتقال ہوا۔ ①

مصری دور آپ کے فکری نمو کی تکمیل اور آراء فقہیہ کی پختگی کا دور ہے یہاں آپ نے نئی چیزیں، عرف، حضارت، آثارِ تابعین دیکھے، اپنی سابقہ آراء کو اپنے تجربہ، پختگی سن اور نئے شہر سے حاصل ہونے والی معلومات کی روشنی میں پھر پرکھا، فن اصول میں جو ”الرسالة“ لکھی تھی اُسے حذف و اضافہ کے ساتھ دوبارہ قلمبند کیا اور فروع میں بھی آراء کا جائزہ لے کر بعض سے رجوع کر لیا اور بعض نئی آراء قائم کیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ تالیف کے بعد برابر تحقیق و تمحیص کرتے رہتے تھے، اور کتب قدیمہ کو نئے قالب میں ڈھالتے رہتے،

① الشافعی حیاتہ و عصرہ و آراؤہ و فقہہ: ص ۲۰ تا ۲۶

﴿ کتب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف ﴾
 ﴿ ۱۳۷ ﴾
 چنانچہ آپ کا رسالہ جدیدہ بھی درحقیقت تحقیق و تمحیص اور حذف و اضافہ کے ساتھ رسالہ
 قدیمہ کا خلاصہ ہے۔

اس کتاب میں امام شافعی رحمہ اللہ نے درج ذیل عناوین پر قدرے تفصیل سے بحث
 ذکر کی ہے:

”باب: کیف البیان“ ”بیان ما نزل من الكتاب عاما يرا د به العام“
 ”بیان فرض اللہ فی کتابہ اتباع سنة نبیہ“ ”الناسخ والمنسوخ“ ”باب خبر
 الواحد“ ”الحجة فی تثبیت خبر الواحد“ ”باب الإجماع“ ”باب
 الاجتهاد“ ”باب الاستحسان“ ”أقاویل الصحابة“
 عالم عرب کے مشہور محقق شیخ احمد شاہ کی تحقیق کے ساتھ ۵۹۸ صفحات پر مشتمل یہ
 کتاب ”مکتبة الحلبي مصر“ سے شائع ہوئی ہے۔

۲..... أصول الكرخي

امام ابو الحسن کرخی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۰ھ) یہ امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ (متوفی
 ۳۲۱ھ) کے ہم عصر ہیں، امام کرخی رحمہ اللہ کے تلامذہ میں امام ابو بکر جصاص (متوفی
 ۳۷۰ھ) بھی شامل ہیں جو ”أحكام القرآن“ اور ”الفصول فی الأصول“ کے
 مصنف ہیں۔ اس کتاب میں انہوں نے ۳۹ قواعد ذکر کئے ہیں۔ ان قواعد کی شرح علامہ نجم
 الدین ابو حفص عمر النسفی (متوفی ۵۳۷ھ) نے کی ہے، انہوں نے ہر قاعدہ کے تحت امثلہ،
 نظائر اور تفریعات ذکر کی ہیں، مثلاً اصول الكرخي میں پہلی اصل یہ ہے:

الأصل أن ما ثبت باليقين لا يزول بالشك.

امام نسفی رحمہ اللہ نے اس اصل کی تشریح میں فرمایا:

من مسائله أن من شك في الحدث بعد ما يقين بالوضوء لم ينقض وضوءه. ①

① اصول الكرخي: ص ۱۱، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی

مولانا عبد القدوس ہاشمی کے بیان کے مطابق ۳۹ میں سے ۳۶ کلیات وہ ہیں جن کے ماتحت فقہ حنفی کی جزئیات آتی ہیں اور ان کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ فقہ کے جزئی مسائل کس طرح کلیات کے ماتحت آتے ہیں اور یہ کہ کسی خاص صورت حال پر حکم فقہی کی تطبیق میں کلیات فقہ سے کس طرح استفادہ کیا جاتا ہے اور وہ کیا اصول ہوتے ہیں جن کے تحت استخراج مسائل کئے جاتے ہیں۔

مصطفیٰ احمد الزرقاء کی رائے کے مطابق امام کرخی رحمہ اللہ نے ۳۷ قواعد جمع کئے ہیں:

فقد جاءت جموعة الكرخي بسبع وثلاثين قاعدة. ①

یہ کتاب چونکہ فن کی ابتدائی کتابوں میں سے ہے اس لئے اس میں تمام قواعد یکجا نہیں ہیں اور قواعد کی تعبیرات بھی جامع نہیں ہیں۔ اس رسالے کا اردو ترجمہ عبد الرحیم اشرف بلوچ صاحب نے کیا ہے، اس پر مفید مقدمہ مولانا عبد القدوس ہاشمی صاحب نے لکھا ہے، اصل کتاب میر محمد کتاب خانہ کراچی سے شائع ہوئی ہے، جبکہ ترجمہ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد سے شائع ہوا ہے۔

۳..... الفصول فی الأصول

امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۰ھ) کی معروف تصنیف ”أحكام القرآن“ ہے، یہ کتاب انہوں نے ”أحكام القرآن“ کے لئے بطور مقدمہ کے لکھی ہے۔ اس کتاب کے ماخذ دو ہیں، (۱) امام جصاص کے شیوخ اور ان کی کتب (۲) اور وہ اصولی کتابیں جو ان کے زمانے میں دستیاب تھیں۔ امام جصاص رحمہ اللہ نے اس کتاب میں عام، خاص، محکم، مجمل، متشابہ، حقیقت، مجاز، امر، نہی، ناسخ و منسوخ، بیان کی اقسام، خبر واحد، خبر مرسل، افعال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، اقوال صحابہ، اجماع، قیاس و اجتہاد، استحسان،

① القواعد الكلية مأخوذة من المدخل الفقهي العام إلى الحقوق المدينة: الباب

الأول، الفصل الثاني، ص ۱۰

﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور رد و فتاویٰ کا تعارف﴾
 (۱۳۹) علیل شرعیہ، تقلید مجتہد اور دیگر کئی اہم موضوعات پر قدرے تفصیل سے گفتگو کی ہے۔

اس کتاب میں امام جصاص رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ کی کتاب ”الرسالة“ پر بھی بعض مقامات پر مناقشہ کیا ہے، خصوصاً ”باب البیان“ میں، ان سے مناقشہ میں سخت اسلوب اختیار کیا ہے اور بیان کی تقسیم میں امام شافعی رحمہ اللہ سے مناقشہ کیا ہے۔ یہ کتاب پانچویں صدی ہجری سے لے کر آٹھویں صدی ہجری تک مفقود رہی ہے اس لئے اس کے حوالے اصول سرخسی یا اصول بزدوی سے نقل کئے جاتے ہیں، براہ راست اس کتاب سے نقل نہیں کئے جاتے۔ اس لئے ان چار صدیوں میں اصل مراجع کی طرف مراجعت کرنا نسخوں کے مفقود ہونے کی وجہ سے بظاہر ممکن نہیں تھا، اس لئے ان کے حوالے ان چار صدیوں کی کتابوں میں نہیں ملتے۔ ۱۴۰۳ ہجری میں اس کا نسخہ پہلی مرتبہ شائع ہوا۔ اس کا محقق نسخہ ۱۴۱۴ھ میں چار جلدوں میں وزارت الاوقاف کویت سے شائع ہوا ہے۔

۴..... العمد

قاضی عبدالجبار معتزلی (متوفی ۴۱۵ھ) فقیہ، اصولی، متکلم اور اپنے زمانے کے اصول میں مذہب معتزلہ کے امام تھے، فروع مذہب شافعی سے اخذ کرتے ہیں، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عمر رضا کحالی نے لکھا ہے:

① كان مقلد الشافعي في الفروع وعلى رأس المعتزلة في الأصول. صاحب ”الرسالة المستطرفة“ نے لکھا:

② ذی التصانیفی السائرة و ذکرہ شائع فی الأصول.

یہ کتاب اصول فقہ پر ہے، اس میں اصول فقہ کے تقریباً تمام اہم ابواب موجود ہیں (مصنف نے علم کلام پر ایک کتاب ”المغنی“ لکھی تھی جو ۲۰ جلدوں میں ۱۳۰۰۰ اوراق پر

③ الرسالة المستطرفة: ص ۱۶۰

④ معجم المؤلفین: ج ۵ ص ۷۸

مشمول ہے، اسکی ۱۴ جلدیں چھپ کر منظر عام پر آچکی ہیں) اس کے تین ابواب ”الإجماع والقیاس والاجتہاد“ پر محمد جمال التطوانی نے تحقیق پیش کی، اور دراسات اسلامیہ میں اور دراسات علیا میں ڈپلومہ حاصل کیا۔ ①

اسی طرح قاضی عبدالجبار کی کتاب ”العمد“ کے دوسرے نصف پر دکتور عبدالحمید زنید کی تحقیق جاری ہے۔ ②

امام ابوالحسین بصری معتزلی (متوفی ۴۳۶ھ) نے اس کتاب کی شرح ”المعتمد“ کے نام سے لکھی، اور اس کی تالیف کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أني سلكت في ”الشرح“ مسلك الكتاب في ترتيب أبوابه وتكرار كثير من مسائله وشرح أبواب لا تليق بأصول الفقه من دقيق الكلام. ③
شرح ”العمد“ میں، میں نے کتاب کے ابواب کے طریقے کو اختیار کیا ہے، باوجود اس کہ کثیر مسائل میں تکرار تھا اور کئی ابواب کی شرح دقت کلام کے باعث اصول فقہ کے لائق نہیں تھی۔

تلاش بسیار کے باوجود اس کتاب کا مکمل مطبوعہ نسخہ مجھے دستیاب نہیں ہوا۔

۵..... تأسيس النظر ۶..... تقويم الأدلة في الأصول

۷..... الأنوار في الأصول ۸..... الأسرار في الأصول والفروع

یہ کتابیں امام ابو زید دبو سی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) کی ہیں، علامہ ابن خلکان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

① معجم الأصوليين: مظهر بقاء، ج ۲ ص ۱۵۵

② معجم الأصوليين: مظهر بقاء، ج ۲ ص ۱۵۵

③ المعتمد في أصول الفقه: ج ۱ ص ۳

وہو اول من وضع علم الخلاف وأبرزه إلى الموجود. ①

انہوں نے سب سے پہلے علم الخلاف (اختلاف الفقہاء) کی بنیاد ڈالی اور اس کو باقاعدہ ایک منفرد علم کی حیثیت عطا کی۔

لیکن ابن خلکان رحمہ اللہ کی یہ بات درست نہیں ہے اس لئے کہ علامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۰ھ) کی ”اختلاف الفقہاء“ اور امام طحاوی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۱ھ) کی ”اختلاف الفقہاء“ ان سے پہلے لکھی گئی ہیں، اس لئے ”اختلاف الفقہاء“ کا موجود علامہ دبوسی رحمہ اللہ کو قرار نہیں دیا جاسکتا، البتہ انہوں نے اس فن کو حسن ترتیب کے ساتھ مدون کیا ہے۔

”تأسيس النظر“ میں امام ابو الحسن کرخی اور ابو بکر جصاص رحمہما اللہ کے بیان کردہ مضامین کو قدرے تفصیل کے ساتھ لیا گیا ہے، اور حنفی فقہاء کا اسلوب اختیار کرتے ہوئے اصول کے ضمن میں مسائل جزئیہ کو تفریعات اور فقہی نکات پر مشتمل قواعد اور مسائل کو بیان کیا گیا ہے، امام دبوسی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو مندرجہ ذیل نواجزاء میں تقسیم کیا ہے:

۱..... امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے دونوں شاگردوں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے مابین فقہی اختلاف آراء کی اساس کو بیان کیا ہے، اس حصہ میں وہ قواعد و اصول مذکور ہیں جن سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے شاگردوں کے نقطہ نظر کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

۲..... امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کی ان فقہی آراء کے اصول و قواعد جن میں امام محمد رحمہ اللہ نے ان سے اختلاف کیا ہے۔

۳..... امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کی ان فقہی آراء کے اصول و قواعد جن میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ان سے اختلاف کیا ہے۔

۴..... امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے مابین پائی جانے والی اختلافی آراء کے

اصول وقواعد بیان کئے۔

۵..... تین حنفی ائمہ امام محمد، امام حسن بن زیاد (اصل کتاب سے ایک نام ساقط ہے) ان کی فقہی آراء کے اصول وقواعد جن میں ان سے ان کے ایک اور نامور ساتھی امام زفر رحمہ اللہ نے اختلاف کیا ہے۔

۶..... حنفی ائمہ فقہ (امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ وغیرہ) کی ان فقہی آراء کے اصول وقواعد جن میں امام مالک رحمہ اللہ نے ان سے اختلاف کیا ہے۔
۷..... تین حنفی ائمہ فقہ (امام محمد، امام زفر اور امام حسن بن زیاد رحمہم اللہ) کی ان فقہی آراء کے اصول وقواعد جن میں انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نامور معاصر قاضی ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کی آراء واقوال سے اختلاف کیا ہے۔

۸..... مذکورہ بالا حنفی ائمہ فقہ کی ان فقہی آراء کے اصول وقواعد جن میں انہوں نے امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کی رائے سے اختلاف کیا ہے۔

۹..... متفرق اختلافی اقوال و آراء کے اصول وقواعد۔

ان نواجزاء میں سے ہر ایک جز کو مختلف ابواب کے تحت تقسیم کیا گیا ہے، ہر باب میں اس موضوع سے متعلق یا اس سے ملتے جلتے امور سے متعلق اصول و کلیات بیان کئے گئے ہیں، ہر اصل اور کلیہ کی مثالیں اور تطبیقی نظائر بھی دی گئی ہیں تاکہ قانون کا منشا و مراد واضح ہو سکے، یہ رسالہ کراچی سعید کمپنی سے ۱۴۰۱ھ میں شائع ہوا ہے۔

”الأسرار فی الأصول والفروع“ اس کتاب کے بارے میں حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ ایک ضخیم کتاب ہے جس کا آغاز انہوں نے ”الحمد لله رب العالمین“ سے کیا ہے۔ ①

”الأنوار فی الأصول“ حاجی خلیفہ نے کہا کہ یہ ایک مختصر کتاب ہے جس کا آغاز

① کشف الظنون: ج ۱ ص ۸۱

”الحمد لله الذي أعلى منزلة المؤمنين“ سے ہوتا ہے۔ ①

”تقويم الأدلة في الأصول“ حاجی خلیفہ نے کہا کہ یہ کتاب ایک جلد میں ہے اس کا آغاز ”الحمد لله رب العالمين“ سے ہوا ہے۔ امام فخر الاسلام علی بن بزدوی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۲ھ) نے اس کی شرح بھی لکھی ہے اور یہ ایک عمدہ شرح ہے اور یہ علمائے حنفیہ میں بہت معتبر سمجھی جاتی ہے، ابو بکر محمد بن حسین بن محمد الارسابندی حنفی (متوفی ۵۱۲ھ) نے اس کا اختصار کیا جس کا نام ”مختصر تقويم الأدلة للدبوسی“ ہے اور ابو جعفر محمد بن الحسین الحنفی نے اس کا اختصار کیا ہے۔ ②

۹ المعتمد

امام ابوالحسین بصری معتزلی (متوفی ۲۳۶ھ) یہ کتاب قاضی عبدالجبار معتزلی (متوفی ۴۱۵ھ) کی ”العمد“ کی شرح ہے، اور اصول فقہ پر لکھی گئی ارکان اربعہ میں سے ایک کتاب ہے، کتب اربعہ مندرجہ ذیل ہیں:

”العمد، المعتمد، البرهان، المستصفی“

علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۸ھ) فرماتے ہیں:

وكان من أحسن ما كتب فيه المتكلمون كتاب البرهان للإمام
الحرمين والمستصفى للغزالي وهما من الأشعرية وكتاب العمدة لعبد
الجبار وشرحه المعتمد لأبي الحسين البصري وهما من المعتزلة وكانت
الأربعة قواعد هذا الفن. ③

یہ کتاب معتزلہ کی آراء و استدلال کے مصادر میں سے ایک ہے، اس میں ماضی کے

① كشف الظنون: ج ۱ ص ۱۹۶ ② كشف القناع عن مهمات الأسامي والكنى:

ص ۷۷ / كشف الظنون: ج ۱ ص ۲۶۷ / هدية العارفين: ج ۵ ص ۲۳۸ / الفوائد البهية

في تراجم الحنفية: ص ۱۰۹ ③ مقدمة ابن خلدون: ص ۳۵۵

اصولیین کی ایک بڑی جماعت کی آراء کو منضبط کر لیا گیا ہے، ان کے ادلہ کو بیان کیا اور ان پر تنقید کی، اس کتاب میں اصول فقہ کے موضوع کو ایک ترتیب نو سے مرتب کیا گیا ہے، ”العمد“ میں پائے جانے والے تکرار سے اجتناب برتا ہے۔ مقدمۃ المعتمد کی یہ عبارت وجہ تالیف کو بیان کرتی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:

والذی دعانی الی تألیف هذا الكتاب فی أصول الفقه بعد شرحی کتاب العمد للقاضی عبد الجبار، واستقصاء القول فیہ أنى سلکت فی شرح مسلک الكتاب فی ترتیب أبوابه وتکرار کثیر من مسائله وشرح أبواب لا تلیق بأصول الفقه من دقیق الكلام..... فأحبت أن أولف کتابا، مرتبة أبوابه غیر مکررة وأعدل فیها عن ذکر ما لا یلیق بأصول الفقه من دقیق الكلام..... وأیضا فإن القاری لهذه الأبواب فی أصول الفقه وإن کان عارفا بالكلام فقد عرفها علی أتم استقصاء ولس یستفید من هذه الأبواب شیئا وإن کان عارفا بالكلام صعب علیه فهمها وإن شرحت له..... فكان الأولى حذف هذه الأبواب من أصول الفقه. ①

بہر حال یہ کتاب ان کی تالیفات میں سے ایک اہم کتاب شمار کی گئی ہے جو فن اصول فقہ کا قابل فخر علمی سرمایہ ہے۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل عناوین کے تحت مفید مباحث ذکر کی گئی ہیں:

”الكلام فی الأوامر، الكلام فی النواهی، الكلام فی المجمل والمبین، الكلام فی الناسخ و المنسوخ، الكلام فی الإجماع، الكلام فی القیاس والاجتهاد، الكلام فی الحظر والإباحة، الكلام فی المفتی والمستفتی“ وغیرہا۔

① المعتمد فی أصول الفقه: ج ۱ ص ۳

﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف﴾
 ﴿۱۵۵﴾
 یہ کتاب خلیل المیس کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں دارالکتب العلمیہ سے شائع

ہوئی ہے۔

۱۰ الإحكام في أصول الأحكام

علامہ ابن حزم ظاہری (متوفی ۴۵۶ھ) موصوف ابتداء میں شافعی المسلک تھے پھر ظاہریہ کی طرف آئے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے استحسان کے بطلان پر جو دلائل دیئے تھے انہوں نے ان دلائل کو قیاس کے ابطال پر فٹ کیا، یہ قیاس اور استحسان کے منکر تھے، بعد میں فروع میں کسی کے مقلد بھی نہیں تھے۔ علامہ ابن حزم نے فقہی اصول وضع کئے اور امام شافعی رحمہ اللہ کی طرح اپنے طرز استنباط اور طریق اجتہاد کو اپنے وضع کردہ اصول میں محدود و محصور کیا اور ان کے ذکر و بیان میں طوالت سے کام لیا، یہ اصول انہوں نے اپنی مشہور کتاب ”الإحكام في أصول الأحكام“ میں بیان کئے، اس کتاب کے ساتھ ساتھ آپ نے ظاہری فقہ کے قواعد میں ایک مختصر کتاب بھی تحریر کی۔ یہ قیاس اور استحسان کو تسلیم نہیں کرتے اور ان پر کڑی تنقید کرتے ہیں، تقلید کی مذمت کرتے ہوئے اپنی کتاب ”المحلی“ میں لکھتے ہیں:

لا يحل لأحد أن يقلد أحدا لا حيا ولا ميتا وعلى كل أحد من الاجتهاد

حسب طاقته. ①

کسی شخص کے لئے کسی زندہ یا فوت شدہ کی تقلید کرنا جائز نہیں، ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق اجتہاد کر سکتا ہے۔

علامہ ابن حزم نے اپنی کتاب ”النبذ في أصول الفقه“ صفحہ ۷۳ پر تقلید کی بڑی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے ایک کتاب قیاس اور استحسان اور تقلید کے بطلان پر بھی لکھی ہے جس کا نام ”إبطال القياس والرأى والاستحسان والتقليد والتعليل“ ہے، اس

① المحلی بالآثار: کتاب التوحید، مسائل من الأصول، ج ۱ ص ۸۵

کتاب میں قیاس اور رائے کی پر زور انداز میں مذمت کی ہے۔

علامہ ابن حزم کی کتاب ”الإحكام في أصول الأحكام“ چالیس ابواب پر مشتمل ہے، ان کے تعصب کا اندازہ ”الباب الخامس والثلاثون في الاستحسان والاستنباط في الرأي وإبطال كل ذلك، الباب السادس والثلاثون في إبطال التقليد، الباب الثامن والثلاثون في إبطال القياس في أحكام الدين، الباب التاسع والثلاثون في إبطال القول بالعلل في جميع أحكام الدين“ ان ابواب کے تحت انہوں نے ائمہ فقہاء اور مقلدین کے خلاف بڑی نازیبا زبان استعمال کی ہے، یہ کتاب شیخ احمد محمد شاہ کی تحقیق کے ساتھ آٹھ جلدوں میں دارالافتاء الجدیدہ بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۱۱ کتاب الخلافیات

امام بیہقی رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۸ھ) آپ اپنے وقت کے ایک عظیم نقاد محدث تھے، آپ کی تصنیفات میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

السنن الكبرى، شعب الإيمان، المدخل، دلائل النبوة، الزهد الكبير.
 حصول علم کے لئے بغداد، خراسان اور حجاز مقدس کے سفر کئے، علامہ ذہبی رحمہ اللہ ان کے متعلق نقل کرتے ہیں:

لو شاء البيهقي أن يعمل لنفسه مذهباً يجتهد فيه لكان قادراً على ذلك لسعة علومه ومعرفة بالاختلاف.

اگر امام بیہقی چاہتے تو اپنے لئے ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈال دیتے، اس میں اجتہاد کرتے تو وہ وسعت علمی اور اختلافات کی معرفت رکھنے کی بناء پر ضرور قادر ہو جاتے۔

امام الحرمین جوینی رحمہ اللہ نے فرمایا:

ما من شافعي إلا و لشافعي عليه منة إلا لبيهقي فإن له على الشافعي

منة لتصانیفه فی نصرۃ مذہبہ و أقاویلہ. ①

شواہع میں سے امام بیہقی کا امام شافعی پر احسان ہے کہ انہوں نے کثرت تصانیف سے ان کے مذہب اور نظریات کی مدد کی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کی یہ کتاب تلاش بسیار کے باوجود مجھے اب تک نہیں مل سکی۔ ان کے تقریباً تمام سوانح نگاروں نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے خصوصاً امام ذہبی رحمہ اللہ جیسے بلند پایہ نقاد محدث نے بھی۔

۱۲ إحصاء الفصول فی أحكام الأصول

امام ابو الولید باجی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۲ھ) آپ اپنے وقت کے ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے، حصول علم کے لئے بغداد، دمشق، موصل، مصر وغیرہ کا سفر کیا، وہاں کے جید علماء سے علم سیکھا، موصل میں فقہ و اصول فقہ کی تعلیم وہاں کے قاضی ابو جعفر السمنانی رحمہ اللہ سے حاصل کی، تیرہ سال تک حصول علم میں مگن رہنے کے بعد واپس لوٹ کر علمی اور عملی میدان میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے لگے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کے ترجمے کا آغاز ان القابات کے ساتھ کیا ہے:

الإمام، العلامة، الحافظ، ذو الفنون، القاضي.

امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی تفصیلی حالات اور تصنیفات کا ذکر کیا ہے، دیکھئے: ②

یہ کتاب عبدالمجید ترکی کی تحقیق سے ۱۴۰۷ھ میں چھپ چکی ہے۔

۱۳ اللمع فی أصول الفقہ

امام ابواسحاق شیرازی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۶ھ) آپ کی مشہور تصنیف ”طبقات

① سیر أعلام النبلاء: ترجمة: أحمد بن الحسين بن علي البيهقي، ج ۱۸ ص ۱۶۸،

۱۶۹ / تذكرة الحفاظ: ج ۳ ص ۲۲۰ ② سیر أعلام النبلاء: ترجمة: أبو الوليد الباجی

سليمان بن خلف، ج ۱۸ ص ۳۶ تا ۵۴۱

الفقهاء“ ہے، ”اللمع“ مندرجہ ذیل مباحث پر مشتمل ہے:

الكلام فى الأمر والنهى، الكلام فى المجرم والمبين، الكلام فى
النسخ، الكلام فى الإجماع، الكلام فى القياس، الكلام فى التقليد، الكلام
فى الاجتهاد.

۱۳۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۱۴۲۳ھ میں دارالکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے۔

علامہ شیرازی رحمہ اللہ نے اس کتاب کی خود شرح لکھی، جو ”شرح اللمع“ اور
”الوصول إلى مسائل الأصول“ کے نام سے شائع ہوئی ہے، یہ شرح دو جلدوں میں
عبدالمجید ترکی کی تحقیق کے ساتھ دارالغرب الاسلامی بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

ان کی ایک تصنیف ”الملخص فى الجدل“ ہے، جس میں انہوں نے عموم،
خصوص، امر، نہی، ناسخ و منسوخ، اصل، فرع، علت، استحسان، استصحاب اور استصلاح پر
بحث کی ہے۔ محمد یوسف اخوند نے اس کتاب پر تحقیق و تعلیق کر کے جامعہ ام القری سے
۱۴۰۷ھ میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔

مصنف نے اپنی کتاب کا اختصار ”المعونة فى الجدل“ کے نام سے کیا، یہ
اختصار عبدالمجید ترکی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۰۸ھ میں شائع ہوا ہے۔

۱۴ البرهان فى أصول الفقه

امام الحرمین جوینی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۸ھ) آپ فقیہ، اصولی، متکلم اور کئی علوم میں
دسترس رکھتے تھے، اپنے والد شیخ ابو محمد الجوینی اور قاضی حسین رحمہما اللہ سے تفرقہ حاصل کیا،
استاذ ابوالقاسم الاسکافی الاسفراینی رحمہ اللہ سے علم الاصول کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے
مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تقریباً چار سال تک درس دیا، اس وجہ سے ان کا لقب امام
الحرمین پڑ گیا۔ یہ کتاب نئے طریقے اور نئے اسلوب پر تالیف کی گئی، آٹھویں صدی ہجری

﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور رد و فتاویٰ کا تعارف﴾
 ﴿۱۵۹﴾
 کے شافعی عالم علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ جو ”البرہان“ سے قبل لکھی گئی کتب پر آگاہ تھے
 انہوں نے بھی اس کا اعتراف کیا اور کہا:

إن هذا الكتاب وضعه إمام الحرمين في أصول الفقه على أسلوب
 غريب لم يقتد فيه بأحد. ①

یہ کتاب اصول فقہ کی چار بنیادی کتابوں میں سے ایک ہے، اس کتاب میں مندرجہ
 ذیل پانچ عنوانات پر تفصیلی مباحث ہیں:

۱.....البيان ۲.....الإجماع ۳.....القياس ۴.....الاستدلال ۵.....الترجيح
 علامہ ابوالحسن علی بن اسماعیل بن علی بن عطیہ ابیاری تلکانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۶ھ)
 نے ”التحقیق والبیان فی شرح البرہان“ کے نام سے اس کتاب کی مفصل شرح
 لکھی۔ امام الحرمین رحمہ اللہ کی ایک تصنیف ”الورقات“ ہے، ۳۱ صفحات پر مشتمل اس
 رسالے میں امر، نہی، خاص، عام، مجمل، ظاہر، مؤول، نسخ، اجماع، قیاس اور اجتہاد کی
 تعریفات اور مختصر وضاحت ذکر کی ہے، اس کتاب کی کئی اہل علم نے شروحات لکھی ہیں،
 دیکھئے تفصیلاً: ②

۱۵..... أصول البزدوی

علامہ فخر الاسلام بزدوی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۲ھ) آپ فروع و اصول، فقہ و حدیث،
 مناظرہ و کلام، وغیرہ تمام علوم میں مہارت تامہ حاصل کر کے مرجع خلائق بنے، علامہ عبدالحی
 لکھنوی رحمہ اللہ آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

البزدوی الإمام الكبير، الجامع بين أشاتات العلوم، إمام الدين في
 الفروع والأصول، له تصانيف كثيرة معتبرة، وكتاب كبير في أصول الفقه

① طبقات الشافعية الكبرى: ترجمة: عبد الملك بن عبد الله بن يوسف، ج ۵

ص ۱۹۲ ② كشف الظنون: ج ۲ ص ۲۰۰۵

مشہور بأصول البزدوی معتبر معتمد. ①

امام فخر الاسلام بزدوی رحمہ اللہ نے جس طرح ایک مشکل عبارت کے اسلوب کو اپنایا تو ان کی عبارت کے فہم میں صعب و عسر کی بناء پر ان کا لقب ابو العسر پڑ گیا، مگر دوسری طرف ان کے ایک حقیقی بھائی جن کا نام محمد تھا انہوں نے بھی اصول اور دیگر فنون میں کتب تالیف کیں مگر اپنے بھائی فخر الاسلام کے برعکس انہوں نے نہایت سلیس، صاف اور واضح عبارتوں میں بات کرنے کے اسلوب کو اختیار کیا، ان کا یہ اسلوب اہل علم کو اتنا آسان لگا کہ ان کا لقب ابو الیسر رکھا گیا۔ ہو سکتا ہے کہ فخر الاسلام نے تعلیم اور اس اسلوب کو متعارف کرانے کی غرض سے ایسا کیا ہوا اور پھر انہی کے مشورے سے ان کے بھائی نے نہایت سلیس، صاف اور واضح عبارات میں اصول فقہ کے مسائل کو پیش کیا تا کہ دونوں طریقوں پر اصول فقہ میں خدمات کا شرف ان کے خاندان کو حاصل ہو جائے۔ علامہ طاش کبریٰ زادہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وللإمام فخر الإسلام البزدوی أخ مشہور بأبی الیسر لیسر تصنیفاتہ

كما أن فخر الإسلام مشہور بأبی العسر لعسر تصنیفاتہ. ②

امام بزدوی رحمہ اللہ کی اصول بزدوی میں موجود روایات کی تخریج علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے ”تخریج الأحادیث من أصول البزدوی“ کے نام سے کی۔ اس کتاب پر لکھی گئی شروحات کی تعداد بیس سے زائد ہے، لیکن سب سے زیادہ معروف، مفصل و مدلل اور محقق شرح علامہ عبدالعزیز بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۰ھ) کی ”کشف الأسرار شرح أصول البزدوی“ ہے۔

اس کتاب کی ایک شرح علامہ حسین بن علی المعروف حسام الدین سغناقی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۱ھ) کی ”الكافي شرح البزدوي“ ہے۔ شیخ محمد فخر الدین سید محمد قانت نے

① الفوائد البهية: ص ۱۲۲، ۱۲۵ ② مفتاح السعادة: ج ۲ ص ۱۴۱

کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف ﴿۱۶۱﴾

اس پر نہایت مفید تحقیق و تعلیق کر کے دکتورہ کی ڈگری حاصل کی ہے، یہ کتاب ۵ جلدوں میں مکتبۃ الرشید سے ۱۳۲۲ھ میں چھپ چکی ہے۔ علامہ قوام الدین امیر کاتب اتقانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۸ھ) نے ”الشامل“ کے نام سے اس کی شرح لکھی۔

علامہ اکمل الدین بابر ترقی رحمہ اللہ (متوفی ۷۸۶ھ) نے ”التقریر“ کے نام سے اس

کتاب کی شرح لکھی۔ ①

۱۶..... أصول السرخسی

علامہ شمس الأئمہ سرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۳ھ) علامہ سرخسی رحمہ اللہ نے یہ کتاب قید و بند کی صعوبتوں کے زمانے میں کنویں سے زبانی املاء کروائی ہے، کتاب کے مقدمے میں اس کی صراحت موجود ہے:

قال الشيخ الإمام الأجل الزاهد شمس الأئمة أبو بكر محمد بن أبي سهل السرخسي أملى في يوم السبت سلخ شوال سنة تسع وسبعين وأربع مائة في زاوية من حصار أوزجند.

اس کتاب میں مندرجہ ذیل موضوعات کا قدرے تفصیل سے تذکرہ کیا گیا ہے:

امر، نہی، اسباب شرائع، عزیمت، رخصت، خاص، عام، الفاظ عموم، حقیقت، مجاز، صریح، کنایہ، سبب، رکن، اہلیت، شرط، علت، حروف مستعملہ، متواتر، مشہور، خبر واحد، اجماع، بیان کی اقسام، نسخ، افعال النبی، شرائع من قبلنا، استحسان، معارضہ، اہلیت اداء وغیرہ اہم موضوعات کو حسن ترتیب سے ذکر کیا ہے۔

یہ کتاب دکتور رفیق العجم کی تحقیق کے ساتھ قدیمی کتب خانہ سے بھی دو جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ علامہ سرخسی رحمہ اللہ اپنے زمانے کے ایک بلند پایہ فقیہ تھے، ان کی تصانیف

① الفتح المبين: ج ۲ ص ۱۷۲، ۲۰۱ / هدية العارفين: ج ۲ ص ۱۷۱ / معجم

الأصوليين: ج ۱ ص ۲۸۵

فقہ اور اصول پر محیط ہیں، انہوں نے فقہ کی مشہور و ضخیم کتاب ”المبسوط“ اپنے شاگردوں کو اس وقت املاء کرائی جب انہیں ایک کنویں میں قید کر دیا گیا تھا، اس زمانے میں ان کے تلامذہ کنویں کی منڈیر پر جمع ہو جاتے اور بغیر کسی کتاب و مراجع کے املاء کراتے جاتے اور شاگرد لکھتے رہتے۔ شمس الائمہ کو حاکم وقت خاقان نے کنواں نما گڑھے میں قید کیا تھا، ڈاکٹر صلاح الدین منجد نے ”شرح السیر الکبیر“ کے مقدمے میں ایک وجہ یہ بیان کی ہے کہ خاقان نے اپنی کنیز کو آزاد کر کے عدت سے پہلے ہی اس سے نکاح کر لیا تھا، امام سرخسی رحمہ اللہ نے ان کے اس فعل پر اعتراض کیا جس کی پاداش میں اس ظالم و جابر شخص نے تکبر اور رعونت کے عالم میں ایسی مقدس شخصیت کو نہایت بربریت کے ساتھ قید کر لیا، کئی سال تک آپ اس کنویں میں قید رہے، اسی قید و بند کی صعوبتوں اور تکلیفوں کے دوران آپ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ”المبسوط“ جو تیس (۳۰) جلدوں میں ہے زبانی محض اپنے حافظے سے املاء کراتے تھے۔ کسی نے کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کو تین سو گرا سے (یعنی کاپیاں) حفظ تھیں، آپ نے فرمایا ”حفظ الشافعی زکوٰۃ محفوظی“ یعنی مجھے جتنا یاد ہے امام شافعی کو اس کی زکوٰۃ یاد تھی۔

علامہ طاش کبریٰ زادہ فرماتے ہیں کہ انہیں بارہ ہزار کاپیاں حفظ تھیں۔ ①

۱۷..... المنحول من تعليقات الأصول

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۵ھ) امام غزالی رحمہ اللہ نے اصول فقہ پر مندرجہ ذیل کتب اور رسالے لکھے ہیں:

المنحول، المستصفی، شفاء الغلیل، منتخل فی علم الجدل، تحصین

المأخذ، مأخذ فی الخلافات، مفصل الخلاف فی أصول القیاس.

① مفتاح السعادة: ترجمة: شمس الأئمة السرخسی، ج ۲ ص ۱۶۶

”المنحول“ امام غزالی رحمہ اللہ کی ابتدائی کتابوں میں سے ہے جو ان کی جوانی کے زمانے کی کتاب ہے، ابتدائی زمانے میں ان میں مجادلہ، مناظرہ، نکتہ چینی، خود پسندی تھی۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو اپنی علمی زندگی کے آغاز پر تصنیف کیا اور بغداد میں مدرسہ نظامیہ کی تدریس کے زمانہ میں اپنے استاد امام الحرمین رحمہ اللہ کی زندگی میں ہی یہ کتاب لکھ دی تھی، ابتدائی زمانے میں آپ مکمل طور پر دراساتِ فلسفہ کی طرف مائل تھے اور ”مقاصد الفلاسفہ“ اور ”تہافتہ الفلاسفہ“ جیسی کتب کی تصنیف میں مشغول تھے۔ اس کتاب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس دور میں امام غزالی رحمہ اللہ ایک مستقل شخصیت کی روپ میں نظر نہیں آتے بلکہ ان کی حیثیت زیادہ تر اپنے استاد کی آراء کے ناقل و مدافع کی نظر آتی ہے، مگر امام الحرمین رحمہ اللہ سے اس عقیدے و پیروی نے انہیں اپنی رائے کے اظہار سے روک نہیں دیا تھا، وہ ”المنحول“ میں ان سے اعراض بھی کرتے ہیں اور ان کے مسلک کے خلاف کو بھی اختیار کرتے ہیں۔ اس کتاب میں انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر سخت قلم چلایا ہے اور آپ کے خلاف بڑے نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں، امام غزالی رحمہ اللہ نے ”المنحول“ کے آخر میں ایک فصل کے تحت مذہبِ امام شافعی رحمہ اللہ کی دیگر مذاہب پر تقدیم کی وجہ بیان کی اور پھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کا بطلان کیا جس کی تفصیلات ”المنحول“ میں ”المسلک الثالث فی الکلام علی مخالفت مالک و ابی حنیفہ رحمہ اللہ“ کے تحت صفحہ ۴۹۹ میں دیکھی جاسکتی ہیں، ان کو غیر مجتہد کہا اور کہا کہ وہ لغت سے ناواقف ہیں، اور انہوں نے جو مسائل فقہیہ بیان کئے وہ غلط ہیں۔ شاید امام غزالی رحمہ اللہ نے یہ سب اپنے استاد امام الحرمین رحمہ اللہ کے منہج کی پیروی میں کہا، کیونکہ انہوں نے بھی اپنی کتاب ”مغیث الخلق“ میں ایسا ہی کیا تھا۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ امام غزالی رحمہ اللہ نے زندگی کے اواخر میں فقہ حنفی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے متعلق ان اعتقادات سے رجوع کر لیا تھا جس کا اظہار ان کی کتب ”المستصفی“

اور ”احیاء علوم الدین“ سے ہوتا ہے۔ ”احیاء علوم الدین“ میں آپ نے فرمایا:

وأما أبو حنيفة فلقد كان أيضا عبدا زاهدا باله تعالى، خائفا منه،
مریدا وجه الله تعالى بعلمه.

امام غزالی رحمہ اللہ نے آپ کی عبادت، زہد، خوفِ خدا، خشیت، امانت و دیانت اور
شب بیداری کے متعلق اقوال و حکایات بھی نقل کی ہیں، دیکھئے: ①

”المنحول“ میں بعض مباحث نہایت مختصر ہیں جبکہ بعض بہت طویل ہیں، بعض
جگہ تعبیرات نہایت سہل ہیں جبکہ بعض مقامات پر نہایت دقیق ہیں، کتاب میں ایک اسلوب
نہیں اختیار کیا گیا ہے، ایک ثلث کتاب ان مباحث پر مشتمل ہے جن کا اصول فقہ سے کوئی
تعلق نہیں ہے، بعض مقامات پر غیر مستند روایات ذکر کی ہیں جبکہ بعض مقامات پر صحیح
احادیث کو بھی قطعی طور پر کذب قرار دیا ہے:

﴿اِسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ

اللَّهُ لَهُمْ﴾ (توبہ: ۸۰)

اس آیت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ”سأزیده علی السبعین“ تو امام
غزالی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو جھوٹ لکھا ہے:

على أن ما نقل في آية الاستغفار كذب قطعاً، إذا الغرض منه التناهي
في تحقيق اليأس من المغفرة فكيف يظن برسول الله صلى الله عليه وسلم
ذهولة. ②

”سأزیده علی السبعین“ کے حدیث نہ ہونے کے بارے میں امام غزالی
رحمہ اللہ کو وہم ہوا ہے حالانکہ یہ حدیث صحیح ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو

① احیاء علوم الدین: کتاب العلم، الباب الثانی، ج ۱ ص ۲۸، ۲۹

② المنحول: کتاب المفہوم، ص ۲۹۶

۱۸ المستصفی

امام غزالی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۵ھ) یہ کتاب اصول فقہ پر لکھی گئی ارکانِ اربعہ میں سے ایک کتاب ہے، جس پر اس فن کے لکھنے والوں نے بنیاد رکھی، علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ نے اسے اصول فقہ کی بنیادی کتب میں شمار کیا ہے۔ ②

امام غزالی رحمہ اللہ نے اپنی علمی زندگی کے آخری زمانہ میں اس کو تالیف کیا جس کی وجہ سے یہ آپ کے علمی تجربہ کا نچوڑ ہے، جب آپ نے نیشاپور بغداد میں دوبارہ تدریس کا آغاز کیا تو یہ کتاب تالیف کی، اس کتاب کے مقدمے سے یہ ہی ظاہر ہوتا ہے، آپ فرماتے ہیں:

ثم ساقني قدر الله تعالى إلى معاودة التدريس والإفادة، فاقترح علي

طائفة من طائفة من محصلي علم الفقه تصنيفا في أصول الفقه. ③

اس کتاب میں آپ مستقل شخصیت کے مالک نظر آتے ہیں اور اپنی آراء بھی ذکر کرتے ہیں اور اس میں آپ اپنے استاذ امام الحرمین رحمہ اللہ کے اقوال کے ساتھ چمٹے ہوئے نظر نہیں آتے بلکہ بالکل آزاد نظر آتے ہیں۔ یہ کتاب حد درجہ اختصار اور طبیعت پر گراں گزرنے والی طوالت سے پاک ہے، اس میں ان دونوں کے درمیانی راستہ کا انتخاب کیا گیا ہے، اس میں ”المنحول“ کی طرح حد درجہ اختصار نہیں اور نہ ہی ”تہذیب الأصول“ کی طرح طوالت ہے، امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اقترح علي طائفة من محصلي علم الفقه تصنيفا في أصول الفقه،
 اصرف العناية فيه إلى التلفيق بين الترتيب والتحقيق وإلى التوسط بين

① صحيح البخاری: کتاب تفسیر القرآن، باب قوله: استغفر لهم او لا تستغفر

لهم..... إلخ، ج ۶ ص ۶۷، رقم الحديث: ۴۶۷۰ ② مقدمة ابن خلدون: ص ۴۵۵

③ المستصفی: مقدمة، ص ۴

الإحلال والإملا لعلی وجه یقع فی الفہم دون کتاب "تہذیب الأصول" لمیلہ إلی الاستقصاء والاستکثار، وفوق کتاب المنحول لمیلہ إلی الإیجاز والاختصار فأجبتہم إلی ذلک مستعینا باللہ وجمعت فیہ بین الترتیب والتحقق لفہم المعانی. ①

امام غزالی رحمہ اللہ نے "المستصفیٰ" کو ایک مقدمہ اور چار اقطاب پر مرتب کیا، مقدمہ تمہید کی مانند ہے، چار اقطاب مقصود کے خلاصہ و ذکر پر مشتمل ہیں۔ اصول فقہ کی اس کتاب کا مقدمہ منطق کے متعلق ہے، آپ کی رائے یہ ہے "من لا یحیط بہا فلا ثقہ بعلومہ أصلاً" جو اس منطقی مقدمہ کا احاطہ نہ کرے اس کے علم کا اہل علم کے یہاں کوئی اعتبار نہیں ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ اس کتاب کے مسائل بیان کرنے میں توازن نہیں رکھ پائے، بعض مسائل اور ان کے اعتراضات و جوابات اور شبہات کے ازالہ میں بھی طویل بحث کرتے ہیں، مثلاً قیاس کے مانعین کے شبہات کے ازالہ کے وقت ان کی یہی کیفیت نظر آتی ہے، جبکہ بعض مسائل کے بیان میں وہ انتہائی اختصار اور دقت سے کام لیتے ہیں، مثلاً مطلق و مقید کی مکمل بحث، اس کے مسائل و تشریح کو صرف نصف صفحہ میں بیان کر دیا۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے "المستصفیٰ" میں ان آراء سے بھی گریز کیا جو گوشہ نشینی کے زمانے میں اختیار کی تھیں جب آپ عبادت و ریاضت میں مگن تھے اور تصوف کا غلبہ تھا۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے "المستصفیٰ" کو اپنی وفات سے ایک سال قبل یعنی ۵۰۴ ہجری میں تصنیف کیا۔ یہ کتاب محمد عبدالسلام عبدالشانی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۳ھ میں دارالکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے۔

اس کتاب پر لکھی گئی شروحات، تعلیقات اور اختصارات کے لئے دیکھئے: ②

اس کتاب کا معروف اختصار علامہ ابن رشد رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۵ھ) نے "مختصر

① المستصفیٰ: مقدمة، ص ۴ ② كشف الظنون: باب المیم، ج ۲ ص ۱۶۴۳، ۱۶۴۴

المستصفیٰ کے نام سے کیا، جس کا تعارف ان شاء اللہ آگے آرہا ہے۔

۱۹..... الواضح فی أصول الفقہ

امام ابو الوفاء بن عقیل حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۵۱۳ھ) آپ نے ابو یعلیٰ بن الفراء سے تفقہ حاصل کیا اور ابو الولید معتزلی سے اصول کی تعلیم حاصل کی، شروع میں مذہب معتزلہ کی جانب میلان رکھتے تھے بعد میں مذہب حنابلہ کو اختیار کر لیا مگر اس کے باوجود بھی ان کے عقیدہ میں مذہب معتزلہ کا اثر باقی رہا، اپنے زمانے کے قطب الاعلام اور شیخ الاسلام تھے۔ یہ کتاب تین قسموں پر مشتمل ہے:

القسم الأول: أصول الفقہ، القسم الثانی: فی الجدل، القسم الثالث:

مسائل الخلاف.

اصول فقہ کے مباحث نہایت تفصیل کے ساتھ فصول کی ترتیب پر قسم ثالث کے تحت ذکر کی ہیں، یہ کتاب دکتور عبداللہ بن عبدالحسن ترکی کی نہایت گراں قدر تحقیق و تعلق کے ساتھ ۱۴۲۰ھ میں پانچ جلدوں میں مؤسسۃ الرسالۃ سے شائع ہوئی ہے۔

اس کے علاوہ آپ کی ایک کتاب ”الفنون“ ہے جس میں فقہ، اصول فقہ، علم کلام اور بہت سے علوم سے کثیر و عظیم فوائد جمع کئے، یہ کتاب ۴۰۰ سے زائد جلدوں پر مشتمل تھی، دنیا میں اس سے بڑی کوئی کتاب نہیں ہے:

لا تصنیف فی الدنیا اکبر من هذا الكتاب. ①

۲۰..... المنہاج فی الأصول

علامہ جار اللہ زنجشیری (متوفی ۵۳۸ھ) مصنف کی تصنیفات میں زیادہ معروف تفسیر

① ایضاح المکنون: ج ۳ ص ۸۵ / ہدیۃ العارفين: ج ۵ ص ۶۹۵ / الفتح المبين: ج ۲

ص ۱۲، ۱۳ / سیر اعلام النبلاء: ج ۱۹ ص ۴۴۵

کشف ہے، تلاش بسیار کے باوجود مجھے ان کی کتاب ”المنہاج فی الأصول“ کہیں سے دستیاب نہیں ہوئی، البتہ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے، دیکھئے: ①

۲۱..... مختصر المستصفی

امام ابو الولید محمد بن رشد مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۵ھ) آپ اپنے وقت کے ایک بلند پایہ عالم تھے، فقہاء اور قضاة کے گھرانے میں نشوونما پائی، آباء و اجداد مالکی مذہب کے ائمہ میں سے تھے، علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے امام غزالی رحمہ اللہ کی کتاب کا اختصار کیا ہے، اور مزید اضافات بھی کئے ہیں، علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے ”مختصر المستصفی“ کے مقدمے میں اس کتاب کے لکھنے کا سبب ان الفاظ میں بیان کیا:

فإن غرضی فی هذا الكتاب أن أثبت لنفسی علی جهة التذكرة من كتاب أبی حامد فی أصول الفقه المقلب بالمستصفی جملة كافية بحسب الأمر الضروري فی هذه الصناعة. ②

علامہ ابن رشد رحمہ اللہ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے منہج اصولیہ کے میدان میں امام غزالی رحمہ اللہ کی نص پر اضافہ کر کے اس کی تہذیب و تکمیل کی۔ علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے اپنی اس مختصر میں ”طريقة المتكلمين“ اور ”طريقة الفقهاء“ کے بجائے ایک تیسرا طریقہ اپنایا جس کو ”طريقة الفلاسفة“ کا نام دیا جاسکتا ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے دو بنیادی امور ہیں جن میں دونوں کی مختلف آراء ہیں:

(۱) علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے منطق کو اصول فقہ میں داخل کرنے کی وجہ سے امام

غزالی رحمہ اللہ پر اعتراض کیا۔ موصوف فرماتے ہیں:

ونحن فلنترك كل شئی إلى موضعه، فإن من رام أن يتعلم أشياء

① کشف الظنون: ج ۲ ص ۱۸۷۷ ② مختصر المستصفی: ص ۳۴

أكثر من واحد في وقت واحد لم يمكنه أن يتعلم ولا واحدا منها. ①
ہم ہر شی کو اس کے مناسب و موزوں موقع کے لئے چھوڑ دیں اور جو چاہے کہ ایک وقت میں ایک سے زائد اشیاء سیکھے تو ان (سب) کا سیکھنا اس کے لئے ممکن نہیں ہوگا اور وہ ایک بھی نہیں سیکھ سکے گا۔

(۲) فقہی نظریات و افکار کے اظہار میں دونوں ایک دوسرے سے جداگانہ طریقہ اختیار کرتے ہیں، کیونکہ ایک شافعی ہے اور دوسرا مالکی، یہ کتاب درحقیقت اختصار نہیں بلکہ جگہ جگہ امام غزالی رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ و مناقشہ معلوم ہوتا ہے، علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے اس کتاب کو ۵۵۲ ہجری میں تالیف کیا، یہ ان کی ابتدائی مؤلفات میں سے ہے، اس کتاب کا ذکر علامہ ابن رشد رحمہ اللہ نے اپنی ایک اور کتاب ”بداية المجتهد“ میں کیا اور کہا:
وقد تكلمنا في العمل (عمل أهل المدينة) وقوته في كتابنا في الكلام

الفقہی وهو الذی يدعی بأصول الفقہ. ②
محمد بن علی بن عقیف رحمہ اللہ نے علامہ ابن رشد رحمہ اللہ کی ”مختصر المستصفی“ کی ۶۰۶ھ میں تلخیص کی ہے۔ ③

۲۲..... منهاج الوصول إلى علم الأصول

علامہ ابن جوزی حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) آپ اپنے وقت کے ایک عظیم محدث، فقیہ، واعظ، مؤرخ اور بہت سے علوم میں یدِ طولیٰ رکھنے والے تھے، فقہ کی تعلیم ابن زاغونی وغیرہ سے حاصل کی، خلق کثیر نے آپ سے استفادہ کیا جن کا شمار ممکن نہیں، آپ کی مجلس وعظ میں تقریباً دس ہزار سامعین ہوتے تھے۔ آپ کی مؤلفات کی تعداد ۳۴۰ سے زائد

① مختصر المستصفی: مقدمة المصنف، ص ۳۸ ② بداية المجتهد ونهاية المقتصد:

كتاب الصلاة، الباب الأول، ج ۱ ص ۱۰۹ ③ مختصر المستصفی لابن رشد:

مقدمة، ص ۶۷

بتائی جاتی ہے، اصول فقہ پر ”منہاج الوصول إلى علم الأصول“ تصنیف کی، حاجی

خلیفہ رحمہ اللہ نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے، دیکھئے: ①

لیکن مجھے کافی تلاش کے باوجود یہ کتاب نہیں ملی۔

۲۳..... المحصول من أصول الفقه

امام فخر الدین رازی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۶ھ) آپ مفسر، فقیہ، اصولی، متکلم، ادیب، شاعر، حکیم، فیلسوف اور فلکی تھے، آپ امراء و علماء میں ممتاز مقام رکھتے تھے، فقہ و اصول کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی، حصول و فروغ کے لئے خوارزم، ماوراء النہر اور خراسان کے سفر کئے، آپ کی اصول فقہ اور ان پر متعلقات پر درج ذیل کتب و رسائل کے نام ملتے ہیں:

إبطال القياس، إحكام الأحكام، الجدل، رد الجدل، الطريقة في الجدل، الطريقة العلائية في الخلاف، عشرة آلاف نكتة في الجدل، المحصل في أصول الفقه، المعالم في أصول الفقه، المنتخب (أو) منتخب المحصول، النهائية البهائية في المباحث القياسية، أسرار التنزيل وأنوار التأويل، كتاب أحكام الأحكام، المحصول من أصول الفقه.

”إبطال القياس“ اس کتاب کے نام سے پتہ چلتا ہے کہ یہ قیاس کے انکار پر ہے اسی وجہ سے مولانا عبدالسلام ندوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”امام رازی“ میں لکھا کہ یہ کتاب قیاس کے بطلان میں ہے اور نامکمل ہے۔ ②

مگر درست بات یہ ہے کہ اس بارے میں امام رازی رحمہ اللہ کا موقف واضح ہے وہ قیاس کو حجت تسلیم کرتے ہیں۔ ”المحصول“ میں وہ قیاس کے بارے میں علماء کے مختلف

① كشف الظنون: ج ۲ ص ۱۸۷۹ ② امام رازی: ص ۴۴

﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف﴾
 ﴿۱۷۱﴾
 مذاہب ان کے دلائل کے ساتھ پیش کرتے ہیں، آخر میں اپنا مسلک و موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

والذی نذهب إليه وهو قول الجمهور من علماء الصحابة والتابعين

أن القياس حجة في الشرع. ①

اسی طرح تفسیر کبیر بھی میں امام رازی رحمہ اللہ سے قیاس کا شرعی حجت ہونا ہی ظاہر

ہوتا ہے، مثلاً وہ آیت ”فاعتبروا یا اولی الأبصار“ کے تحت فرماتے ہیں:

اعلم أنا قد تمسکنا بهذه الآیة فی کتاب المحصول من أصول الفقہ

علی أن القیاس حجة فلا نذکره ههنا. ②

امام رازی رحمہ اللہ کی اصول فقہ یا ان کے متعلقات پر لکھی گئی کتابوں میں مجھے صرف

ان کی دو کتابیں ”المحصول“ اور ”المعالم“ ملی ہیں، بقیہ شاید کوئی کتاب مطبوعہ نہیں

ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

امام رازی رحمہ اللہ کی ”المحصول“ اصول فقہ کی اہم کتب میں سے ہے، اور اس کو

شہرت بھی حاصل رہی، شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو کہ امام رازی رحمہ اللہ نے اس فن میں

سابقین سے جو کچھ منقول تھا سب کو اس کتاب میں جمع کر دیا، اور امام رازی رحمہ اللہ کے بعد

جو اس فن میں لکھا گیا وہ اس سے منتخب اور محصول تھا، بالفاظ دیگر ”المحصول“ اصول فقہ

کی ان اہم ترین کتب سے ماخوذ ہے جو امام رازی رحمہ اللہ سے قبل تعبیر کے فصیح اسالیب اور

ترتیب و تہذیب کے اعلیٰ طرق پر لکھی گئی تھیں، امام رازی نے صرف نقل پر اکتفا نہیں کیا بلکہ

اپنی آراء کا اضافہ کیا اور پھر ان افکار و آراء سے بہترین نتائج نکالے، یہ کتاب طہ جابر فیاض

علوانی، عادل احمد عبدالموجود اور علی محمد معوض کی تحقیق کے ساتھ چھپی ہے۔

① المحصول من أصول الفقہ: الکلام فی القیاس، المسألة الثالثة، ج ۵ ص ۲۶

② التفسیر الکبیر: سورة الحشر آیت نمبر ۲ کے تحت، ج ۲۹ ص ۵۰۱

امام رازی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو ۵۷۶ھ میں صرف ۳۲ سال کی عمر میں لکھا، امام رازی رحمہ اللہ کا ماخذ چار کتابیں ہیں ”العمد، المعتمد، البرهان، المستصفی“ اس کتاب کی جامعیت اور افادیت نے کافی حد تک متقدمین سے بے نیاز کر دیا ہے، اس میں سابقہ کتب کی وہ تمام مباحث تہذیب و ترتیب کے ساتھ ہیں جن کی اصول فقہ پڑھنے پڑھانے والوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل موضوعات پر تفصیلی مباحث ہیں:

حکم شرعی کی وضاحت، احکام شرعیہ کی تقسیم، اشیاء میں حسن و قبح، قبل الشرع اشیاء کا حکم، لغت، امر، نہی، عام، خاص، عام میں تخصیص، مجمل، مبین، مطلق، مقید، عصمت انبیاء، افعال رسول، نسخ منسوخ، اجماع کی حجیت، مراتب، اجماع کا حکم، متواتر، مشہور اور خبر واحد پر تفصیلی گفتگو، مقدمات ترجیح، اجتہاد کی حقیقت، مجتہد کی ذمہ داریاں، مفتی و مفتی سے متعلق تین اقسام پر مشتمل تفصیلی مباحث اور دیگر بھی کئی مفید مضامین عام فہم انداز میں جامعیت کے ساتھ یکجا کئے ہیں۔ اس کتاب پر کثرت کے ساتھ شروحات، تعلیقات اور اختصارات لکھے گئے، تفصیلاً دیکھئے: ﴿

اس کتاب کی معروف و متداول شروحات دو ہیں:

۱..... ”نفائس الأصول فی شرح المحصول“ علامہ شہاب الدین احمد بن ادریس قرانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۳ھ) موصوف نے تیس کتابوں سے استفادہ کر کے ۴۱۲۱ صفحات پر مشتمل ایک علمی و محققانہ شرح لکھی، مصنف ایک جید مالکی عالم ہیں، آپ کی تین تصنیفات اہل علم کے درمیان معروف ہیں:

(۱) أنوار البروق فی أنواء الفروق (۲) الذخيرة (۳) الإحكام فی

تمییز الفتاوی عن الأحكام وتصرف القاضی والإمام، علامہ قرانی رحمہ اللہ کی

﴿کشف الظنون: ج ۲ ص ۱۶۱۵، ۱۶۱۶﴾

”نفائس الأصول“ شیخ عادل احمد عبدالموجود اور علی محمد معوض کی تحقیق کے ساتھ نو جلدوں میں مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز سے ۱۴۱۶ھ میں شائع ہوئی ہے، نیز موصوف نے ”تنقیح الفصول“ کے نام سے ”المحصول“ کا اختصار بھی کیا ہے۔

(۲) ”نہایۃ الوصول إلی علم الأصول“ علامہ محمد بن عبدالرحیم بن محمد ارموی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۵ھ) یہ شرح صالح بن یوسف اور سعد بن کی تحقیق کے ساتھ آٹھ جلدوں میں مکہ مکرمہ مکتبہ التجاریہ سے شائع ہوئی ہے۔

علامہ تاج الدین ارموی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ھ) نے ”المحصول“ کا اختصار ”الحاصل من المحصول“ کے نام سے کیا، یہی ”الحاصل“ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۵ھ) کی ”منہاج الوصول“ کا ماخذ ہے، ”الحاصل“ عبدالسلام محمود ابو ناجی کی تحقیق کے ساتھ جامعہ یونس سے ۱۹۹۴ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۲۴ المعالم فی أصول الفقہ

علامہ ابن خلکان رحمہ اللہ نے امام رازی رحمہ اللہ کی اصول فقہ پر تصنیفات میں صرف دو کتابوں کا ذکر کیا ہے:

”وفی أصول الفقہ المحصول والمعالم“ ①

علامہ طاش کبری زادہ اور حاجی خلیفہ رحمہما اللہ نے بھی اس کتاب کا ذکر کیا۔ ②

علاء الدین علی بن اسماعیل بن یوسف القونوی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۹ھ) نے

اس کتاب کا اختصار ”اختصار المعالم فی الأصول“ کے نام سے کیا۔

”المعالم“ کے رد پر کتاب ابوالمظرف احمد بن عبداللہ بن محمد بن حسن بن عمیرہ

(متوفی ۶۵۸ھ) نے ”رد علی کتاب المعالم للإمام فخر الدین الرازی“ تالیف

① وفیات الأعیان: ترجمة: فخر الدین الرازی، ج ۴ ص ۲۴۹

② مفتاح السعادة: ۲ / ۵۹۹ / كشف الظنون: ۲ / ۱۷۲۶، ۱۷۲۷

کی۔ امام ابواسحاق ابراہیم بن یزید خزرجی انصاری (متوفی ۷۰۹ھ) نے ”رفع المظالم من کتاب المعالم“ کے نام سے کتاب لکھی، دراصل یہ کتاب ابوالمظرف بن عمیرہ رحمہ اللہ کی کتاب ”رد علی کتاب المعالم“ کا جواب ہے، امام ابوالمظرف رحمہ اللہ نے امام رازی رحمہ اللہ کی ”المعالم“ پر اعتراضات کئے، امام ابواسحاق انصاری رحمہ اللہ نے یہ کتاب لکھ کر امام رازی رحمہ اللہ کا دفاع کیا، اور ان اعتراضات کے مفصل جوابات دیئے، کتاب کے نام سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ ①

امام رازی رحمہ اللہ ”المعالم“ میں حد درجہ اختصار سے کام لیتے ہیں، اور پھر کوشش کرتے ہیں کہ اس عبارت میں مطلوب بھی مکمل ادا ہو جائے اور اس کا کوئی پہلو چھوٹنے بھی نہ پائے، یہ کتاب دس ابواب پر اور ہر باب مسائل پر مشتمل ہے:

پہلا باب لغات کی بحث میں ہے، اس کے تحت نو مسائل لائے ہیں، پہلا مسئلہ تقسیمات الفاظ میں ہے۔

دوسرا باب اوامر و نواہی کے بیان میں ہے، اس کے ضمن میں بیس مسائل پیش کئے ہیں۔ تیسرا باب عام خاص کے بیان میں ہے، جس کے تحت دس مسائل ذکر کئے، پہلا مسئلہ مطلق و عام کے مابین فرق میں ہے۔

چوتھا باب مجمل و مبین کی بحث میں ہے۔

پانچواں باب افعال میں ہے جو دو فصلوں پر مشتمل ہے۔

چھٹا باب نسخ سے متعلق ہے، اس کے تحت چار مسائل ذکر کئے، پہلا مسئلہ اس میں ہے کہ نسخ کے جواز پر مسلمانوں کا اتفاق ہے جبکہ یہود نے اس کی مخالفت کی ہے۔

ساتواں باب اجماع سے متعلق ہے اس کے ضمن میں چار مسائل بیان کئے، پہلا

مسئلہ یہ بیان کیا کہ امت کا اجماع حجت ہے نظام و خوارج کا اس میں اختلاف ہے۔

① الدیبا ج المذہب: ص ۱۲۷ / معجم الأصولین: ج ۱ ص ۲۸

آٹھواں باب اخبار کے بیان میں ہے جو دس مسائل پر مشتمل ہے، پہلے مسئلے میں یہ ہے کہ جمہور کے مطابق خبر صدق و کذب کا احتمال رکھتی ہے، مگر امام رازی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ باطل ہے۔

نواں باب قیاس کی بحث میں ہے جو آٹھ مسائل پر محیط ہے۔
دسواں باب کتاب کا آخری باب اس علم کے بقیہ مباحث پر کلام کے لئے مختص ہے جس میں صرف تین مسائل ہیں۔

یہ کتاب شیخ عادل احمد عبدالموجود اور شیخ علی محمد معوض کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ ۱۴۱۲ھ میں دارالمعرفہ قاہرہ سے شائع ہوئی ہے۔

۲۵..... روضة الناظر و جنة المناظر

علامہ ابن قدامہ المقدسی حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۰ھ) آپ اپنے زمانے کے مشہور فقیہ و محدث تھے اور کئی فنون میں مہارت رکھتے تھے، حنبلی فقہ کی مشہور کتاب ”المغنی فی شرح مختصر الخرقی“ دس جلدوں میں تالیف کی، نیز چار جلدوں میں ”الکافی فی فقہ الإمام أحمد“ تالیف کی، آپ کی تصنیفات میں ”التوابین“ اور ”الرقعة والبکاء“ بھی اہل علم کے درمیان معروف ہیں۔ کثیر الصیام والقیام تھے، اسی برس کی عمر میں عید الفطر کے دن انتقال ہوا۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ ان کے متعلق فرماتے ہیں:

ما دخل الشام بعد الأوزاعي أفقه من ابن قدامة.

امام ابو بکر محمد بن معالی بن غنیمہ بغدادی رحمہ اللہ ان کے متعلق فرماتے ہیں:

ما أعرف أحدا في زماننا أدرک درجة الاجتهاد إلا الموفق.

یہ کتاب حنبلی مذہب کے اصول فقہ پر مشتمل ہے، اس کتاب کا آغاز مقدمات منطقیہ

سے ہوتا ہے، یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے:

الباب الأول: فی حقیقة الحكم وأقسامه

الباب الثاني: فی أدلة الأحكام

الباب الثالث: النسخ

الباب الرابع: الأصل الثاني من الأدلة سنة النبي صلى الله عليه وسلم

پھر اس کے بعد اجماع، قیاس اور اجتہاد سے متعلق تفصیلی مباحث ذکر کئے ہیں۔
 نہایت علمی و تحقیقی معلومات پر مشتمل یہ کتاب دو جلدوں میں مؤسسۃ الرسالۃ سے
 شائع ہوئی ہے، راقم کی رائے کے مطابق ایک عالم شخص کے لئے مصنف کی ان دو کتابوں کا
 مطالعہ نہایت ضروری ہے:

۱..... المغنی ۲..... روضة الناظر

اس کتاب کی مفید شرح شیخ عبدالقادر بن احمد بن مصطفیٰ بدران دمشقی کی ”نزہة الخاطر
 العامر“ ہے جو اصل کتاب کے ساتھ شائع ہوئی ہے، نیز علامہ نجم الدین طوفی صرصری
 رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۶ھ) نے ”روضۃ الناظر“ کا اختصار ”مختصر روضۃ الموفق
 فی الأصول علی طریقہ ابن الحاجب“ کے نام سے کیا، پھر اس اختصار کی شرح
 علامہ احمد ابراہیم بن نصر اللہ عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۶ھ) نے ”شرح مختصر
 الطوفی“ کے نام سے کی۔ ①

۲۶..... الإحكام فی أصول الأحكام

علامہ سیف الدین الآدی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۱ھ) آپ فقیہ اور اصولی تھے،
 شروع میں حنبلی تھے پھر بغداد جا کر شافعی مسلک اپنایا، آپ کی تصنیفات میں زیادہ معروف
 ”الإحكام فی أصول الأحكام“ ہے۔

① الفتح المبين: ج ۲ ص ۱۲۰، ۱۲۱ / معجم الأصوليين: ج ۱ ص ۷۸، ۷۹

علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یہ کتاب ان چار کتابوں کا اختصار ہے، عبد الجبار کی ”العمد“ ابو الحسن البصری کی ”المعتمد“ امام الحرمین کی ”البرہان“ اور امام

غزالی کی ”المستصفیٰ“ کا۔ ①

”الإحکام“ میں انہوں نے اولاً کلامی و لغوی مبادیات بیان کئے، لفظ کی انواع اور اس کی حقیقت پر کلام کیا، پھر مبادیات فقہ اور احکام شرعیہ اور حکم کی اقسام اور اولہ احکام پر گفتگو کی، پھر عام، خاص، دلالت، مفہوم و تخصیص اور ان کی انواع پر بحث کی، مطلق، مقید، مجمل، ناسخ و منسوخ، قیاس کی اقسام و انواع اور پھر شافیہ وغیرہ کے نزدیک حدود و کفارات کے قیاس سے اثبات پر بحث کی، پھر استصحاب، قول صحابی، استحسان، مصالح مرسلہ اور اجتہاد و تقلید پر گفتگو کی۔

یہ کتاب بنیادی طور پر چار قواعد پر مشتمل ہے:

القاعدة الأولى في تحقيق مفهوم أصول الفقه وموضوعه وغايته وما

منه استمداده.

القاعدة الثانية في بيان الدليل وأقسامه وما يتعلق به من أحكامه.

القاعدة الثالثة في المجتهدين وأحوال المفتين والمستفتين.

القاعدة الرابعة في الترجيحات.

علامہ آمدی رحمہ اللہ ۶۲۵ھ میں اس کتاب کی تالیف سے فارغ ہوئے۔

علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ امام رازی رحمہ اللہ کی ”المحصول“ اور علامہ آمدی رحمہ

اللہ کی ”الإحکام“ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فابن الخطيب أميل إلى الاستكثار من الأدلة والاحتجاج والآمدی

مولع بتحقيق المذاهب وتفريع المسائل. ②

② مقدمة ابن خلدون: ص ۲۵۵

① مقدمة ابن خلدون: ص ۲۵۵

ابن الخطیب (امام رازی) نے ادلہ کی زیادہ بھرمار کی اور احتجاج کارنگ ان پر غالب رہا، علامہ آمدی کو تحقیق مذاہب سے بڑی وابستگی رہی اور وہ تخریج مسائل کی طرف زیادہ مائل رہے۔

یہ کتاب عبدالرزاق عقیلی کی تحقیق سے المکتب الاسلامی دمشق سے چار جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔

۲۷ المنتخب الحسامی

علامہ حسام الدین حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۳ھ) آپ فقیہ اور اصول و فروع کے امام تھے، آپ کی تصانیف میں ”المنتخب الحسامی“ اصول فقہ کی اہم ترین کتاب ہے، جس کا شمار جامع اور مشکل متون میں ہوتا ہے، بہت سے مسائل کو مختصر عبارت میں بیان کرنا مصنف کی امتیازی خصوصیت ہے، اسی لئے اس پر کثرت سے شروح اور حواشی لکھے گئے ہیں۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لہ المختصر فی أصول الفقه المعروف بالمنتخب الحسامی وقد طالعت مختصره المعروف بالمنتخب الحسامی نسبة إلى لقبه حسام الدين وهو مختصر متداول معتبر عند الأصوليين، قد شرحه جمع غفير من الفقهاء والکاملین. ①

اصول فقہ میں ان کی ایک مختصر (کتاب ہے) جو ”المنتخب الحسامی“ کے نام سے معروف ہے، میں نے ان کے مختصر کا جو ان کے لقب حسام الدین کی نسبت سے ”المنتخب الحسامی“ کے نام سے معروف ہے مطالعہ کیا، ان کی کتاب اصولیین کے ہاں متداول اور معتبر ہے، فقہائے کاملین میں سے ایک بڑی جماعت نے اس کی شرحیں لکھیں۔

① الفوائد البهية: ترجمة: محمد بن محمد بن عمر حسام الدين، ص ۳۱۰

اس کتاب پر لکھی گئی شروحات میں دو شرحیں زیادہ معروف ہیں:

۱..... علامہ عبدالعزیز بن احمد بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۰ھ) کی ”التحقیق“ یا

”غایۃ التحقیق“

۲..... علامہ امیر کاتب اتقانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۹ھ) کی ”التبیین“

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں شروحات کا مطالعہ کیا ہے:

وقد طالعت من شروحه شرح أمير كاتب الاتقاني المسمى

”التبیین“ وشرح عبد العزيز البخاری المسمى ”التحقیق“ ①

اس کتاب پر لکھے گئے حواشی میں دو حاشیے زیادہ معروف ہیں، ایک حاشیہ علامہ عبد

الحکم بن شمس الدین سیالکوٹی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) کا ہے۔ ②

ایک حاشیہ مولانا عبدالحق بن محمد میردہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۲ھ) کا ”السنامی

شرح الحسامی“ کے نام سے ہے، جو اصل کتاب کے ساتھ بطور حاشیہ کے چھپا ہوا ہے۔

۲۸..... منتھی السؤل والأمل فی علم الأصول والجدل

علامہ ابن حاجب مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۶ھ) آپ فقیہ، اصولی، متکلم، محقق، شاعر

وادیب تھے، شام و دمشق کے کئی سفر کئے۔ ۶۱۷ ہجری میں آخری بار دمشق آئے اور تدریسی

خدمات انجام دینے لگے۔ علامہ ابن حاجب رحمہ اللہ نے اصول فقہ کی تعلیم شارح ”البرہان

للجوینی“ امام ابوالحسن الابیاری مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۸ھ) سے حاصل کی۔ علامہ ابن

حاجب رحمہ اللہ نے پہلے ”منتھی السؤل والأمل“ تالیف کی پھر اس کا اختصار ”مختصر

المنتھی“ کے نام سے کیا، دونوں کتابیں ہر زمانے میں شارحین وغیرہ کے لئے توجہ کا مرکز

رہیں اور ان پر کثرت سے شروح، حواشی و تعلیقات وغیرہ لکھے جاتے رہے۔

① الفوائد البهية: ترجمة: محمد بن محمد بن عمر حسام الدين، ص ۳۱۰

② معجم الأصوليين: ج ۲ ص ۱۶۷

علامہ ابن حاجب رحمہ اللہ نے پہلے ”منتھی السول“ تالیف کی اور پھر تقریباً ایک چوتھائی حذف کر کے اسے علامہ آمدی رحمہ اللہ کی ”الإحکام“ کی ترتیب پر مختصر کیا۔ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے قطب الدین محمود شیرازی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) کے حوالے سے ذکر کیا ہے، ”مختصر المنتھی“ تالیف کرنے کی وجہ وہ خود ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

لما رأيت قصور الهمم عن الإكثار، وميلها إلى الإيجاز والاختصار، صفت مختصراً في أصول الفقه. ثم اختصرته على وجه بديع وينحصر في المبادئ والأدلة السمعية والاجتهاد والترجيح. ①

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اس مختصر کی تعریف میں لکھتے ہیں:

وهو مختصر غريب في صنعه، بديع في فنه، لغاية إيجازه يضا هي

الإلغاز، ولحسن إيرادها يحاكي الإعجاز واعتنى بشأنه الفضلاء. ②

یہ مختصر ایک بے مثل کتاب ہے اور اس فن میں انتہائی اختصار کے باوجود معممہ کے مشابہ ہونے اور اکتاہٹ پیدا کرنے والے بیان سے پاک ہے اور اس کا پرکشش انداز فضلاء کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے۔

ان دونوں کتابوں پر لکھے گئے خواشی، شروحات، اختصارات و تعلیقات کا تفصیلاً

تذکرہ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے ”کشف الظنون“ کے چار صفحات میں کیا ہے، دیکھئے: ③

۲۹..... المسودة في أصول الفقه

علامہ عبدالسلام بن تیمیہ حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۲ھ) آپ مفسر، محدث، فقیہ، اصولی،

مقری اور نحوی تھے، آپ فقہ و اصول سمیت متعدد علوم میں یدِ طولی رکھتے تھے، اصول فقہ میں

”المسودة“ کے نام سے آپ کی کتاب موجود ہے، بعد میں ان کے صاحب زادہ علامہ

① کشف الظنون: ۲ / ۱۸۵۳ ② کشف الظنون: ج ۲ ص ۱۸۵۳

③ کشف الظنون: باب المیم، ج ۲ ص ۱۸۵۳ تا ۱۸۵۷

﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف﴾

عبد الحکیم رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۲ھ) اور پوتے شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) نے اس میں اضافے کئے، مذکورہ تینوں حضرات کی تحریر کردہ "المسودة" کی جمع، ترتیب و تبیض کا کام شیخ الاسلام کے ایک شاگرد شہاب الدین ابوالعباس احمد بن احمد الحمرانی الدمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۵ھ) نے انجام دیا، کتاب "المسودة" تینوں علماء پر شہاب الدین کی تبیض کے ساتھ دارالکتب العربی بیروت سے ایک جلد میں چھپ چکی ہے، اس کتاب پر محمد محی الدین عبدالحمید کی تحقیق ہے۔

"المسودة" امتیازی خصوصیات کی حامل ایک بہترین کتاب ہے، اس کی دو امتیازی

خصوصیات نمایاں ہیں:

(۱) مختلف فیہ مسائل میں اقوال تحقیق کے ساتھ پیش کرتے ہیں جس سے ایک طرف

تو اس فن میں ان کی وسعت علمی کا اندازہ ہوتا ہے تو دوسری طرف ایک ہی لحظہ میں ان کی قوت وضعف کا اندازہ کرنے میں مدد حاصل ہو جاتی ہے۔

(۲) علمائے اصول نے جو "تحریر محل النزاع" کی اصطلاح استعمال کی یہ

کتاب اسی موضوع پر دکھائی دیتی ہے کیونکہ وہ ائمہ ثلاثہ کے مسئلہ کو ذکر کرتے ہیں، اس میں علماء کے مذاہب کو اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں، پھر نفس موضوع پر لگاتار ایک مسئلہ کے بعد دوسرا مسئلہ لاتے ہیں اور ہر مسئلہ میں مختلف علماء کے اقوال فرق کے ساتھ پیش کرتے چلے جاتے ہیں، اور اس موضوع پر مسائل پورے ہونے کے ساتھ ہی اقوال کے درمیان فرق واضح ہو جاتا ہے، اور مراد واضح ہو جاتی ہیں، اس کے بعد اس کی روشنی میں ان دقیق مقامات کی تعیین آسانی سے ہو جاتی ہیں جہاں اصحاب اقوال کا اتفاق و اختلاف واقع ہوا ہو۔

اس کتاب میں ہر بحث کو "مسئلہ" کے عنوان کے ساتھ ذکر کیا ہے، عنوانات کی کثرت

کی وجہ سے مطلوبہ بات باسانی مل جاتی ہے، ہر بحث کے ذیل میں متقدمین اصولیین کے

اقوال ذکر کرتے ہیں، ائمہ اربعہ کے متبعین کے اقوال، مختلف فیہ مسائل دلائل سے ذکر کرتے ہیں، بسا اوقات اپنی آراء بھی ذکر کرتے ہیں، کتاب کا انداز نہایت عام فہم ہے، اہل علم حضرات کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

۳..... الحاصل من المحصول فی اصول الفقہ

قاضی تاج الدین الارموی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۳ یا ۶۵۶ھ) یہ فقیہ، اصولی، منطقی اور فلسفی تھے۔ کئی علوم میں دسترس رکھتے تھے، امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ آپ کے استاذ ہیں، آپ کی تصنیفات میں ”الحاصل من المحصول فی اصول الفقہ“ زیادہ معروف ہے، مصنف نے اپنی اس کتاب میں امام رازی رحمہ اللہ کی کتاب ”المحصول“ کا اختصار کیا ہے۔

اس کتاب میں ان مسائل اصولیہ کو جمع کیا گیا ہے جس کی ہر عالم و متعلم کو احتیاج ہوتی ہے، یہ کتاب مختصر و موجز ہونے کے باوجود علمی فوائد سے پُر ہے، امام ارموی رحمہ اللہ نے ذی الحجہ ۶۱۴ھ میں اس کتاب کی تالیف کو مکمل کیا۔ امام رازی رحمہ اللہ کی ”المحصول“ اصول فقہ کی چار اساسی کتب ”البرہان للجوینی، المستصفی للغزالی، العمد لعبد الجبار، المعتمد لأبی الحسین البصری“ کا نچوڑ ہے، تو ”الحاصل“ دراصل ”المحصول“ کا خلاصہ ہے، اس طرح ”الحاصل“ نے ان چاروں کتب بالا سے بالواسطہ اثرات قبول کئے۔ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۵ھ) کی کتاب ”منہاج الوصول إلی علم الأصول“ کا ماخذیہ ”الحاصل“ ہے۔ بعد میں آنے والے اہل علم حضرات نے زیادہ تر توجہ کامرکز قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کی ”منہاج الوصول“ کو بنایا اور اُس کے ماخذ ”الحاصل“ کے ساتھ اس قدر اعتناء نہیں کیا گیا، اس لئے یہ اہل علم حضرات کے درمیان زیادہ معروف نہ ہو سکی۔

۳۱..... التحصیل من المحصول

علامہ سراج الدین الارموی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۲ھ) آپ فقیہ، اصولی، جدلی، شاعر اور متکلم تھے، آپ کی اصول پر تصانیف میں ”التحصیل من المحصول، رسالة في أمثلة التعارض في أصول الفقه، أسئلة أوردها القاضي محمود بن أبي بكر الأرموي على المحصول للإمام الرازي“ قابل ذکر ہیں، یہ کتاب امام رازی رحمہ اللہ کی کتاب کا اختصار ہے، ساتویں صدی ہجری کا دور جس میں اصول فقہ کی ایک عظیم کتاب ”المحصول“ لکھی گئی، اس دور میں متکلمین طرز پر اصول فقہ میں کتب تالیف کی جا رہی تھیں اور ان کی اکثریت کتب سابقہ کا اختصار، شرح یا تعلیق پر مشتمل ہوتیں۔ علامہ ارموی رحمہ اللہ نے اسی مناسبت سے امام رازی رحمہ اللہ کی ”المحصول“ کے اختصار کی طرف توجہ کی، اور اس کی دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ امام ارموی رحمہ اللہ فن منطق، حکمت اور علم الکلام میں کامل دسترس رکھتے تھے اور ”المحصول“ کے اختصار کے لئے ان فنون میں کمال بھی ضروری تھا، اس لئے آپ اس کے اختصار کی طرف متوجہ ہوئے اور اسی بناء پر ”التحصیل“ دوسری مختصرات کے مقابلہ میں ایک منفرد مقام کی حامل کتاب ہے۔ کتاب کے شروع میں قوانین و ضوابط کی بندش کے جس اسلوب کو اپنایا ہے وہ تصنیف، ترتیب، تقسیم ابواب اور فصول میں اہتمام آپ کی وسعت علمی، مہارت و ذکاوت پر دلالت کرتا ہے، آپ کی یہ مختصر ترتیب و تنظیم مشکلات پر آگاہی اور ان کا حل اور ادلہ و حدود پر وارد ہونے والے وہم دور کرنے اور سوالات کے جوابات دینے میں دیگر تمام مختصرات پر فوقیت رکھتی ہے، کتاب ”التحصیل“ کے مطالعہ کے دوران امام ارموی رحمہ اللہ نہ صرف اصولی بلکہ متکلم بھی نظر آتے ہیں، جس میں وہ کلامی مسائل علی سبیل التبع پیش کر کے ان کے اور بعض مسائل اصول فقہ کے درمیان ارتباط پیدا کرتے ہیں اور یہ بات ”التحصیل“ میں بہت پائی جاتی

ہے، ان میں سے چند یہ ہیں: تحسین، تقبیح کا عقلی ہونا، عصمتِ انبیاء، منعم کا شکر عقلاً یا شرعاً، صفت موصوف کا عین ہے یا غیر اور تکلیف مالا یطاق اور اس کے علاوہ بہت سے مسائل امام ارموی رحمہ اللہ نے مکمل دسترس کے ساتھ ان مسائل پر بحث کی اور مذاہب کے ادلہ پر خاص کر معتزلہ کے ادلہ پر مناقشہ کیا اور ان معتزلہ کی تحسین و تقبیح کے عقلی ہونے کے بارے میں مشہور قاعدہ سے مکمل اجتناب ظاہر کیا۔ اختصار کے باوجود یہ کتاب تمام مباحث کو جامع ہے، کئی جگہ امام رازی رحمہ اللہ پر بھی نقد کیا ہے۔ یہ کتاب عبد الحمید علی ابو زنیہ کی تحقیق کے ساتھ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے ۱۴۰۸ھ میں چھپ چکی ہے۔

(۱) رسالۃ فی أمثلة التعارض فی أصول الفقہ

امام ارموی رحمہ اللہ کی یہ کتاب اب تک مخطوطہ کی صورت میں تیموریہ لائبریری میں موجود ہے جو دارالکتب مصریہ سے ملحق ہے، اس کا نمبر ۱۰۴ ہے، یہ رسالہ ۱۳ صفحات پر مشتمل ہے، ہر صفحے پر ۷ اسطریں ہیں، اور ہر سطر میں تقریباً دس کلمات ہیں۔ ①

(۲) أسئلة أوردھا القاضي محمود بن أبی بکر الأرموی علی

المحصول للإمام الرازی

اس کتاب میں امام ارموی رحمہ اللہ نے امام رازی رحمہ اللہ کی کتاب ”المحصول“ پر سوالات کئے ہیں، یہ مخطوطہ کی صورت میں دارالکتب مصریہ میں موجود ہے، اس کا نمبر ۳۰ ہے، تقریباً چالیس بڑے صفحات پر محیط ہے، جس کا ہر صفحہ ۲۷ سطور پر اور ہر سطر تقریباً ۲۲ کلمات پر مشتمل ہے، اور ابتداء میں یہ عبارت تحریر ہے:

کراريس من كلام الشيخ سراج الدين الأرموی علی الحصول

لفخر الدين الخطيب. ②

① هدية العارفين: ج ۲ ص ۲۰۶

② التحصيل من الحصول: مقدمة المحقق، ص ۶۴

۳۲..... تنقیح الفصول فی اختصار المحصول

علامہ شہاب الدین قرانی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۲ھ) آپ مفسر، فقیہ اور اصولی ہیں، آپ نے اصول فقہ پر مندرجہ ذیل کتب و رسائل لکھے:

تنقیح الفصول فی اختصار المحصول، شرح تنقیح الفصول، شرح المحصول للرازی، العقد المنظوم فی الخصوص والعموم، العموم ورفعه، التعليقات علی المنتخب، أنوار البروق فی أنواع الفروق.

”التنقیح الفصول“ ان کی کتاب ”الذخیرة فی الفقہ“ کا مقدمہ ہے، جس میں انہوں نے امام رازی رحمہ اللہ کی ”المحصول“ کا اختصار کیا ہے، اور قاضی عبدالوہاب مالکی رحمہ اللہ کی کتاب ”الإفادۃ“ کے مسائل سے اضافہ بھی شامل کیا ہے اور اس کو سو فصلوں اور بیس ابواب میں مرتب کیا۔

علامہ قرانی رحمہ اللہ نے ”تنقیح الفصول“ کی شرح ”شرح تنقیح الفصول“ کے نام سے لکھی، اس شرح میں نہایت تفصیل کے ساتھ مندرجہ ذیل بیس ابواب پر بحث کی گئی ہے:

الباب الأول فی اصطلاحات

الباب الثانی فی معانی حروف یحتاج إليها الفقیہ

الباب الثالث فی تعارض مقتضیات الألفاظ

الباب الرابع فی الأوامر

الباب الخامس فی النواهی

الباب السادس فی العمومات

الباب السابع فی أقل الجمع

الباب الثامن فی الاستثناء

الباب التاسع فی الشروط

الباب العاشر فی المطلق والمقيد

الباب الحادی عشر فی دلیل الخطاب

الباب الثانی عشر فی المجمل والمبين

الباب الثالث عشر فی فعله علیه الصلاة والسلام

الباب الرابع عشر فی النسخ

الباب الخامس عشر فی الإجماع

الباب السادس عشر فی الخبر

الباب السابع عشر فی القياس

الباب الثامن عشر فی التعارض والترجيح

الباب التاسع عشر فی الاجتهاد

الباب العشرون فی جمع أدلة المجتهدين وتصرفات المكلفين

یہ محققانہ شرح طہ عبدالرؤف سعد کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ”شركة الطباعة

القنية المتحدة“ سے شائع ہوئی ہے۔

علامہ قرانی رحمہ اللہ نے امام رازی رحمہ اللہ کی ”المحصول“ کی شرح لکھی جس کا

نام ”نفائس الأصول فی شرح المحصول“ رکھا، امام قرانی رحمہ اللہ نے اس شرح

کی امتیازی خصوصیات کو اس کتاب کے مقدمے میں بیان کیا ہے، جس کے مطابق انہوں

نے اس تصنیف میں متقدمین و متاخرین میں سے اہل سنت، معتزلہ اور ارباب مذاہب اربعہ

کی تقریباً تیس مصنفات اصولیہ سے استفادہ کیا، اسی طرح انہوں نے اپنے آپ کو

”المحصول“ کے مشکل کو بیان کرنے اور اس کے مہمل کی تفسیر کرنے اور اس کی فہرست

مسائل میں کمی کو ضبط تحریر میں لانے اور اس کے متن پر وارد سوالات کے جوابات دینے میں ملتزم رکھا۔

یہ مفصل شرح نو جلدوں میں عادل احمد عبدالموجود اور علی محمد معوض کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز سے شائع ہوئی ہے۔

علامہ قرانی رحمہ اللہ نے ۵۴۸ قواعد پر مشتمل ایک علمی کتاب ”أنوار البروق فی أنواع الفروق“ کے نام سے لکھی، آپ اس کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

وسمیتہ لذلك أنوار البروق فی أنواع الفروق، وجمعت فیہ من القواعد خمسمائة وثمانية وأربعين قاعدة أو ضحت كل قاعدة بما يناسبها فی الفروع. ①

اور اس لئے میں نے اس کا نام ”أنوار البروق فی أنواع الفروق“ رکھا، اور میں نے اس میں قواعد میں سے ۵۴۸ قواعد جمع کئے ہیں، میں نے فروع کے ہر قاعدے کی اس کی شایان شان وضاحت کی۔

یہ علمی، تحقیقی اور فنی کتاب چار جلدوں میں عالم الکتب بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۳۳..... منهاج الوصول إلى علم الأصول

قاضی بیضاوی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۵ھ) آپ مفسر، محدث، فقیہ، اصولی، متکلم، ادیب، نحوی، مفتی اور قاضی تھے، شیراز کے قاضی رہے مگر شدتِ حق کی وجہ سے عہدہ چھوڑ کر واپس تبریز چلے گئے اور اپنے علم و معارف سے تشنگانِ علم کو سیراب کرنے لگے۔ آپ کی تصانیف اصول میں ”المنتخب فی أصول الفقه، شرح مختصر ابن الحاجب فی الأصول، منهاج الوصول إلى علم الأصول، شرح منهاج

الوصول“ قابل ذکر ہیں۔

① الفروق: ج ۱ ص ۴

قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کا ماخذ ”الحاصل“ جو علامہ تاج الدین ارموی رحمہ اللہ کی کتاب ہے، اور ”الحاصل“ اختصار ہے ”المحصول“ کا اور ”المحصول“ کا ماخذ ”العمد، المعتمد، البرہان، المستصفی“ ہے، یہ کتاب ایک مقدمہ اور سات مندرجہ ذیل کتب پر مشتمل ہے:

الكتاب الأول: في الكتاب والاستدلال به يتوقف على معرفة اللغة

الكتاب الثاني: في السنة

الكتاب الثالث: في الإجماع

الكتاب الرابع: في القياس

الكتاب الخامس: في دلائل اختلف فيها

الكتاب السادس: في التعادل والتراجيح

الكتاب السابع: في الاجتهاد والإفتاء

کتاب کی جامعیت اور افادیت کے پیش نظر کئی اکابر اہل علم نے اس کتاب کی شروحات لکھیں، لیکن ان میں معروف شروحات تین ہیں:

۱..... ”شرح منهاج الوصول“ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۵ھ)

۲..... ”معراج الوصول فی شرح منهاج الوصول“ علامہ مجد الدین محمد بن

ابی بکر شیرازی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۷ھ)

۳..... ”نہایة السؤل فی شرح منهاج الوصول“ علامہ جمال الدین اسنوی

شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۲ھ)

مؤخر الذکر شرح کا معیار تحقیق و تدقیق کے اعتبار سے نہایت بلند ہے، یہ شرح ایک

جلد میں ۱۴۲۰ھ میں دارالکتب العلمیہ سے چھپ چکی ہے۔ علامہ زرکشی رحمہ اللہ (متوفی

۷۹۴ھ) نے اس کتاب کی احادیث کی تخریج کی ہے، موصوف کی کتاب کا نام ”المعتبر

فی تخریج احادیث المنہاج والمختصر“ ہے۔ علامہ علاء الدین قونوی رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۹ھ) نے اس کتاب کا اختصار ”مختصر المنہاج“ کے نام سے کیا ہے۔ علامہ عبدالرحیم بن حسین عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) نے اس کتاب پر نکت اس نام سے لکھے ”النکت علی المنہاج“ نیز آپ نے ”النجم الوہاج“ کے نام سے ”منہاج الوصول“ (۱۳۶۷) ابیات میں منظوم کیا اور آپ کے صاحبزادے احمد نے ان ابیات کی تشریح لکھی ہے۔

اس کتاب پر لکھے گئے حواشی، شروحات، اختصارات، تعلیقات، منظومات، اعتراضات،

تخریج احادیث کے لئے تفصیلاً مطالعہ کریں: ①

۳۴..... بدیع النظام

علامہ ابن الساعاتی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۴ھ) آپ فقیہ، اصولی، حافظ اور اپنے زمانے میں علوم شرعیہ میں ثقہ مانے جاتے تھے، ادیب و کاتب بھی تھے، آپ اصلاً بعلبکی تھے، فقہ و اصول میں ان کی تالیفات اس فن میں ید طولیٰ اور وسعت علمی پر دلالت کرتی ہیں، جو حنفی و شافعی اصول کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہیں۔ علامہ ابن الساعاتی رحمہ اللہ نے اپنی اس تالیف ”بدیع النظام“ میں علامہ آمدی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۱ھ) کی کتاب ”الإحکام“ کے طریقے سے قواعد کلیہ کے بیان میں اور امام بزدوی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۲) کی ”أصول البزدوی“ سے جزئی فرعی شواہد میں مدد لی جیسا کہ کتاب کے خطبے میں انہوں نے اس کا اظہار کیا ہے۔ اس کتاب کی اچھی شرح مصلح الدین ابوالفتح موسیٰ بن محمد التبریزی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۶ھ) نے ”الرفیع فی شرح البدیع“ کے نام سے لکھی ہے، اور مولانا زادہ محبت الدین رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۹ھ) نے اس پر حاشیہ لکھا ہے۔

① کشف الظنون: باب المیم، ج ۲ ص ۱۸۷۹ تا ۱۸۸۴

۳۵..... عنوان الوصول فی الأصول

علامہ ابن دقیق العید شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۰۲ھ) آپ محدث، فقیہ اور اصولی تھے، مسلک مالکی تھے مگر پھر شافعی بن گئے، آپ کے والد مالکی مسلک کے بڑے علماء و فضلاء میں سے تھے، آپ کئی کتابوں کے مصنف تھے، اصول فقہ پر آپ کی تصانیف میں ”مقدمة المطرازی فی الأصول، شرح مقدمة المطرازی فی الأصول، شرح منتهی السؤل والأمل لابن الحاجب، عنوان الوصول فی الأصول، شرح عنوان الوصول فی الأصول“ قابل ذکر ہیں۔ ①

علامہ قطب الدین حلّی رحمہ اللہ نے آپ کے علمی تفوق کا اعتراف ان الفاظ میں کیا:

کان ابن دقیق العید ممن عرف بالعلم والزهد، عارفاً بالمذہبین،

إماماً فی الأصلین.

علامہ ابن دقیق العید علم وزہد میں معروف لوگوں میں سے تھے، دونوں مذہب (شافعی

اور مالکی) کے عارف اور اصلین (اصول دین اور اصول فقہ) میں امام تھے۔

علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ اپنے وقت کے شیخ الاسلام کہلاتے تھے، اللہ تعالیٰ نے

انہیں اصول حدیث، حدیث اور فقہ میں خوب دسترس دی تھی، آپ کی تصنیفات میں

معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱..... إحصاء الأحکام شرح عمدة الأحکام ۲..... الإلمام بأحادیث

الأحکام ۳..... الاقتراح فی بیان الاصطلاح ۴..... تحفة اللیب فی شرح

التقریب ۵..... شرح الأربعین للنوویة

ان کی یہ سب کتابیں مطبوعہ ہیں، مجھے ان کی اصول فقہ پر لکھی گئی کتابوں میں کوئی

کتاب نہیں ملی، ان کے سوانح نگاروں نے ان کتابوں کے نام تو لکھے ہیں لیکن ان میں شاید

① الفتح المبین: ج ۲ ص ۱۰۲، ۱۰۳ / ہدیة العارفين: ج ۶ ص ۱۲۰

مطبوعہ کتاب کوئی نہیں ہے۔ البتہ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے ان کی کتاب ”عنوان الوصول“ کا تذکرہ مصنف کے الفاظ میں کیا ہے:

فهذه فصول مشتملة على تعريفات ومسائل لا غنية عنها للفقیه فی معرفة الأحكام، أوردتها على سبيل الإيجاز مقتصرًا على رؤوس المسائل، مكتفياً بالأنموذج من نكت الدلائل، جردتها للمبتدعين في الفن وهو عشر ورقات. ①

یہ کتاب تعریفات اور احکام کی معرفت کے مسائل پر مشتمل ہے جن سے فقیہ کسی صورت چشم پوشی نہیں کر سکتا، میں نے ان کو مختصراً تحریر کیا اور بنیادی مسائل پر اکتفاء کیا، اور دلائل سے نکات بیان کرنے میں صرف ضروری مسئلہ پر اکتفاء کیا۔ میں نے اس کتاب کو فن کے مبتدعین کے لئے لکھا ہے اور یہ کتاب دس اوراق پر مشتمل ہے۔

۳۶..... منار الأنوار فی أصول الفقہ

امام ابوالبرکات حافظ الدین نسفی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) آپ مفسر، محدث، فقیہ، اصولی، مفسر، محدث اور متکلم تھے، شمس الائمہ محمد بن عبدالستار الکروی سے تفقہ حاصل کیا، علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ آپ کے متعلق فرماتے ہیں:

كان إماماً كاملاً عديم النظير في زمانه رأساً في الفقہ والأصول.
آپ کی اصول پر تصانیف میں ”منار الأنوار فی أصول الفقہ، كشف الأسرار، شرح المنتخب للحسامی“ ہے، ”منار الأنوار“ متن کو اللہ تعالیٰ نے بڑی مقبولیت عطا کی، کئی اہل علم نے اس متن پر شروحات، حواشی و تعلیقات لکھیں، جن میں چند ایک درج ذیل ہیں:

① كشف الظنون: باب العين، ج ۲ ص ۱۷۶

۱..... ”کشف الأسرار شرح منار الأنوار“ یہ مصنف نے خود اپنی کتاب کی شرح لکھی۔

۲..... ”تبصرة الأسرار“ شیخ شجاع الدین ترکستانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۳ھ)

۳..... ”جامع الأسرار“ علامہ قوام الدین کاکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۹ھ)

۴..... ”اقتباس الأنوار“ علامہ جمال الدین خراطی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۲ھ)

۵..... ”منهاج الشريعة“ علامہ جلال الدین تباتنی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۳ھ)

۶..... ”نور الأنوار“ ملا جیون رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۰ھ) اس شرح کو اللہ تعالیٰ نے

زیادہ مقبولیت عطا کی، یہ درس نظامی میں نصاب میں شامل ہے، اس شرح پر حاشیہ علامہ محمد بن عبدالحلیم لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۸۵ھ) نے ”قمر الأقمار“ کے نام سے لکھا۔

۷..... اصول الفقہ

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ جنابلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) آپ اپنے وقت کے ایک

بلند پایہ مفسر، محدث، اصولی، متکلم اور خطیب تھے۔ اپنے والد سے فقہ اور اصول کی تعلیم

حاصل کی، بیس برس سے کم عمر میں تدریس و فتویٰ کی اہلیت حاصل کر لی تھی، اور جمع و تالیف کا

کام شروع کر دیا تھا، آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں، ”مجموعۃ الفتاویٰ“ جو ۳۷

جلدوں میں چھپ چکا ہے اس کی انیسویں اور بیسویں جلد اصول فقہ پر ہے۔

اس کے علاوہ آپ نے جو اصول فقہ کی مباحث سے متعلق چھوٹے بڑے رسائل لکھے

ہیں ان کی تعداد تقریباً ۲۳ ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) قاعدة كبيرة في أصول الفقهه غالبها نقل أقوال الفقهاء.

(۲) قاعدة في الاجتهاد والتقليد في الأسماء التي علق الشارع بها من

الأحكام.

(۳) قاعدة فيما شرعه الله تعالى بقطعي العموم والإطلاق وهل يكون

شروعاً بلفظ الخصوص والتقييد.

(۴) قاعدة في تقليد مذهب معين هل يجب على العامي أو لا؟

(۵) جواب في ترك التقليد فيمن يقول مذهبي مذهب النبي

ولست أنا التقليد مذاهبه الأربعة.

(۶) قاعدة في المخطي في الاجتهاد هل يآثم وهل المصيب.

(۷) قاعدة فيما يظن من تعارض النص والإجماع.

(۸) قاعدة في الإجماع وأنه ثلاثة أقسام.

(۹) وجواب في الإجماع والخبر المتواتر.

(۱۰) نقد مراتب الإجماع التي ألفها ابن حزم.

(۱۱) قاعدة في كيفية الاستدلال على الأحكام بالنص والإجماع في

الرد على من قال إن الدلالة اللفظية لا تفيد اليقين.

(۱۲) قاعدة في تقرير القياس في مسائل عدة الرد على من يقول هل

خلاف القياس في الشرع.

(۱۳) جواب تقليد الحنفى الشافعى في المطر والوتر.

(۱۴) قاعدة في لفظ الحقيقة والمجاز والبحث مع الأمدى.

(۱۵) رفع الملام من أئمة الأعلام.

(۱۶) قاعدة في أن جنس الفعل المأمور به أعظم من جنس ترك

المنهى عنه.

(۱۷) قواعد في النهى هل يقنى فساد المنهى عنه.

(۱۸) قاعدة أخرى كل حمد و ذم من الأقوال والأفعال لا يكون إلا

بالكتاب والسنة.

(۱۹) قاعدة في شمول النصوص للأحكام.

(۲۰) رسالة في جواب هل كل مجتهد مصيب.

(۲۱) رسالة في حقيقة الحكم الشرعي وأنواعه.

(۲۲) رسالة في التقليد الذي حرمه الله ورسوله وشرح أول

المحصول للرازي.

(۲۳) معارج الوصول في أن الأصول والفروع قد بينها الرسول.

مندرجہ بالا رسائل میں سے اکثر وہ ہیں جو ”مجموعۃ الفتاویٰ“ میں شامل ہیں، بعض رسائل الگ سے بھی چھپ چکے ہیں، ”مجموعۃ الفتاویٰ“ اور ان کی تصنیفات سے رسائل، اختلافی اور تحقیقی مسائل و مباحث پانچ جلدوں میں محمد رشید رضا کی تعلق و تحقیق کے ساتھ ”مجموعۃ الرسائل والمسائل“ کے نام سے ”جنة التراث العربی“ سے چھپ چکے ہیں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”أسماء مؤلفات شيخ الإسلام ابن تيمية“ میں ”الکتب الفقہیة“ کے عنوان کے تحت علامہ ابن تيمية رحمہ اللہ کے ۵۵ رسائل کا تذکرہ کیا ہے، دیکھئے: (ص ۲۷ تا ۲۹) تیس صفحات پر مشتمل اس رسالے میں ان کے علوم و افکار کے ترجمان علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنے شیخ کی ۳۲۸ کتب و رسائل کے نام ذکر کئے ہیں، کئی ایک رسائل ایسے ہیں جو چند صفحات پر مشتمل ہیں، یا کسی سوال کا جواب ہیں جسے رسالے کی صورت دے دی گئی ہے۔ ان میں دوثلث سے زیادہ رسائل و کتب وہ ہیں جو فتاویٰ میں موجود ہیں۔

۳۸..... کشف الأسرار شرح أصول البزدوی

علامہ عبدالعزیز بخاری حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۰ھ) آپ اپنے وقت کے نامور عالم تھے، فن اصول فقہ اور فقہ میں آپ کو خوب دسترس تھی، اہل علم کے درمیان ان کی دو تصنیفات زیادہ معروف ہیں، علامہ بزدوی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) کی ”أصول البزدوی“ کی شرح ”كشَفُ الْأَسْرَارِ“ اور ”الحسامی“ کی شرح ”غایة التحقیق“ اصول بزدوی کی سب سے جامع، مدلل اور محقق شرح یہی ہے، اس میں کثرت سے فقہی احکام اور مذہب حنفی کے دلائل کا تذکرہ ہے۔ اصول فقہ کی کوئی اہم بحث ایسی نہیں ہے جو مصنف سے چھوٹی ہو، یہ کتاب جامعیت اور حسن ترتیب میں اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بہت اعلیٰ، نفع اور مدلل ہے، جو ایسی تحقیقات و تفریعات پر مبنی ہے جو دیگر کتب اصولیہ میں نہیں ملتیں۔ شوافع میں علامہ زرکشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۴ھ) کی ”البحر المحیط فی أصول الفقہ“ حنابلہ میں علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۰ھ) کی ”روضة الناظر و جنة المناظر“ حنفیہ میں علامہ عبدالعزیز بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۰ھ) کی ”كشَفُ الْأَسْرَارِ شرح أصول البزدوی“ اور مالکیہ میں علامہ شاطبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۰ھ) کی ”الموافقات“ ہے اگر کوئی عالم ان چاروں مکتب فکر کے علماء کی مندرجہ بالا چاروں کتابوں کا مطالعہ کرے تو اس فن کے نشیب و فراز سے خوب واقفیت ہو جائے گی اور اس فن میں خوب تفوق اور عمق حاصل ہوگا۔

”كشَفُ الْأَسْرَارِ“ چار جلدوں میں دارالکتاب الاسلامی اور پاکستان میں قدیمی کتب خانہ سے شائع ہوئی ہے۔

۳۹..... التنقیح والتوضیح

صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۷ھ) آپ مفسر، محدث، فقیہ،

اصولی، جدلی، لغوی، ادیب، مناظر، متکلم اور منطقی تھے، علمی گھرانے میں آنکھ کھولی، تاج الشریعہ محمود سے تعلیم حاصل کی، اپنے دادا کی کتاب ”الوقایۃ“ کی ایک عمدہ شرح ”شرح الوقایۃ“ کے نام سے لکھی اور پھر اس کا ”النقایۃ“ کے نام سے اختصار لکھا۔ اصول فقہ پر آپ کی تصنیفات میں ”التنقیح“ اور ”التوضیح فی حل غوامص التنقیح“ ہے۔

”التنقیح“ متن ہے اور ”التوضیح“ اس متن کی شرح ہے، مصنف نے یہ شرح خود لکھی ہے۔ یہ کتاب لغت عربیہ، علم المعانی، بیان اور منطق کی ابحاث پر بھی مشتمل ہے، مقدمہ قواعد اصولیہ کے بیان میں ہے، اس میں خاص، عام، مطلق، مقید، حقیقت و مجاز، حروف المعانی، مشکل، مجمل اور متشابہ شامل ہیں، اور لفظ کی دلالت، صریح، کنایہ اور معتزلہ کے نزدیک حسن و قبح پر بحث، کتاب و سنت، اجماع اور قیاس اور ان کے متعلقات اور ادلہ اصولیہ سے متعلق ابحاث بھی شامل ہیں۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور دو قسموں پر مشتمل ہے، قسم اول مندرجہ ذیل چار ارکان پر مشتمل ہے:

الرکن الأول: فی الكتاب

الرکن الثانی: فی السنۃ

الرکن الثالث: فی الإجماع

الرکن الرابع: فی القیاس

قسم ثانی تین ابواب پر مشتمل ہے:

الباب الأول: فی الحکم

الباب الثانی: المحکوم بہ

الباب الثالث: فی المحکوم علیہ

اس متن اور شرح کی بے پناہ مقبولیت کی وجہ سے متعدد اہل علم نے اس پر حواشی،

شروحات اور تعلیقات لکھیں، لیکن ان میں زیادہ مقبولیت علامہ تفتازانی رحمہ اللہ (متوفی

۱۹۳ھ) کی ”التلویح“ کو ہوئی۔ اس متن اور شرح کا کچھ حصہ درس نظامی میں نصاب میں شامل ہے۔ یہ حاشیہ حل غوامض، تنقیح، مغلفات کی توضیح میں بے نظیر ہے، اس کو سمجھ کر پڑھنے سے استعداد میں خوب اضافہ ہوتا ہے اور ایک تحقیقی ذہن بنتا ہے، البتہ قیل وقال اور غیر متعلقہ مباحث کی وجہ سے فن سمجھنے میں کافی دشواری ہوتی ہے۔

”التوضیح“ اور ”التلویح“ پر لکھے گئے حواشی اور تعلیقات کے لئے

تفصیلاً دیکھیں: ①

۴۰..... إعلام الموقعین عن رب العالمین

علامہ ابن قیم حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) آپ اپنے وقت کے ایک عظیم مفسر، محدث، فقیہ، اصولی اور متکلم عالم تھے، اصول فقہ میں آپ کی یہ کتاب بہت مشہور ہے، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اپنی اس کتاب میں دوران بحث کثرت سے دلائل دیتے ہیں، وہ فقہاء کی آراء کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں، اور ان کی صحت اور عدم صحت کا تجزیہ کرنے کے بعد جسے حق سمجھتے ہیں اختیار کر لیتے ہیں بصورت دیگر چھوڑ دیتے ہیں، بعض اوقات وہ اپنے مختار مذہب پر دلائل دینے کے بعد مخالف کی آراء پیش کر کے اس کا بطلان ثابت کرتے ہیں، مخالف آراء کی تغلیط و تردید کے بعد مضبوط و مستحکم علمی دلائل سے پیش آمدہ کو ثابت کرتے ہیں، نصوص ان کی بحث کا مرکز و محور ہوتا ہے۔ یہ کتاب نصوص شرع، فقہ، اصول فقہ، مقاصد شریعت، سیاست شرعیہ سب کو جامع ہے، اس میں زیادہ زور اتباع شریعت اور احادیث پر دیا گیا ہے، مصادر شریعت کا بھی تفصیلی بیان ہے۔ کتاب وسنت، اجماع، فتاویٰ صحابہ کرام، قیاس، استصحاب، مصالحہ مرسلہ، سد الذرائع۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ خط جو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا اس کی بھی خوب وضاحت کی ہے۔ کتاب کے آغاز میں فتویٰ دینے والے صحابہ اور تابعین کا بھی تفصیلی ذکر کیا ہے، اور ان

کے اسماء بھی ذکر کئے ہیں، فقہاء مکہ، مدینہ، کوفہ اور بصرہ کا بھی تذکرہ کیا ہے، اور آخر میں فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فتاویٰ بھی ذکر کئے ہیں، کتاب میں جا بجا اپنے شیخ کے نظریات و افکار کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں، خصوصاً تقلید، حیلہ، رائے، طلاق غیرہ کے تذکرے میں اعتدال سے تجاوز کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ کتاب چار جلدوں میں محمد عبدالسلام ابراہیم کی تحقیق کے ساتھ دارالکتب العلمیہ سے چھپ چکی ہے۔

۴۱..... الإبهاج فی شرح المنہاج

علامہ تقی الدین سبکی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۶ھ) آپ مفسر، فقیہ، اصولی، نحوی، مقبری اور جدلی تھے، اصول فقہ کی تعلیم امام علاء الباجی رحمہ اللہ سے حاصل کی، آپ نے کئی گراں قدر کتابیں تصنیف کیں، ان کی تصنیفات میں ”فتاویٰ السبکی، السیف المسلول علی من سب الرسول، شفاء السقام فی زیارة خیر الأنام“ اور ”الإبهاج فی شرح المنہاج“ زیادہ معروف ہیں۔ اس شرح کو مصنف نے لکھنا شروع کیا اور جب آپ امام بیضاوی رحمہ اللہ کے قول ”المسألة الرابعة وجوب الشيء ما لا يتم إلا به وكان مقدورا الواجب أن يتناول كل واحد فهو فرض عين“ تک کی شرح لکھ سکے تھے کہ آپ کا انتقال ہو گیا، تو پھر آپ کے بیٹے علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) نے اسے مکمل کیا، یہ شرح مصر سے چھپ چکی ہے۔

۴۲..... رفع الحاجب عن مختصر ابن الحاجب

علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) آپ فقیہ، اصولی اور مؤرخ تھے، اپنے والد علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۶ھ) امام مزنی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۲ھ) امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) سے تعلیم حاصل کی، صرف اٹھارہ برس کی عمر میں مسند

افتاء پر بیٹھے، کم عمری سے ہی مختلف علوم و فنون میں تصنیف و تالیف کا آغاز کر دیا تھا۔ آپ کی مشہور تصنیفات میں ”طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، جمع الجوامع، الأشباہ والنظائر“ اور ”رفع الحاجب“ ہیں۔ اصول فقہ پر مصنف کی جس تصنیف کو زیادہ شہرت ملی وہ ”جمع الجوامع فی أصول الفقہ“ ہے۔

یہ کتاب اصول فقہ کے جمیع مسائل پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں مصنف کا منہج درج ذیل ہے:

- (۱) مباحث، فصول اور مسائل کو انتہائی اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔
- (۲) جمیع مسائل اصول فقہ بیان کرتے ہوئے بعض ایسی اشیاء کا بھی اضافہ کر دیتے ہیں جنہیں ان سے پہلے کے اصولیین نے بیان نہیں کیا ہوتا۔
- (۳) مصطلحات اصولیہ کی تعریف اور ان کی تبیین بغیر طوالت کے کرتے ہیں۔
- (۴) ان مسائل اصولیہ کو ذکر کرتے ہیں جن میں اصولیین کا اختلاف واقع ہوا ہے۔
- (۵) بعض مسائل میں اقوال کے ساتھ ساتھ قائل کا بھی ذکر کر دیتے ہیں مگر وہ ایسا کم ہی کرتے ہیں۔

(۶) صرف اقوال کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں اور بہت کم ہی ان کے دلائل ذکر کرتے ہیں۔

- (۷) اگر کہیں اختلاف لفظی ہو تو اس کو ذکر کرتے ہیں۔
 - (۸) صرف کتب اصولیہ کے اصل مراجع سے ہی نقل کرنے کی پابندی کرتے ہیں اور کسی قول کو کسی شخص کی طرف اس وقت تک منسوب نہیں کرتے جب تک کہ قائل نے خود اپنی کتاب میں اسے نقل نہیں کیا ہو تا یا اس کے کسی شاگرد نے ان کا قول نقل نہیں کیا ہوتا۔
- یہ کتاب اصول فقہ کے جمیع مسائل پر مشتمل ہے، مختصر ہونے کی وجہ سے اس کا حفظ بھی آسان ہے، البتہ قواعد استدلال و استنباط کے اسلوب سے خالی ہیں۔ اس کتاب پر لکھی گئی

۱..... علامہ بدرالدین زرکشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۲ھ) نے ”تشیف المسامع“ کے نام سے شرح لکھی۔

۲..... امام ابو زرعا احمد بن عبدالرحیم عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۶ھ) نے ”الغیث الہامع“ کے نام سے شرح لکھی۔

۳..... علامہ جلال الدین محلی رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۲ھ) نے ”البدر الطالع بشرح جمع الجوامع“ کے نام سے شرح لکھی۔

۴..... جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے ”ہمع الہوامع“ کے نام سے شرح لکھی۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے ”الکوکب الساطع“ کے نام سے پہلے اس کتاب کو منظوم کیا پھر خود اس منظوم کی شرح لکھی۔ امام عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ (متوفی ۹۲۵ھ) نے ”الدرر اللوامع“ کے نام سے اس کتاب کو منظوم کیا۔

اس کتاب کو اہل علم کے درمیان خاصی مقبولیت حاصل ہوئی اور اس کے حواشی، شروحات، تعلیقات، منظوم اور اختصارات بھی بہت ہوئے ہیں، دیکھئے تفصیلاً: ①

۴۳..... مفتاح الأصول فی بناء الفروع علی الأصول

علامہ محمد الشریف التلمسانی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) آپ فقہ، اصول، قراءت، ادب، لغت اور تاریخ کے عالم تھے، اپنے زمانے کے مشہور اور فن کے ماہر اساتذہ سے زانوئے تلمذ طے کیا۔ ”الوصول“ پر فروع کی تخریج کا مقصد اس سوال کا جواب دینا ہے کہ فرعی مسائل پر اصول کا کیا اثر پڑتا ہے، یہ کتاب فقہاء کے طرز پر لکھی جانے والی ان اولین کتب میں سے ایک ہے جن میں فروع پر اصول کے اثرات کے موضوع کو چھیڑا گیا

ہے۔ تخریج الفروع علی الاصول کے موضوع پر تاریخی اعتبار سے یہ کتاب اس فن میں تیسرے نمبر پر لکھی جانے والی کتاب ہے۔ اس فن کی پہلی کتاب علامہ دبوسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) کی ”تاسیس النظر“ ہے اور دوسری کتاب علامہ زنجانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ھ) کی ”تخریج الفروع عن الاصول“ ہے، اور یہ تاریخی ترتیب کے اعتبار سے اس فن پر تیسری کتاب ہے۔

اس کتاب میں علامہ تلمسانی رحمہ اللہ نے ان اصولی مسائل کا تذکرہ کیا ہے جن کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، اس کے بعد فقہ حنفی، فقہ مالکی اور فقہ شافعی پر ان اصولوں کے اثرات کی وضاحت کی ہے، یہ کتاب اگرچہ ضخامت کے اعتبار سے مختصر ہے لیکن فن کے اعتبار سے ایک عمدہ اور کثیر الفائدہ کتاب ہے، اس کتاب کا یہ خاص امتیاز ہے کہ اس میں تینوں ائمہ کی فقہ پر اصولی قواعد کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں مذکور ہے کہ امام تلمسانی رحمہ اللہ اس کتاب کی تالیف سے ۷۵۴ ہجری میں فارغ ہوئے تھے۔ یہ کتاب احمد عزالدین عبداللہ خلف اللہ کی تحقیق و تخریج احادیث اور وضع فہارس وغیرہ کے ساتھ مطبعہ السعاده سے پہلی مرتبہ ۱۴۰۱ھ میں شائع ہوئی۔

۴۴ نہایۃ السؤل فی شرح منہاج الاصول

علامہ عبدالرحیم الاسنوی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۲ھ) آپ مفسر، فقیہ، مؤرخ، اصولی، لغت اور عروض کے عالم تھے، فقہ میں خاص شہرت حاصل کی، آپ نے اصول فقہ پر تین مشہور کتابیں تصنیف کیں، ”نہایۃ السؤل فی شرح منہاج الاصول، التمهید فی تنزیل الفروع علی الاصول، زوائد الاصول، یزادات علی شرح منہاج البیضاوی“

یہ کتاب قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۵ھ) کی ”منہاج الوصول الی علم الاصول“ کی مفصل شرح ہے۔ اس شرح کی تالیف کا آغاز ان کے بھائی محمد نے کیا اور

اس کو امام جمال الدین اسنووی رحمہ اللہ نے مکمل کیا، امام اسنووی رحمہ اللہ نے ۷۴۰ ہجری میں اس کی تالیف کا آغاز کیا اور ۷۴۱ ہجری یعنی صرف ایک سال کی مدت میں اس کو مکمل کر لیا۔ کتاب متوسط الحکم ہونے کے ساتھ سہل العبارت بھی ہے، اس میں ان اعتراضات و سوالات کے جوابات بھی دیئے ہیں جن کے دیگر شارحین نے سرے سے یا تو جواب ہی نہیں دیئے تھے یا وہ جوابات ضعیف تھے۔ جن مقامات میں صاحب کتاب سے نقل کی غلطی ہوتی تھی ان مقامات سے آگاہ کر دیا۔ مذہب شافعی کو خصوصیت کے ساتھ بیان کیا اور وجہ یہ بتائی کہ اصول فقہ کے مدون اور ان کے امام کا مسلک متعارف ہو جائے، وہ کہتے ہیں کہ انہیں مسئلہ سے متعلق کتب شافعیہ مثلاً ”الأم، الأمالی، الإملاء، مختصر المزنی“ اور ”مختصر البویطی“ میں تلاش کرنے سے کچھ مل جاتا تو وہ شافعیہ کا مسلک اکثر ان ہی کے الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں جو ان کی کتب میں ان سے منقول ہوتا ہے۔

امام اسنووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اگر انہیں اس مسئلہ کی بابت بلا واسطہ ان کی کتاب سے کچھ میسر نہیں آتا تو وہ اس کلام کی نسبت اس کے ناقل کی طرف کر دیتے ہیں۔ یہ کتاب قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کی کتاب ”منہاج الوصول“ کے ایک مقدمے اور سات کتب کی تشریح و توضیح پر مشتمل ہے، سات کتب کا تذکرہ ماقبل میں اصل متن کے تعارف میں گزر چکا ہے۔ یہ شرح تحقیق و تدقیق اور تفصیل کے اعتبار سے منہاج کی تمام شروح میں نمایاں ہے۔ ۲۰۸ صفحات پر مشتمل یہ شرح ۱۴۲۰ھ میں ایک جلد میں دارالکتب العلمیہ سے چھپ چکی ہے۔ مصنف کی دوسری بلند پایہ تصنیف ”التمہید فی تخریج الفروع علی الأصول“ ہے۔

اصول کی فروع پر تخریج، اس کتاب کا مقصد اس سوال کا جواب دینا ہوتا ہے کہ فرعی مسائل پر اصول کا کیا اثر پڑتا ہے، بالفاظ دیگر اس میں اصول و فروع کے درمیان تطبیق لا کر یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ اصول کے فروع پر کیا اثرات ہوتے ہیں۔ تاریخی ترتیب کے اعتبار

سے یہ کتاب اس موضوع پر لکھی جانے والی چوتھی اہم ترین کتاب شمار کی جاتی ہے، اس سے قبل ”تأسيس النظر“ علامہ دبوسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) ”تخریج الفروع علی الأصول“ امام زنجانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ھ) ”مفتاح الوصول إلی بناء الفروع علی الأصول“ امام تلمسانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) ”تالیف ہو چکی تھیں۔

علامہ اسنوی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں کوئی اصولی قاعدہ خالی نہیں چھوڑا، بلکہ تقریباً ہر قاعدہ کو ذکر کر کے اس کی کوئی فقہی فرع درج کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ اس میں صرف انہی اصولی قواعد کا احاطہ کیا جو شواہع کے یہاں مختلف فیہ تھے، دوسرے فقہی مذاہب سے تعرض نہیں کیا۔ ”التمہید“ کے مطالعے کے دوران یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ اصولی قواعد کے اثرات کی وضاحت کے لئے انہوں نے جن فقہی جزئیات کا ذکر کیا ان میں سے بیشتر طلاق اور الفاظ طلاق سے متعلق ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ ایک عالم کے لئے نہایت ضروری ہے، اس سے جہاں ”تخریج الفروع علی الأصول“ پر ملکہ حاصل ہوگا وہیں فقہ سے گہری مناسبت اور فقہائے کرام سے عقیدت بھی پیدا ہوگی۔ کاش کوئی صاحب علم طلبہ کی استعداد اور ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا ترجمہ کر دے تو یہ ایک مفید کاوش ہوگی۔

یہ کتاب دکتور محمد حسن بیٹو کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۴۵..... التقرير فی شرح أصول البزدوی

علامہ اکمل الدین البارتی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۸۶ھ) آپ مفسر، فقیہ، اصولی، ادیب، نحوی اور متکلم تھے، امام قوام الدین محمد بن محمد اکا کی رحمہ اللہ سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، اصول فقہ پر آپ نے ”شرح مختصر ابن الحاجب فی الأصول، التقرير فی شرح

علی اصول البزدوی، الأنوار فی شرح المنار للنسفی“ تصنیف کی ہے۔ ①

۴۶..... الموافقات

امام ابو اسحاق شاطبی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۰ھ) آپ مفسر، محدث، فقیہ، اصولی، لغوی، محقق اور نظارتی، ”الموافقات“ امام شاطبی رحمہ اللہ کی مشہور اور ایک اہم تصنیف ہے جو چار اجزاء پر مشتمل ہے، مصنف نے پہلے اس کا نام ”عنوان التعریف بأسرار التكليف“ رکھا، پھر اس کا نام بدل کر ”الموافقات“ رکھا، اس سے بعض نے یہ سمجھا کہ یہ دو الگ الگ کتابوں کے نام ہیں جیسا کہ عمر بن رضا کمالہ نے یہی گمان کیا۔ ②

تقریباً سب لوگوں کا اتفاق ہے کہ امام شاطبی رحمہ اللہ ”علم المقاصد“ کے مبتدع ہیں بالکل اسی طرح جس طرح کہ امام سیبویہ رحمہ اللہ کو علم نحو اور خلیل بن احمد فراہیدی رحمہ اللہ کو علم عروض میں مبتدع کی حیثیت حاصل ہے۔

شیخ علی حسب اللہ لکھتے ہیں:

وقد جاء أبو إسحاق الشاطبي في كتابه ”الموافقات“ بما لم يسبق به، فعنى بيان قواعد الأصول وتوضيح مقاصد الشارع مع سهولة في العبارة ووضوح في الغرض. ③

امام شاطبی رحمہ اللہ ”علم المقاصد“ کے موجد ہیں، اگرچہ مقاصد کا ظہور پہلے ہو چکا تھا مگر وہ سرسری تھا۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے ”المستصفی“ میں علم المقاصد پر مختصراً گفتگو کی، پھر ان کے بعد علامہ عزالدین شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۶۶۰ھ) نے ”قواعد الأحكام في مصالح الأنام“ تالیف کی، پھر نجم الدین طوفی حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۶ھ)

① ہدیة العارفين: ج ۲ ص ۱۷۱ / الفتح المبين: ج ۲ ص ۲۰۱

② معجم المؤلفين: ج ۱ ص ۱۱۸ ③ أصول التشريع الإسلامي: ص ۷

﴿﴾ ۲۰۵
 نے ”المصالح المرسلۃ“ تالیف کی، لیکن اس کام میں وسعت، تفصیلی مباحث، عمدہ مضامین، عقلی دلائل سے احکام شرعیہ کا ثبوت کرنے میں علامہ شاطبی رحمہ اللہ سب سے آگے ہیں۔ اہل علم حضرات کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔
 ابو عبیدہ مشہور بن حسن آل سلمان کی تحقیق کے ساتھ سات جلدوں میں یہ کتاب دار ابن عفان سے ۱۴۱۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۴۷..... التلویح فی کشف حقائق التنقیح

علامہ سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۳ھ) آپ اصولی، فقیہ، متکلم، بلاغی اور ادیب تھے۔ آپ نے ”التلویح فی کشف حقائق التنقیح“ اور ”حاشیۃ علی شرح العضد علی مختصر ابن الحاجب فی الأصول“ لکھا۔ علامہ ابن نجیم مصری رحمہ اللہ نے دیباچہ ”فتح الغفار شرح منار الأنوار“ میں ان کو حنفی لکھا ہے، لیکن صاحب ”کشف الظنون“ اور ملا حسن چلبی رحمہ اللہ نے ”حاشیۃ مطول“ کی بحث متعلقات فعل میں ان کو شافعی لکھا ہے۔ اس کتاب پر لکھے گئے حواشی کی تعداد سات ہے، دیکھئے تفصیلاً: ﴿﴾

۴۸..... البحر المحیط أصول الفقہ

علامہ بدر الدین زرکشی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۴ھ) آپ فقیہ، اصولی اور متکلم تھے، آپ تیس سے زائد کتب کے مصنف تھے، اصول فقہ میں آپ نے ”البحر المحیط فی الأصول، تشنیف المسامع شرح جمع الجوامع، لقطۃ العجلان وبلۃ الظمان فی أصول الفقہ والحکمة والمنطق“ لکھی۔

یہ کتاب اصول فقہ کی اہم اور کبیرا کچم کتابوں میں سے ایک ہے، یہ آٹھ جلدوں میں

دارالکتب مصر سے شائع ہوئی ہے، اس پر تحقیق و تخریج احادیث ”لجنة علماء أزرہر“ نے کی ہے۔ اس میں مصنف نے بہت سی ایسی مباحث جمع کی ہیں جسے اس سے قبل جمع نہیں کیا گیا تھا۔ امام زرکشی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب کو ۱۰۰ سے زائد امہات الکتب سے استفادہ کر کے تالیف کیا ہے۔ یہ کتاب اصول فقہ میں ایک انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے، اس میں ہر مسئلہ کے بارے میں مذاہب متفرقہ کو جمع کیا گیا ہے۔

کسی مسئلے سے متعلق جتنے مذاہب کا علم ہو سکا امام زرکشی رحمہ اللہ نے انہیں اس مسئلے کے تحت یکجا کر کے بیان کر دیا اور ان نقولِ غریبہ سے جن فوائد کو جان سکے ان کو اور ان فوائد سے نایاب موتیوں اور ان کی ایک خاص صورت سے اظہار کو ایک مسئلے کے تحت بیان کر دیتے ہیں۔ اکثر مسائل میں تصور کشی، توضیح، تدلیل اور تعلیل کا اہتمام کرتے ہیں۔ علمائے شافعیہ کے حوالہ سے اقوال ذکر کرتے ہیں تو اس کے لئے ”عندنا“ یا ”بکھئی“ عند اصحابنا“ استعمال کرتے ہیں، عمومی طور پر وہ ہر قول کی نسبت قائل کی طرف کرتے ہیں، مگر بعض مسائل میں وہ قول کی نسبت قائل کی طرف کئے بغیر چھوڑ دیتے ہیں۔

امام زرکشی رحمہ اللہ نے بہت سی دقیق مباحث کو سابقین کی کتب سے انہی کے الفاظ کے ساتھ اپنی کتاب میں نقل کیا مگر کئی مواقع پر کتب سابقین سے نقل باللفظ نظر نہیں آتا، شاید اس کی وجہ نسخہ کا اختلاف ہو۔ امام زرکشی رحمہ اللہ کی عبارت اور صیانت میں کچھ صعوبت بھی پائی جاتی ہے لیکن قدرے تامل سے وہ دشواری دور ہو جاتی ہے، کیونکہ ان کی عبارت میں شدید قسم کی پیچیدگی نہیں پائی جاتی جس طرح اس علم میں بعض لکھنے والوں کی شان رہی۔

امام زرکشی رحمہ اللہ نے ان کتابوں سے بھی استفادہ کیا جو اب مفقود ہو چکی ہیں، ان میں سے چند کے اسماء یہ ہیں:

(۱) امام ابن العارض معزلی کی کتاب ”النکت“

(۲) امام ابو یوسف عبدالسلام رحمہ اللہ کی کتاب ”الواضح“

(۳) امام ابو الوفاء ابن عقیل حنبلی رحمہ اللہ کی کتاب ”الواضح“

”البحر المحیط“ کے مقدمے میں امام زرکشی رحمہ اللہ نے مراجع کی جس فہرست

کی طرف اشارہ کیا ہے اس میں سے صرف بیس فیصد کتب دستیاب ہیں باقی کتب یا تو مفقود

ہیں یا مفقود کے حکم میں ہیں۔ ①

امام زرکشی رحمہ اللہ نے اس میں اصول فقہ کی تقریباً تمام مباحث یکجا کر دی ہیں، ہر

مسئلے میں اہل علم کے اقوال ذکر کئے ہیں، علماء کے مذاہب اور ان کے اقوال میں موازنہ

کر کے درست اقوال کی نشاندہی بھی کی ہے، مسائل اور دلائل دونوں کا تذکرہ کرتے ہیں،

اسباب اختلاف کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ ائمہ کے اقوال تحقیق سے ذکر کرتے ہیں، اور ان

مراجع کی بھی صراحت کرتے ہیں جہاں سے وہ قول لیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کی کتب

سے لے کر اپنے دور تک تمام اہم کتب سے استفادہ کر کے ایک جامع کتاب مرتب کی،

موصوف نے صرف فقہی کتب سے ہی نہیں بلکہ عقائد، تفسیر، حدیث اور لغت کی کتابوں سے

بھی استفادہ کیا ہے۔ کتاب کی جامعیت، افادیت اور اہمیت کے پیش نظر جامعہ ازہر قاہرہ

کلیہ شریعہ والقانون سے نوطلبہ نے ایم اے اور پی ایچ ڈی کے مقالات اس کتاب کے

مختلف موضوعات پر لکھے ہیں، ان مقالات کی تفصیلات جاننے کے لئے ”البحر المحیط“

پر محقق کے تحقیقی مقدمے کا مطالعہ کریں۔ راقم کی ناقص رائے کے مطابق اصول فقہ میں اس

کتاب کی کوئی نظیر نہیں۔

یہ کتاب لجنہ علماء ازہر کی تحقیق کے ساتھ آٹھ جلدوں میں مکتبہ دارالکتب مصر سے

۱۴۱۴ھ میں شائع ہوئی ہے۔

① البحر المحیط: مقدمة المؤلف، ج ۱ ص ۷ تا ۱۸

۴۹ القواعد الكبرى

علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۵ھ) اس کتاب میں فقہ حنبلی کے قواعد کو جمع کیا گیا ہے، جس طرح مالکی قواعد کو ”الفروق“ میں اور احناف کے قواعد کو ”الأشباه والنظائر“ میں اور شوافع کے قواعد کو ”قواعد الأحكام“ میں جمع کئے ہیں۔ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے ان کی مذکورہ کتاب کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے:

وهو كتاب نافع من عجائب الدهر حتى أنه استكثر عليه وزعم بعضهم أنه وجد قواعد مبدوءة الشيخ الإسلام ابن تيمية فجمعها وليس الأمر كذلك بل كان رحمه الله فوق ذلك كذا قيل. ①

یہ بڑی مفید کتاب ہے، یہ دنیا کے عجائبات میں سے ایک ہے، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علامہ ابن رجب نے شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ کے متفرق قاعدوں کو صرف جمع کر دیا خود کوئی اضافہ نہیں کیا، لیکن بات اس طرح نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے وہ ان باتوں سے بہت بلند ہیں۔

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ نے یہ قواعد مجتہدانہ شان سے اور اس انداز سے لکھے ہیں کہ مسائل کی طرف مراجعت اصول کے ماتحت کی جاسکے اور تا کہ وہ سب ایک لڑی میں پروئے جاسکیں، چنانچہ وہ کتاب کے مقدمے میں تحریر فرماتے ہیں:

أما بعد فهذه قواعد مهمة، وقواعد جمعة، تضبط للفقهاء أصول المذهب، وتطلعه من مأخذ الفقه على ما كان قد تغيب، وتنظم له منشور المسائل في سلك واحد، وتفيد الشوارد وتقرب عليه كل متباعد. ②

اما بعد! یہ قاعدہ مہمہ اور فوائد جمہ ایک فقیہ کے لئے مذہب کے اصول فراہم کرتے ہیں

① كشف الظنون: ج ۲ ص ۱۳۹۵ ② القواعد الكبرى: ص ۳

﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف﴾
 اور فقہ کے جو ماخذ اس کی نظروں سے پوشیدہ ہیں انہیں واضح اور نمایاں کرتے ہیں اور بہت سے بکھرے ہوئے مسائل کو ایک لڑی میں پرو دیتے ہیں۔

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ نے اس کتاب میں (۱۶۰) قواعد کو جمع کیا ہے، اور ہر قاعدے کے تحت متعدد تفریعات نقل کی ہیں، ان قواعد و تفریعات کے مطالعے سے علم فقہ اور اصول میں خوب دسترس حاصل ہوتی ہے۔ ۲۲۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ایک جلد میں دارالکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے۔

۵۰ النجم الوہاج

علامہ عبدالرحیم العراقی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) آپ اپنے زمانے کے ایک بلند پایہ عظیم محدث تھے، آپ اصول فقہ میں عمدہ کلام و بحث پر بھی قدرت رکھتے تھے، آپ کی تصنیفات میں ”الفیۃ العراقی“ (۱۰۰۰ اشعار میں فن اصول حدیث کو بیان کیا ہے) ”التبصرۃ والتذکرۃ“ (اس کتاب میں ان اشعار کی تشریح کی ہے) امام غزالی رحمہ اللہ کی کتاب ”احیاء علوم الدین“ کی احادیث کی تخریج ”المغنی عن حمل الأسفار فی الأسفار فی تخریج ما فی الإحیاء من الأخبار“ کے نام سے کی۔ مصنف نے ”النجم الوہاج“ میں قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کی کتاب ”منہاج الوصول“ کو نظم کی صورت میں لکھا ہے جو (۳۶۷) ابیات پر مشتمل ہے، آپ کے بیٹے احمد نے ان اشعار کی شرح کی ہے۔

یاد رہے ”النجم الوہاج“ نام کی ایک اور کتاب بھی ہے جو علامہ دمیری رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۸ھ) صاحب ”حیاء الحیوان“ کی ہے، جو امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) کی فقہ شافعی پر لکھی گئی ”دقائق المنہاج“ کی شرح ہے۔

۵۱ التحریر فی أصول الفقہ

محقق علی الاطلاق علامہ ابن الہمام حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ) آپ اپنے زمانے

کے ایک بلند پایہ محدث، فقیہ، اصولی اور متکلم تھے۔ حافظ ابن حجر اور علامہ عینی رحمہما اللہ کے ہم عصر ہیں اور علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ کے استاذ ہیں۔ آپ کی تصنیفات میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

”فتح القدیر، التحریر فی أصول الفقہ، المسایرة فی العقائد المنجیة فی الآخرة، زاد الفقیر“

”التحریر“ احناف اور شوافع دونوں کی اصول فقہ کی اصطلاحات پر ایک جامع، معروف اور اچھی کتاب ہے، لیکن اس کتاب میں حد درجہ اختصار کی وجہ سے اس کا سمجھنا اور اس سے استفادہ کرنا بہت مشکل ہے، اسی طرح بغیر شرح کے مصنف کی مراد کو سمجھنا بھی دشوار ہے، اس کتاب کا اسلوب نہایت صعب ہے، اور جگہ جگہ مفہوم میں پیچیدگی نظر آتی ہے۔ شیخ محمد خضریٰ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

وهذه الكتب التي عنيت بأن تجمع كل شيء استعملت الإيجاز في عباراتها حتى خرجت إلى حد الإلغاز والإعجاز وتكاد لا تكون عربية المبني، وأدخلها في ذلك كتاب التحرير لابن الهمام لأنك إذا جردته من شروحه وحاولت أن تفهم مراد قائله فكأنما تحاول فتح المعميات، ومن الغريب أنك إذا قرأت قبل أن تنظر فيه شروح ابن الحاجب ثم عدت إليه وجدته قد أخذ عباراتهم فأدمجها إدماجاً بوزنها حتى اضطربت العبارة واستغلت. ①

اور یہ کتابیں جن میں ہر چیز جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ان کی عبارتوں میں اس حد تک ایجاز و اختصار سے کام لیا گیا ہے کہ یہ کتابیں چیتان بن کر رہ گئی ہیں، ایجاز نویسی میں غلو کی وجہ سے قریب تھا کہ یہ کتابیں عربی زبان کے دائرے سے خارج ہو جائیں، اس

① اصول الفقہ للشیخ خضریٰ: ص ۱۱

میں سب سے بڑھی ہوئی ابن ہمام کی کتاب ”التحریر“ ہے، اگر آپ اس کتاب کو اس کی شرحوں سے الگ کر دیں اور مصنف کی مراد سمجھنے کی کوشش کریں تو آپ کو ایسا محسوس ہوگا کہ آپ معنی حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اگر آپ ”التحریر“ کا مطالعہ کرنے سے پہلے ابن حاجب کی کتاب کی شرحوں کا مطالعہ کریں پھر آپ ”التحریر“ کو پڑھیں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ مصنف نے ابن حاجب کے شارحین کی عبارتیں لے کر انہیں ضم کر دیا ہے اور عبارتوں کا توازن اس طرح بگاڑ دیا ہے کہ عبارت مضطرب اور پیچیدہ ہو گئی ہے۔

اس کتاب کی سب سے مفصل، مدلل اور محقق شرح علامہ ابن امیر الحاج رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) کی ”التقریر والتحییر“ ہے، تین جلدوں میں دارالکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے۔ علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۰ھ) نے ”التحریر“ کا اختصار ”لب الأصول“ کے نام سے کیا، موصوف نے اس کا اظہار اپنی دوسری کتاب ”فتح الغفار بشرح المنار“ صفحہ چھ پر کیا ہے۔ اس کتاب کی دوسری شرح علامہ محمد امین المعروف امیر بادشاہ رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۲ھ) نے ”تیسیر التحریر“ کے نام سے چار جلدوں میں لکھی۔

۵۲..... الضیاء اللامع شرح جمع الجوامع فی أصول الفقہ
 امام ابو العباس الیزبطنی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۸۹۵ھ) آپ مفسر، فقیہ، اصولی، متکلم اور نحوی ہیں۔ یہ کتاب علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) کی ”جمع الجوامع“ تفصیلی شرح ہے۔ مصنف نے یہ کتاب ”البدر الطالع“ کے بعد تصنیف کی ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دونوں مذاہب شوافع اور مالکیہ دونوں کی اس فن سے متعلق تفصیلات قاری کو بیک وقت حاصل ہو جاتی ہیں اس لئے کہ ماتن شافعی تھے اور شارح مالکی ہیں۔ نیز شارح نے اپنی اس شرح میں کثرت سے متقدمین کے اقوال ان کتب سے

جمع کئے ہیں جن میں سے کئی ایک اب دستیاب نہیں ہیں۔ مذہب مالکی کے ذکر میں خصوصی اہتمام کیا ہے اور اپنے مذہب کے علماء کی نقول کثرت سے پیش کرتے ہیں، مثلاً امام مالک، امام ابن القاسم، امام اشہب، امام اصبح، امام ابن عرفہ، امام قرانی، امام ابیاری، امام ابن الحاجب، امام خلیل، امام ابن العربی، امام ابن رشد اور علامہ شاطبی رحمہم اللہ وغیرہ، اس طرح یہ کتاب مالکی مذہب کے اصول و فقہی آراء کا اور اقوال کی حفاظت کا ایک اہم مرجع بن گئی۔ مصطلحات اور تعریفات کے مابین فرق بیان کرتے ہیں مثلاً جس طرح انہوں نے الشکر اور الحمد کے مابین شروع میں شرح کرتے ہوئے فرق کیا۔ مسائل اصولیہ کا بعض امثلہ فقہیہ سے ربط بیان کرتے ہوئے خاص طور پر فقہ مالکی ان کے پیش نظر رہتی ہے، اور اس طرح باحثین اور قارئین کے لئے مسئلہ اصولیہ کی منظر کشی ہو جاتی ہے۔ ان اصطلاحات اصولیہ کی تعریفات بیان کیں جنہیں مصنف نے نہیں بیان کیا تھا۔

کتاب سہل العبارت اور اس کے الفاظ واضح ہیں، ایسی پیچیدگی سے خالی ہے جو مبتدی کے فہم اور منتہی کے استفادہ میں رکاوٹ کا باعث ہو۔

مصنف نے ”جمع الجوامع“ کے بعض شارحین مثلاً علامہ زرکشی، علامہ محلی، علامہ ولی الدین ابن العراقی رحمہم اللہ سے استفادہ کیا، تو یہ کتاب ان سب کی باتوں کا تقریباً خلاصہ اور نیچوڑ ہے۔

یہ کتاب عبدالکریم بن علی بن محمد النملہ کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۱۴ھ میں جامعہ امام محمد بن سعود اسلامیہ ریاض سے شائع ہوئی ہے۔

۵۳..... غایۃ الوصول فی شرح لب الأصول

شیخ الاسلام زکریا انصاری شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۹۲۶ھ) آپ تفسیر، تجوید، حدیث، فقہ، اصول، تصوف، منطق، جدل، فرائض اور دیگر علوم و فنون کے عالم تھے، کئی فنون پر بہت سی کتب تصنیف کیں، ان کی تصنیفات میں مطبوعہ کتب درج ذیل ہیں:

۱..... الغرر البہیة فی شرح البہجة الوردیة ۲..... أسنی المطالب فی

شرح روض الطالب ۳..... منهج الطلاب ۴..... شرح ألفیة العراقی

۵..... غایة الوصول فی شرح لب الأصول

مصنف نے علامہ سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۷۱ھ) کی ”جمع الجوامع“ کا اختصار

”لب الأصول“ کے نام سے کیا، پھر خود اس اختصار کی شرح ”غایة الوصول“ کے نام

سے لکھی۔ یہ شرح مندرجہ ذیل سات موضوعات کی تفصیلات پر مشتمل ہے:

۱..... کتاب اللہ ۲..... سنت رسول ۳..... اجماع ۴..... قیاس ۵..... استدلال

۶..... تعادل اور ترجیح ۷..... اجتہاد۔ اور خاتمہ میں تصوف کے مبادیات کا ذکر ہے۔

۱۷۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب دارالکتب المصریہ سے شائع ہوئی ہے، نیز مصنف نے

علامہ بدرالدین رزکشی رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۹۴ھ) کے مختصر متن ”لقطة العجلان“ کی

شرح ”فتح الرحمن“ کے نام سے لکھی ہے۔ یہ کتاب شیخ یاسین کے حاشیہ کے ساتھ

۱۳۲۸ھ میں مطبعة النیل قاہرہ سے شائع ہوئی ہے۔

۵۴..... مشکاة الأنوار فی أصول المنار

علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۰ھ) موصوف اپنے زمانے کے ایک بلند پایہ

فقہ اور اصولی گزرے ہیں، آپ نے کئی کتابیں تصنیف کیں، مطبوعہ معروف کتب درج

ذیل ہیں:

۱..... البحر الرائق شرح کنز الدقائق. ۲..... الأشباه والنظائر.

۳..... الرسائل الزینة المعروف رسائل ابن نجیم (اس میں ۴۱ رسائل ہیں)

۴..... مشکاة الأنوار. ۵..... لب الأصول، یہ تمام تصنیفات فقہ اور اصول فقہ سے

متعلق ہیں۔

علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے اصول فقہ میں علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ) کی کتاب ”التحریر فی أصول الفقہ“ کا اختصار ”لب الأصول“ کے نام سے کیا، یہ کتاب انہوں نے ”مشکاة الأنوار“ سے قبل تالیف کی تھی، اس بات کی تصریح مصنف نے خود ”مشکاة الأنوار“ کے مقدمہ صفحہ چھ پر کی ہے، اس کتاب کا نسخہ دارالکتب المصریہ میں موجود ہے۔ علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے علامہ نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۰ھ) کی کتاب ”منار الأنوار“ کی شرح ”مشکاة الأنوار“ کے نام سے لکھی۔ ”هدیة العارفين: ج ۱ ص ۳۷۸“ میں علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ کی تصنیفات میں اس کتاب کا نام ”فتح الغفار فی شرح المنار“ ذکر کیا ہے، لیکن یہ بات درست نہیں اس لئے کہ مصنف نے خود اپنی اسی کتاب کے مقدمہ صفحہ چھ پر اس کا نام ”مشکاة الأنوار“ بتلایا ہے۔ اس کتاب کی تالیف سے مصنف چار شوال ۹۲۵ھ کو فارغ ہوئے۔

اس شرح کا ماخذ چار اہل علم کی کتب ہیں، علامہ صدر الشریعہ، علامہ اکمل الدین، علامہ تفتازانی، علامہ ابن الہمام رحمہم اللہ (مقدمہ: ص ۶) یہ کتاب جامعہ ازہر کلیہ شریعہ اسلامیہ کے دوسرے سال کے کورس میں شامل ہے۔ یہ کتاب ۱۳۵۵ھ میں مصطفیٰ البابی حلبی مصر سے شائع ہوئی ہے۔ مصنف کی ایک تصنیف ”الأشباه والنظائر“ ہے، جو سات فنون پر مشتمل ہے:

الفن الأول: القواعد الكلية

الفن الثاني: فن القواعد

الفن الثالث: الجمع والفرق

الفن الرابع: الألفاظ

الفن الخامس: الحیل

الفن السادس: الفروع

الفن السابع: الحکایات و المراسلات

یہ کتاب شیخ زکریا عمیرات کی تحقیق و تعلق اور تخریج کے ساتھ ۱۴۱۹ھ میں دارالکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کی شروحات میں سب سے مفید شرح علامہ حموی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۹۸ھ) کی ”غمز عیون البصائر فی شرح الأشباه والنظائر“ ہے، چار جلدوں پر مشتمل یہ مفصل شرح دارالکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے۔ یاد رہے کہ ”الأشباه والنظائر“ کے نام سے دو مطبوعہ کتابیں اور بھی معروف ہیں:

۱..... ”الأشباه والنظائر“ علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ)

۲..... ”الأشباه والنظائر“ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ)

۵۵..... حاشیة علی التلویح علی المقدمات الأربعة فقط

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) ہند کے بادشاہ شاہ جہاں کے یہاں رئیس العلماء تھے، بادشاہ وقت آپ کے بڑے قدر دان تھے، دو مرتبہ آپ کا وزن کیا اور ہر مرتبہ آپ کو ۶۰۰۰ روپے اُس دور کے مطابق انعام میں دیئے۔^① آپ نے جن موضوعات پر قلم اٹھایا ان پر تحقیق و تدقیق کا حق ادا کیا، آپ کی زیادہ تر تصنیفات حواشی و تعلیقات کی صورت میں ہیں۔ علامہ اسماعیل بن محمد بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۹ھ) نے آپ کے سات حواشی کا تذکرہ کیا ہے:

۱..... حاشیة علی أنوار التنزیل للبیضاوی

۲..... حاشیة علی حاشیة عبد الغفور للفوائد الضیائیة فی النحو

۳..... حاشیة علی شرح العقائد للفتازانی

۴..... حاشیة علی شرح العقائد للخیالی

① أبجد العلوم: القسم الثالث، علماء الهند، ج ۱ ص ۷۰

۵..... حاشیہ علی شرح العقائد العضدیة المدوانی

۶..... حاشیہ علی المطول

۷..... حاشیہ علی مقدمات التلویح ①

نیز حاجی خلیفہ رحمہ اللہ نے ”المواقف“ پر بھی ان کے حاشیہ کا تذکرہ کیا ہے، دیکھئے: ②
علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے ان کے علاوہ مزید حواشی اور تصنیفات کا
بھی ذکر کیا ہے:

۱..... حاشیہ علی شرح الشمسیة ۲..... حاشیہ علی شرح المطالع

۳..... الدرۃ الثمینة فی إثبات الواجب

نیز مندرجہ ذیل تین کتابوں کے شروح و حواشی پر بھی حاشیہ لکھے:

۱..... شرح حکمة العین ۲..... شرح ہدایة الحکمة للمبیدی

۳..... حاشیہ علی ہوامش مراہ الأرواح ③

راقم نے ان کے حواشی اور تصنیفات کا اس لئے ذکر کیا کہ اکثر اہل علم ان سے اور ان
کے حواشی اور تصنیفات سے ناواقف ہیں۔ ان کی اصول فقہ پر تصنیف ”حاشیہ علی
التلویح علی المقدمات الأربع فقط“ ہند سے ۱۲۲۹ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۵۶..... إفاضة الأنوار علی أصول المنار

علامہ علاء الدین حصکفی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) آپ مفسر، فقیہ، اصولی اور
نحوی تھے، تفسیر، فقہ، اصول، نحو وغیرہ میں عمدہ کتابیں تالیف کیں، آپ کی تصنیفات میں
”الدر المختار، الدر المنتقى، إفاضة الأنوار، شرح قطر الندی“ معروف
ہیں۔ مصنف نے علامہ نسفی رحمہ اللہ کے معروف متن ”منار الأنوار“ کی شرح ”إفاضة

① ہدیة العارفين: ترجمة: عبد الحكيم بن شمس الدين السيالكوتي، ج ۱ ص ۵۰۴

② كشف الظنون: باب الميم، ج ۲ ص ۱۸۹۳ ③ أبجد العلوم: ج ۱ ص ۷۰۲

﴿ ۲۱۷ ﴾
 ﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف﴾
 الأنوار“ کے نام سے لکھی۔ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے اس
 شرح پر حاشیہ ”نسمات الأسحار“ کے نام سے لکھا، یہ شرح اور حاشیہ دونوں ۱۳۹۹ھ
 میں مطبعہ مصطفیٰ البابی حلبی مصر سے طبع ہو چکے ہیں۔

۵۷..... مسلم الثبوت فی أصول الفقہ

علامہ محبت اللہ بہاری حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۱۹ھ) اصول فقہ اور منطق میں آپ کو
 گہری دسترس تھی، آپ کی معروف تصنیفات تین ہیں:

۱..... مسلم العلوم ۲..... مسلم الثبوت ۳..... الجوهر الفرد فی

مسألة الجزء الذی لا يتجزأ.

علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ ان تینوں کتابوں کے متعلق فرماتے ہیں:

وهذه الثلاثة مقبولة متداولة فی مدارس العلماء. ①

اس کتاب کی سب سے عمدہ شرح علامہ عبدالعلی محمد بن نظام انصاری رحمہ اللہ (متوفی
 ۱۲۲۵ھ) نے ”فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت“ کے نام سے دو جلدوں میں
 لکھی۔ عبداللہ محمود محمد عمر کی تحقیق کے ساتھ قدیمی کتب خانہ کراچی سے بھی طبع ہو چکی ہے۔
 علمی استعداد میں ترقی کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔ اس کتاب کی ایک
 شرح علامہ محمد بشیر الدین قنوجی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۶۴ھ) نے ”کشف المبہم مما فی
 السلم“ کے نام سے تالیف کی۔ ②

۵۸..... نور الأنوار فی شرح المنار

ملا جیون حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۰ھ) شہنشاہ عالمگیر نے ان سے زانوائے تلمذ طے

① أبجد العلوم: القسم الثالث، علماء الهند، ج ۱ ص ۴۰۲ / هدية العارفين: ترجمة:

محب الله البهاری، ج ۲ ص ۵ ② هدية العارفين: ج ۲ ص ۳۷۲ / نزہة الخواطر: ج ۷

ص ۹۳۶ / الفتح المبين: ج ۳ ص ۱۵۱

کئے، ان کی تصنیفات میں دو کتابیں معروف ہیں:

۱..... التفسیرات الاحمدیة فی بیان الآیات الشرعية ۲..... نور الأنوار
 ”نور الأنوار“ علامہ نسفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۷۱ھ) کی ”منار الأنوار“ کی شرح ہے۔ مصنف نے چالیس ایام میں یہ کتاب تصنیف کی، اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو بڑی مقبولیت عطا فرمائی، ہندوستان، پاکستان میں یہ کتاب درس نظامی کے نصاب میں شامل ہے۔ اس پر مفید حاشیہ علامہ عبدالحلیم لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۸۵ھ) نے ”قمر الأقمار“ کے نام سے لکھا ہے۔

۵۹..... عقد الجید فی أحكام الاجتهاد والتقلید

محدث الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۷۶ھ) آپ وقت کے ایک عظیم مفسر، فقیہ اور اصولی تھے۔ آپ نے علوم ظاہرہ تفسیر، حدیث، فقہ، نحو اور صرف کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ ۱۱۴۴ھ میں حرین کا سفر کیا اور وہاں کے شیوخ سے مستفید ہوئے، پھر واپس دہلی لوٹ آئے۔ آپ کی تصنیفات میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

- ۱..... فتح الرحمن ۲..... الفوز الکبیر ۳..... حجة الله البالغة
- ۴..... تراجم أبواب البخاری ۵..... المصنفی شرح الموطا ۶..... المسوی
- شرح الموطا ۷..... التفہیمات الإلهیة ۸..... إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء ۹..... الدر المبین فی مبشرات النبی الامین ۱۰..... الإنصاف فی أسباب الاختلاف.

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اصول فقہ کے جمیع ابواب پر مشتمل کوئی مکمل کتاب نہیں لکھی سوائے ”عقد الجید“ کے، اس میں ابواب اصول فقہ میں سے ایک باب ”الاجتهاد والتقلید“ کو زیر بحث لائے ہیں، اس کتاب میں اجتهاد کا حکم، اس کی شرائط اور اقسام، مجتہد کی صفات، مذاہب اربعہ کی تقلید اور دیگر اجتهاد اور تقلید سے متعلق مفید

مباحث ذکر کی ہیں۔ مسائل اصول فقہ میں آپ کی منتشر صورت میں آراء موجود ہیں، ڈاکٹر مظہر صاحب نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ بعنوان ”اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ“ میں یکجا کیا ہے، اور اس پر کراچی یونیورسٹی پاکستان سے پی ایچ ڈی کی ڈگری آپ نے حاصل کی، یہ مقالہ کتاب کی صورت میں چھپ کر منظر عام پر آچکا ہے۔

آپ نے فقہائے کرام کے درمیان فقہی مسائل میں اختلاف کے اسباب ”الإنصاف فی أسباب الاختلاف“ میں بیان کئے۔ شیخ عبدالفتاح ابوغده رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ یہ کتاب دار النفاکس بیروت سے طبع ہو چکی ہے۔ شیخ صدرالدین اصلاحی نے اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

۶۰..... إرشاد الفحول إلى تحقيق الحق من علم الأصول

علامہ محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۰ھ) آپ فقیہ، اصولی، مقبری اور نظار تھے، تفسیر، حدیث اور تاریخ میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے، مختلف فنون پر آپ کی کتب کی تعداد سو سے زائد بیان کی جاتی ہے، جس میں بیالیس کتب و رسائل مطبوعہ ہیں باقی سب مخطوطے کی شکل میں ہیں۔ مصنف کی مشہور تصنیفات میں ”فتح القدير، نیل الأوطار، السیل الجرار، إرشاد الفحول، البدر الطالع، القول المفید فی أدلة الاجتهاد والتقليد“ ہیں۔ مصنف نے ”إرشاد الفحول“ کو ایک مقدمہ، سات مقاصد اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا۔

(مقدمہ) اس میں اصول فقہ کی تعریف، موضوع، غرض و غایت، استمداد، احکام اور اس کی اقسام، مبادی لغویہ اور الفاظ کی تقسیمات پر کلام کیا۔ کتاب کے سات مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا مقصد کتاب عزیز میں ہے۔

دوسرا مقصد سنت اور اس کے متعلقات کے مباحث میں ہے۔

تیسرا مقصد اجماع اور اس کے متعلقات میں ہے۔

چوتھا مقصد اوامر و نواہی، عموم و خصوص اور دلالت کے بارے میں ہے۔

پانچواں مقصد قیاس اور اس کے متعلقات میں ہے۔

چھٹا مقصد اجتہاد، تقلید اور افتاء میں ہے۔

ساتواں مقصد تعادل و ترجیح میں ہے۔

خاتمۃ الکتاب مندرجہ ذیل دو مسائل پر مشتمل ہے:

پہلا مسئلہ وہ اصل جس میں اختلاف واقع ہوا، کیا وہ اباحت ہے یا منع؟

دوسرا مسئلہ اس میں منعم کے شکر کا عقلا و جوب ہونے پر بحث کی ہے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ ہر مسئلے میں صاحب رائے کی رائے کو اس کی طرف منسوب کرتے

ہیں، آراء ذکر کرنے کے بعد اس پر مناقشہ کرتے ہیں اور پھر راجح قول کی نشاندہی کرتے

ہیں، کبھی کبھار ان کی رائے تمام علماء کی آراء سے منفرد ہوتی ہے، محقق دکتور شعبان محمد

اسماعیل ان کے منہج پر ان کلمات کے ساتھ اظہار خیال فرماتے ہیں:

وبالجملة فإن کتاب "إرشاد الفحول" قد فتح آفاقا واسعة للبحث

والمناقشة، وأضاف إلى علم الأصول إضافات جديدة، وفتح أمام العلماء

أبوابا من البحث والاجتهاد من خلال عرضه لآراء العلماء ومستندهم في

كل مسألة، بعد تحرير محل الخلاف ومنشئه ثم بمناقشة كل دليل وبيان

الراجع من المرجوح. ①

مجموعی طور پر کتاب "إرشاد الفحول" نے نئے نئے باب کھولے اور بحث و مناقشہ

کے میدان کو وسعت دی اور علم الاصول میں نت نئے اضافے کئے اور علماء کے سامنے بحث

① إرشاد الفحول: مقدمة المحقق، ص ۳۱

واجتہاد کے دروازے کھولے۔ اپنے بیان کی توضیح میں علماء کی آراء پیش کیں اور ہر مسئلہ میں محل اور مظہر خلاف تحریر کرنے کے بعد دلیل لائے اور دلیل پر مناقشہ کیا اور ان میں سے راجح قول بیان کیا۔

امام شوکانی رحمہ اللہ کا ”ارشاد الفحول“ میں منہج یہ ہے کہ انہوں نے تقلید کے بجائے اجتہاد کا راستہ اپنایا اور اپنے لئے ایک جداگانہ فقہی مذہب اختیار کیا۔ مصنف ابتداء میں امام زید بن علی بن حسین رحمہ اللہ کے مذہب پر کار بند ہونے کی وجہ سے زید یہ کہلاتے تھے۔ بعد میں انہوں نے تقلید ترک کر کے اجتہاد کا دعویٰ کیا، اور ایک قدم آگے بڑھ کے تقلید کی مذمت اور حرمت اور اپنے لئے اجتہاد کے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے ایک رسالہ لکھا ”القول المفید فی أدلة الاجتهاد والتقليد“ اس رسالے کے چند عنوانات ملاحظہ کریں:

أقوال العلماء فی النهی عن التقليد.

أقوال الأئمة الأربعة فی النهی عن التقليد.

القول بانسداد باب الاجتهاد بدعة شنیعة.

إبطال التقليد.

عناوین میں جب اس قدر شدت ہے تو کتاب کے مشمولات کا کیا کہنا؟ مصنف اپنی کتاب ”نیل الأوطار“ اور ”السیل الجرار“ میں بھی اسی روش پر چلے ہیں۔ صحابہ و تابعین، فقہاء و علماء کے اقوال و دلائل بیان کرنے کے بعد اپنی ایک خاص رائے کے بیان پر کلام ختم کرتے ہیں۔ نیز علامہ شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ متقدمین کے مقابلے میں متاخرین کے لئے اجتہاد آسان ہے:

فإنه لا يخفى على من له أدنى فهم أن الاجتهاد قد يسر الله للمتأخرين
تيسيراً لم يكن المسابقيين لأن التفاسير للكتاب العزيز قد دونت، وصارت

فی الکثرة إلى حده يمكن حصره و كذلك السنة المطهرة و تكلم الأئمة
فی التفسیر و الترجیح و التصحیح و التجریح بما هو زیادة علی ما یحتاج
إلیه المجتهد. ①

بلاشبہ تھوڑی سی بھی عقل رکھنے والے پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے متاخرین
کے لئے اجتہاد آسان فرما دیا ہے، اور یہ آسانی سابقین کو میسر نہیں تھی۔ کیونکہ کتاب اللہ کی
تفاسیر اتنی کثرت سے مدون ہو چکی ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ اسی طرح سنتِ مطہرہ بھی
مدون ہو چکی ہے، ائمہ کرام نے بھی تفسیر، ترجیح، تصحیح، تجریح سے متعلق بہت کچھ لکھ دیا ہے جس
سے اجتہاد کرنے میں سہولت پیدا ہو گئی ہے۔

یہ کتاب دکتور شعبان محمد اسماعیل کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں دارالکتب مصر سے
چھپ چکی ہے، یہ نسخہ محققانہ ہے۔

۶۱ حصول المأمول من علم الأصول

علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) ان کی یہ کتاب علامہ شوکانی
رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۰ھ) کی کتاب ”إرشاد الفحول إلى تحقيق الحق من علم
الأصول“ کا اختصار ہے، ”حصول المأمول“ پہلی مرتبہ ۱۳۰۶ھ میں دارالصحوة قاہرہ
سے مقتدی حسن الازہری کی تعلیق کے ساتھ شائع ہوئی۔

۶۲ علم أصول الفقه

شیخ عبدالوہاب خلاف رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۵ھ) یہ کتاب چار قسموں پر مشتمل ہے:
..... ”القسم الأول: فی الأدلة الشرعية“ اس قسم کے تحت انہوں نے
قرآن، سنت، اجماع، قیاس، استحسان، مصالح مرسلہ، عرف، استصحاب، شرائع من قبلنا،

① إرشاد الفحول: المقصد السادس، الفصل الأول، ج ۲ ص ۲۱۳

قول صحابی کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

۲..... ”القسم الثانی: فی الأحکام الشرعیة“ اس قسم کے تحت انہوں نے حاکم، حکم، محکوم، محکوم علیہ کا تذکرہ کیا ہے۔

۳..... ”القسم الثالث: فی القواعد الأصولیة اللغویة“ اس کے تحت انہوں نے خاص، عام، مشترک، مؤول، عبارت النص، اشارة النص، دلالت النص، اقتضاء النص، خفی، مشکل، مجمل، متشابہ، مفہوم مخالف، مفہوم موافق وغیرہ اصطلاحات بمع امثلہ کے بیان کی ہے۔

۴..... ”القسم الرابع: فی القواعد الأصولیة التشریعیة“ اس قسم کے تحت انہوں نے پانچ اہم قواعد قدرے تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ اس کتاب میں نہایت عام فہم اور مربوط انداز میں اصطلاحات، توضیح اور امثلہ بیان کی ہیں۔ ۲۳۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مکتبۃ الدعوة سے شائع ہوئی ہے۔

۶۳..... اصول الفقہ الإسلامی

دکتور وہبۃ الزحلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۳۶ھ) موصوف جامعہ دمشق میں فقہ اور اصول فقہ کے کبار اساتذہ میں سے تھے، آپ کی مندرجہ ذیل تصنیفات اہل علم کے درمیان زیادہ معروف ہیں:

۱..... الفقہ الإسلامی وأدلته

۲..... اصول الفقہ الإسلامی

۳..... آثار الحرب فی الفقہ الإسلامی

۴..... الفقہ الإسلامی فی أسلوبہ الجدید

۵..... العلاقات الدولیة فی الإسلام

۶..... العقوبات الشرعیة وأسبابها

﴿ ۲۲۲ ﴾ کتب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف ﴿

مصنف کی ”اصول الفقہ اسلامی“ ایک تمہید اور آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔

تمہید میں مبادیاتِ فقہ سے متعلق مباحث ہیں:

الباب الأول: الأحكام الشرعية

الباب الثاني: طرق استنباط الأحكام من النصوص

الباب الثالث: مصادر الأحكام الشرعية

الباب الرابع: النسخ

الباب الخامس: تعليل النصوص

الباب السادس: مقاصد الشرعية العامة

الباب السابع: الاجتهاد والتقليد

الباب الثامن: التعارض والترجيح

جامعیت، تحقیق و تدقیق اور استیناد کے لحاظ سے یہ کتاب بے نظیر ہے۔ یہ کتاب متقدمین، متاخرین کی کتب اصول فقہ کا نیوٹر ہے۔ اگر کوئی شخص اس کتاب کا مطالعہ صحیح معنوں میں کرے تو اسے اس فن پر فی الجملہ کسی اور کتاب کے مطالعے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس فن کو پڑھانے والے اہل علم حضرات سے خصوصی درخواست ہے کہ اس کتاب کو اپنے مطالعہ میں رکھیں۔ ۱۲۳۰ صفحات پر مشتمل یہ جامع اور محقق کتاب مکتبہ رشید یہ کوئٹہ سے بھی دو جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔

اردو فتاویٰ کا تعارف

۱..... فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

ہندوستان میں مسلمان حکمرانوں کے دورِ حکومت کے بعد جب انگریزی دورِ حکومت آیا تو مدارس و مراکز اور علماء کو بہت نقصان پہنچایا گیا، اُس دور میں جن علماء نے ذاتی طور پر افتاء کے فرائض سرانجام دیئے اُن میں سب سے زیادہ مشہور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۹ھ) کا نام نامی ہے، آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ فتاویٰ عزیزیہ ہے (جو فارسی زبان میں ہے) اسی طرح علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۲ھ) کا ”مجموع الفتاویٰ“ ان دونوں کا ترجمہ اردو زبان میں ایچ ایم سعید کراچی سے چھپا ہوا ہے۔ قاسم العلوم والخیرات علامہ قاسم نانوتوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۹۷ھ) نے ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ کو ایک دینی ادارہ کی ”مدرسہ اسلامی عربی“ کے نام سے داغ بیل ڈالی، یہی ادارہ آگے چل کر دارالعلوم دیوبند کے نام سے مشہور و معروف ہوا۔ ابتدا میں چند دن افتاء کی خدمت علامہ محمد یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۲ھ) نے کی۔ فقیہ النفس علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۳ھ) پیش آمدہ مسائل اور اہم استفتاءات کے جوابات لکھا کرتے تھے، آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ”فتاویٰ رشیدیہ“ کے نام سے چھپا ہوا ہے۔ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۷ھ) ۱۳۱۰ھ سے رجب ۱۳۴۶ھ تک مسلسل چھتیس (۳۶) سال افتاء کے عہدہ پر فائز رہے، آپ کے ابتدائی اٹھارہ سال کے فتاویٰ ۱۳۱۰ھ سے ۱۳۲۸ھ تک بالکل محفوظ نہیں رہ سکے، ابتدا میں نقل فتاویٰ کا کوئی اہتمام نہیں تھا، اس لئے اٹھارہ سال کا یہ قیمتی سرمایہ ضائع ہو گیا، ۱۳۲۹ھ سے ۱۳۴۶ھ تک کے فتاویٰ چودہ ضخیم رجسٹروں میں محفوظ ہیں، بارہ رجسٹروں کے فتاویٰ حضرت مولانا مفتی محمد ظفر الدین مفتاحی رحمہ اللہ نے فقہی ترتیب پر نہایت عمدہ تعلق و تخریج اور مقدمے کے

ساتھ ۱۲ ضخیم جلدوں میں مرتب کئے، ان کی اس طویل محنت سے فتاویٰ کے استیناد و اعتماد پر اور بھی اضافہ ہو گیا، فتویٰ کے شروع میں حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کا پیش لفظ ہے جس میں آپ نے صاحبِ فتاویٰ حضرت مفتی عزیز الرحمن عثمانی رحمہ اللہ کے حالات اور آپ کے فتاویٰ کا تذکرہ کیا ہے، دارالاشاعت کراچی سے تخریجِ جدید کے ساتھ ۱۲ جلدوں میں یہ ”فتاویٰ دارالعلوم دیوبند“ کے نام سے چھپ گئے ہیں۔

۲۰..... فتاویٰ رشیدیہ

یہ فقیہ النفس علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۳ھ) کے فتاویٰ کا مختصر سا مجموعہ ہے۔

حدیث اور فقہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے دو خاص موضوع تھے، چنانچہ قیام گنگوہ کے زمانہ میں درس حدیث کے ساتھ فقہ و فتاویٰ کا سلسلہ بھی جاری تھا اور ہندوستان کے علاوہ بیرون ملک سے بھی کثرت سے استفتاء آپ کی خدمت میں آتے تھے، فقہ و فتاویٰ میں آپ کے مقام کا یہ حال تھا کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے پاس جو استفتاء آتے تھے حضرت نانوتوی عموماً وہ استفتاءات حضرت گنگوہی کے سپرد کر دیتے تھے اور آپ ان کے جوابات لکھتے تھے۔ اسی طرح حضرت نانوتوی کی وفات کے بعد بھی دارالعلوم دیوبند میں آنے والے اہم استفتاء آپ ہی کی خدمت میں بھیجے جاتے تھے، اور آپ ان کے جواب عنایت فرماتے تھے اور کبھی خود دارالعلوم تشریف لا کر استفتاء کے جواب تحریر فرمایا کرتے تھے، نیز حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ بھی اپنے قیام تھانہ بھون کے زمانہ میں اہم مسائل میں آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تھے، آپ کی فقہی بصیرت کا اعتراف کرتے ہوئے محدث کبیر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ آپ کو فقیہ النفس کہا کرتے تھے، اور آپ کو علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ پر بھی ترجیح دیا کرتے تھے، علامہ کشمیری رحمہ اللہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اب سے ایک صدی پہلے تک اس شان کا فقیہ النفس جماعت علماء

میں نظر نہیں آتا ہے۔

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ چونکہ مولانا احمد رضا خان بریلوی کے ہم عصر تھے، اس لئے آپ کے پاس بدعات و خرافات سے متعلق زیادہ استفتاء آتے تھے، جس کی وجہ سے آپ کے بیشتر فتاویٰ انہیں موضوعات پر کسی قدر تصلب کے اظہار کے ساتھ ہیں۔ یہ فتاویٰ آپ نے زندگی کے مختلف اوقات میں اور خصوصاً دارالعلوم دیوبند کے سرپرست ہونے کی حیثیت سے آنے والے استفتاء کے جواب میں لکھے ہیں، اس میں وقت کے لحاظ سے بدعات و خرافات اور عقائد سے متعلق بھی بہت سے فتاویٰ ہیں، ابتداء میں آپ کے فتاویٰ کے نقول محفوظ رکھنے کا کوئی خاص انتظام نہیں تھا، اس لئے آپ کے بہت سے فتاویٰ اب تک پردہ خفا میں ہیں۔ حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مدظلہ لکھتے ہیں کہ مولانا نور الحسن کاندھلوی صاحب نے مولانا گنگوہی کے غیر مطبوعہ فتاویٰ کی ایک مناسب تعداد حاصل کی ہے، جسے وہ مستقل مجموعے کی شکل میں شائع کرنے والے ہیں، راقم الحروف کو بھی اسے دیکھنے کا موقع ملا ہے، امید ہے کہ یہ مجموعہ کم و کیف دونوں اعتبار سے پہلے مجموعہ سے بڑھ کر ہوگا۔ ①

آپ کے سینکڑوں فتاویٰ تذکرۃ الرشید اور مکاتیب رشیدیہ میں موجود ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت مولانا مفتی محمد طیب یوسف صاحب کو جنہوں نے مختلف کتب سے حضرت کے فتاویٰ کو تبویب و تخریج کے ساتھ فتاویٰ رشیدیہ میں جمع کیا۔ مرجوح اور متعارض فتاویٰ کی نشاندہی کر کے جمہور علمائے احناف اور دیگر اکابر علمائے دیوبند کا مفتی بہ قول ذکر کیا ہے، فتاویٰ کے شروع میں حضرت گنگوہی کی مختصر سوانح بھی ذکر کی ہے، اب یہ فتاویٰ تبویب، ترتیب جدید اور تخریج و تحقیق کے ساتھ اشاعت اکیڈمی پشاور سے شائع ہوئے ہیں۔

۳..... فتاویٰ مظاہر علوم المعروف بہ فتاویٰ خلیا یہ

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۶ھ) متعدد علوم و فنون کے تبحر عالم تھے، تاہم حدیث و فقہ سے آپ کو خاص مناسبت تھی، اور یہ مناسبت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ جیسی فقیہ النفس شخصیت کی سرپرستی اور شفقت و عنایت کی وجہ سے آپ میں پیدا ہوئی تھی۔ آپ کی شانِ تفقہ اور فقہی بصیرت کا سب سے پہلا نمونہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ سے فقہی اعتراضات و جوابات ہیں، جن میں فقہ کی بعض اہم ترین کتابوں خصوصاً ہدایہ کی بعض عبارتوں اور دقائق کو حل کرنے کی درخواست کی گئی تھی، چنانچہ آپ کے خطوط کے جواب میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

شبہات ہدایہ آپ نے کیا لکھے، اجتہادیات کی لم (حقیقت) کا استفسار ہے، یہ وہ مقام ہے کہ بندہ اس مقام پر طلبہ سے بیان کرتا ہے اور طلبہ آج تک قبول کرتے رہتے ہیں، مگر تم ماشاء اللہ کی آدمی ہو، اگر کوئی شبہ، خدشہ کرو گے تو پھر شروح کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ ①

اور حضرت گنگوہی رحمہ اللہ آپ کی باریک بینی اور ہدایہ کی عبارت پر شبہات کی قوت کا اعتراف اس طرح کرتے ہیں:

تم جیسے ذکی کا جواب مجھ جیسے مٹھے (کنذہن) سے کیسے ہوگا؟

استفسارات آپ کے سب کے سب قوی ہیں، ہر ایک کا جواب نہیں دے سکتا۔ ②

ماضی قریب کے مشہور عالم و مفکر حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ آپ کی شانِ تفقہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

ہمارے اس عہد میں جن چیدہ اور برگزیدہ علماء کو اس دولتِ علم و حکمتِ دین سے بہرہ وافر ملا، جس کو حدیث صحیح میں ”مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ“ ③

① تذکرۃ الخلیل: ص ۸۳ ② تذکرۃ الرشید: ۱/۱۶۲ ③ صحیح البخاری: کتاب العلم، باب من

یرد اللہ بہ خیرا یفقیہہ فی الدین، ۱/۲۵، رقم الحدیث: ۷۱

کے عمیق و جامع الفاظ سے ادا کیا گیا ہے، ان میں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ خاص مقام رکھتے ہیں۔ اور اس کے حامل و متصف کو فقیہ النفس کے لفظ سے ہماری قدیم کتابوں میں یاد کیا گیا ہے۔ ①

یہ فتاویٰ علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ کے ہیں، یہ آپ کے اُن فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو آپ نے مظاہر علوم کے دارالافتاء سے جاری فرمائے تھے، اسی لئے اس کو فتاویٰ مظاہر علوم کہتے ہیں، اور آپ کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس کو فتاویٰ خلیلیہ بھی کہتے ہیں۔ ان فتاویٰ کو مولانا سید خالد صاحب نے مرتب کیا ہے، اس فتاویٰ کے شروع میں حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کا قیمتی پیش لفظ ہے، مولانا محمد شاہد صاحب سہارنپوری نے مقدمہ و تعارف کے عنوان سے ۴۰ صفحات پر حضرت شیخ کی تفصیلی سوانح اور اس فتاویٰ کا تعارف کرایا ہے، مرتب نے فقہی ابواب کی ترتیب پر تعلق و تخریج کے ساتھ اس کی افادیت میں اضافہ کر دیا ہے، یہ فتاویٰ ۴۷۰ صفحات میں مکتبۃ الشیخ بہادر آباد سے شائع ہوئے ہیں۔

۴۰..... عزیز الفتاویٰ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۶ھ) نے حضرت مفتی عزیز الرحمن عثمانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۷ھ) کے ۱۳۲۹ھ سے ۱۳۳۴ھ تک لکھے گئے فتاویٰ کو جمع کیا ہے، مفتی صاحب کے فتاویٰ کے کل چودہ ضخیم رجسٹروں میں سے مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ نے صرف دو رجسٹروں کے فتاویٰ کو مرتب فرمایا تھا، بقیہ بارہ رجسٹروں کے فتاویٰ مفتی محمد ظفر الدین مفتاحی رحمہ اللہ نے مرتب کیا، حضرت مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ نے دارالعلوم دیوبند میں قیام کے دوران اس فتاویٰ کو مرتب کیا، اور اس کے ساتھ اپنے لکھے ہوئے فتاویٰ کو بھی ”امداد المفتیین“ کے نام سے جمع کیا، یہ مجموعہ پہلے ماہنامہ ”المفتی“ سے

① مقدمہ فتاویٰ خلیلیہ: ۴/۱

شائع ہوتا رہا پھر دیوبند ہی سے آٹھ حصوں میں شائع ہوا، اس فتاویٰ میں حضرت مفتی عزیز الرحمن رحمہ اللہ کے فتاویٰ ”عزیز الفتاویٰ“ اور حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے فتاویٰ ”امداد المفتیین“ کے نام سے جمع ہیں، یہ فتاویٰ چونکہ قیام دیوبند کے دوران مرتب کئے گئے اس لئے اس کو فتاویٰ دارالعلوم دیوبند بھی کہتے ہیں۔ دارالاشاعت کراچی سے ترتیب جدید، تعلیق و تخریج اور اضافات کے ساتھ یہ دو جلدوں میں چھپ گئے ہیں۔

۵..... امداد الفتاویٰ

حکیم الامت مجددِ ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۲ھ) کی خدمات یوں تو ہمہ جہت ہیں، لیکن آپ کی خدمات کے دو عناوین (فقہ اور تصوف) سب سے زیادہ نمایاں ہیں، چنانچہ آپ نے فقہ میں مہارت کی بناء پر طالب علمی کے زمانہ سے ہی حضرت مولانا یعقوب صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کی رہنمائی میں فتویٰ نویسی شروع کر دی تھی، پھر جب کانپور تشریف لے گئے تو وہاں بھی نمایاں طور پر آپ نے افتاء کی خدمت انجام دی اور آخر میں جب آپ کا قیام تھانہ بھون میں تھا تو یہاں بھی کثرت سے استفتاءات کے جوابات تحریر فرمایا کرتے تھے۔

فقہ و فتاویٰ میں آپ کے کام کا جو انداز تھا، ان میں سے چند قابل تقلید خصوصیات کا ذکر یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے:

۱..... فقہی مسائل میں نصوص سے اعتناء علمائے دیوبند کی خصوصیت رہی ہے، چنانچہ آپ میں بھی یہ وصف بدرجہ اتم پایا جاتا تھا، یہاں تک کہ آپ نے نص قرآنی سے احکام کے استنباط کے سلسلہ میں باضابطہ ”دلائل القرآن علی مسائل النعمان“ اور نص حدیث سے مسائل کے استنباط کے تعلق سے ”إعلاء السنن“ لکھنے کا مستقل ارادہ فرمایا تھا، جس کو آپ کے شاگردوں نے مکمل کیا۔

۲..... آپ فقہاء کی جزئیات سے عموماً نہیں ہٹتے تھے، اور فقہ و فتاویٰ میں اجتہادی

شان رکھنے کے باوجود اپنی انفرادی رائے اختیار کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

۳..... جس مسئلہ میں صریح جزئیہ نہ ملے وہاں اصول و قواعد کی روشنی میں جواب تو لکھ دیتے تھے مگر یہ تنبیہ ضرور کر دیتے تھے کہ یہ جواب اس بنیاد پر ہے کہ صریح جزئیہ نہیں ملا، اس لئے دوسرے علماء سے بھی مراجعت کر لی جائے اور اختلاف ہو تو مطلع کیا جائے۔

۴..... آلاتِ جدیدہ اور معاملاتِ جدیدہ میں ابتلائے عام اور یسر و سہولت کے پہلو کو ہمیشہ سامنے رکھتے تھے تاکہ لوگ شریعت سے متنفر ہو کر حرام میں نہ پڑ جائیں۔

۵..... معاملات میں آسانی و سہولت اور ابتلائے عام پر نظر کرتے ہوئے بسا اوقات مذہب کی ضعیف روایت کو اصول فقہ کے دائرہ میں رہتے ہوئے اختیار کر لیتے تھے۔

۶..... اگر اپنے مذہب میں معاملات میں آسانی و سہولت کی گنجائش نہ ہو تو دوسرے ائمہ متبوعین کے مذاہب سے بھی استفادہ کرتے تھے اور اس کو ”عدول عن الدین الی الدین“ قرار دیتے تھے، چنانچہ ”الحیلة الناجزة“ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

۷..... پیچیدہ مسائل میں آپ ہمیشہ اپنے اکابر اور علمائے عصر سے رجوع کرتے تھے، شروع میں حضرت مولانا یعقوب صاحب رحمہ اللہ سے، پھر حضرت گنگوہی رحمہ اللہ سے رجوع کرتے رہے اور حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد اپنے شاگردانِ رشید سے بھی مشورہ کرنے میں جھجک محسوس نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ علماء کے لئے مشورہ کی پابندی ضروری ہے، ضابطہ کے بڑے نہ رہیں تو چھوٹے ہی سہی۔

۸..... حاضرین اور عام علماء کو بھی بار بار تاکید کرتے تھے کہ میرے کسی فتویٰ اور تحقیق سے کسی کو اختلاف ہو تو اس پر ضرور متنبہ کیا جائے اور متنبہ کئے جانے پر اپنی رائے سے رجوع کر لیتے تو اس کو خانقاہ سے نکلنے والے ماہنامہ ”النور“ میں شائع بھی کر دیتے تھے اور اس کے لئے آپ کے یہاں ایک مستقل عنوان ”ترجیح الراجح“ کا ہوا کرتا تھا، جس کو بعد میں آپ کے مجموعہ فتاویٰ میں ”تصحیح امداد الفتاویٰ“ اور ”اصلاح تسامح“ کے عنوان سے

شامل کیا گیا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ بندہ نے آئندہ کے لئے ایک کافی جماعت اہل علم و دیانت کی اس کام کے لئے مخصوص کر دی ہے کہ میری تمام تحریرات کو نظر تنقید سے دیکھ لیا جائے، جو ان کی رائے میں قابل اشاعت نہ ہوں ان کو یا حذف کر دیں یا نشان لگا دیں تاکہ ان کو کوئی شائع نہ کر دے۔ ①

۹..... آپ نے نئے مسائل میں امت کی رہنمائی کے لئے باضابطہ "حوادث الفتاویٰ" کے عنوان سے مسائل لکھے، جو آپ کے مجموعہ فتاویٰ میں جا بجا شامل ہیں۔

۱۰..... آپ کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ اپنی ذات و عمل سے متعلق کوئی مسئلہ پیش آتا تو احتیاط کی وجہ سے اپنے فتویٰ پر عمل نہیں کرتے تھے بلکہ اس سلسلہ میں دوسرے ارباب افتاء سے فتویٰ لے کر عمل کرتے تھے، اگرچہ وہ دوسرے آپ سے چھوٹے ہی کیوں نہ ہوں۔

امداد الفتاویٰ آپ کے بیش قیمت فتاویٰ کا مجموعہ ہے، اولاً ۱۳۲۵ھ تک کے فتاویٰ جمع کئے گئے تھے، جن میں دارالعلوم دیوبند، جامع العلوم کانیپور اور تھانہ بھون، تینوں زمانوں کے فتاویٰ کو جمع کیا گیا تھا، ۱۳۲۵ھ کے بعد کے فتاویٰ "تمتہ امداد الفتاویٰ" کے نام سے شائع ہوتے رہے، مگر آپ کی وفات کے بعد ۱۳۷۱ھ میں مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ نے مولانا ظہور احمد رحمہ اللہ کے تعاون سے نئی ترتیب و تبویب کے ساتھ اسے چھ جلدوں میں مرتب کیا۔ آپ کے فتاویٰ اپنی گہرائی اور گیرائی کی وجہ سے ہندو پاک اور بنگلہ دیش بلکہ عالم اسلام کے تمام اردو دان علما کے لئے مرجع و ماخذ کا درجہ رکھتے ہیں۔

حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ نے اس فتاویٰ کا نام "امداد الفتاویٰ" اپنے شیخ و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمہ اللہ کے نام پر رکھا (امداد الفتاویٰ: مقدمہ از مصنف ص ۱۶) اس فتاویٰ کے شروع میں حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ نے بارہ صفحات پر نہایت جامع انداز میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی سوانح لکھی

ہے، امداد الفتاویٰ کی خصوصیات کے لئے دیکھیں: ①

ترتیب جدید، تبویب، تعلیق و تخریج کے ساتھ یہ فتاویٰ چھ جلدوں میں مکتبہ دارالعلوم کراچی سے شائع ہوا ہے۔

۶..... امداد الاحکام

یہ فتاویٰ محقق العصر علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۲ھ) اور حضرت مولانا مفتی عبدالکریم صاحب گمٹھلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۸ھ) کے ہیں، یہ دو ہزار ایک سو اکہتر (۲۱۷۱) فتاویٰ پر مشتمل ہے، جس میں پانچ سو ایک (۵۰۱) فتاویٰ مولانا مفتی عبدالکریم صاحب کے ہیں اور بقیہ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے تحریر کردہ ہیں، بعض فتاویٰ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کے تحریر فرمودہ ہیں۔ علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے فتاویٰ ۸ محرم ۱۳۴۰ھ سے ۱۲ شوال ۱۳۵۸ھ تک کے ہیں، اور مولانا مفتی عبدالکریم صاحب کے ۱۴ شوال ۱۳۲۳ھ سے ۶ صفر ۱۳۵۵ھ تک کی مدت میں لکھے گئے ہیں، یہ مجموعہ علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی زندگی کی ۱۸ سالہ محنت کا نتیجہ ہے، اللہ تعالیٰ نے موصوف کو علم حدیث اور رجال میں خوب تبحر عطا کیا تھا، اس کی زندہ و جاوید مثال "إعلاء السنن" ہے، اس میں آپ نے فقہ حنفی کے نقلی دلائل یعنی احادیث و آثار کی محدثانہ مباحث کو نہایت تحقیق و تدقیق اور محنت شاقہ کے ساتھ بیس سال کے عرصے میں جمع کیا، یہ ایسا علمی کارنامہ انجام دیا ہے کہ اس کی نظیر چودہ سو سال کے عرصے میں نہیں ملتی، آپ کے اس محدثانہ ذوق کی جھلک فتاویٰ میں بھی نظر آتی ہے، آپ کے قلم سے لکھے ہوئے فتاویٰ میں احادیث کی مباحث نہایت شرح و بسط کے ساتھ محدثانہ اصول پر لکھی گئی ہیں، بعض فتاویٰ تو مستقل رسالوں کی صورت اختیار کر گئے ہیں، حضرت حکیم الامت کو آپ کے فتاویٰ پر مکمل اعتماد تھا، چنانچہ "تمہید امداد الفتاویٰ" میں آپ لکھتے ہیں:

① امداد الفتاویٰ: مقدمہ، ۱/۵۲ تا ۵۷

برخوردار سلمہ (مولانا ظفر احمد صاحب) کے فتاویٰ پر مجھے تقریباً ایسا ہی اطمینان ہے جیسا کہ خود اپنے لکھے ہوئے فتاویٰ پر ہے۔ اسی لئے اس کا نام ”امداد الاحکام ضمیمہ امداد الفتاویٰ“ تجویز کرتا ہوں، یہ فتاویٰ ”امداد الفتاویٰ“ کا تکملہ ہے۔ یہ فتاویٰ مفتی اعظم پاکستان مفتی رفیع عثمانی صاحب مدظلہ کے ۷۰ صفحات پر مشتمل نہایت علمی و تحقیقی مقدمے کے ساتھ چار جلدوں میں مکتبہ دارالعلوم کراچی سے شائع ہوا ہے۔

۷..... کفایت المفتی

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۲ھ) کا سب سے بڑا قلمی سرمایہ آپ کے گہر بار قلم سے لکھے گئے آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، جس کو آپ کے فرزند اکبر مولانا حفیظ الرحمن واصف نے مرتب کیا ہے، اس کی کل ۹ جلدیں ہیں لیکن چونکہ ہمیشہ آپ کے فتاویٰ کی نقل محفوظ نہیں کی جاسکی اس لئے آپ کے تمام فتاویٰ اس مجموعہ میں نہیں آسکے، یہاں تک کہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ آپ کی فتاویٰ نویسی کی پچپن سالہ زندگی میں سے زیادہ سے زیادہ پچیس سال کے فتاویٰ ہی کو جمع کیا جاسکا ہے، ورنہ ۹ جلدوں کی جگہ ۱۹ جلدیں ہو سکتی تھیں، چنانچہ خود مرتب فتاویٰ لکھتے ہیں:

۱۳۱۶ھ مطابق ۱۸۹۸ء سے فتویٰ لکھنا شروع کیا اور ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹۰۳ء میں دہلی تشریف لائے، لیکن مدرسہ امینیہ میں نقول فتاویٰ کا سب سے پہلا رجسٹر بیچ الاول ۱۳۵۲ھ سے شروع ہوتا ہے، یعنی چھتیس (۳۶) برس فتویٰ لکھنے کے بعد نقل فتاویٰ کا انتظام ہوا مگر یہ انتظام بھی نا کافی و ناقص تھا۔ مدرسہ کے رجسٹر میں آخری فتویٰ ۱۹۲۴ء کا ہے، اس کے بعد آپ کی وفات تک، آٹھ برس کے زمانہ میں صرف پچیس فتویٰ درج ہوئے۔ اندراج فتاویٰ کے لئے کوئی مستقل محرر کبھی نہیں رکھا گیا۔

آپ مدرسہ امینیہ کے ساتھ جمعیتہ علمائے ہند کے دارالافتاء کے بھی صدر مفتی تھے اور ”سہ روزہ الجمعیتہ“ میں حوادث و احکام کے عنوان سے آپ کے فتاویٰ شائع ہوتے تھے، مگر

”الجمعیۃ“ کا ریکارڈ بھی مفتی اعظم کے تمام فقہی ذخیرہ کا حامل نہیں بن سکا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے ارباب افتاء نے بڑی محنت اور قابلیت کے ساتھ اس فتاویٰ کی نئی تبویب اور تخریج و تعلیق کا کام کیا ہے، اس میں انہوں نے ہر تخریج طلب مسئلے کی تخریج کی ہے، جس میں امہات کتب کی طرف مراجعت کر کے مکمل عبارات نقل کی ہیں، ہر مسئلے کی تخریج میں کم از کم تین حوالے نقل کئے ہیں، ہندوستانی قدیم نسخوں کی طرف مراجعت کر کے عبارات کی تصحیح کی ہے، از سر نو تبویب کا اہتمام کیا، اردو کے قلیل الاستعمال الفاظ اور ہندی، فارسی کے الفاظ کی بھی وضاحت کی ہے، اس لئے یہ موجودہ نسخہ چودہ جلدوں پر مشتمل نہایت ہی افادیت کا حامل ہے۔

۸..... فتاویٰ شیخ الاسلام

یہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۷ھ) سے مختلف اوقات میں پوچھے گئے استفتاء کے جواب کا مختصر مجموعہ ہے، جسے مولانا محمد سلمان منصور پوری صاحب نے مرتب کیا ہے، یہ فتاویٰ مختصر ہونے کے باوجود نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

۹..... فتاویٰ رحیمیہ

یہ حضرت مولانا قاری مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری رحمہ اللہ کے فتاویٰ ہیں، اس فتاویٰ کے شروع میں کئی اکابر اہل علم کی تقریظات ہیں، یہ فتاویٰ تحقیق و تدقیق کے اعتبار سے نہایت بلند پایہ ہیں، ان کا انداز محققانہ ہے، اس میں صرف فقہی کتب کے حوالے نہیں بلکہ احادیث و آثار کا بھی بیش بہا ذخیرہ ہے، مسئلہ تقلید کے متعلق تفصیلی مباحث ذکر کئے ہیں، غیر مقلدین کے اشکالات کے بحوالہ جوابات دیئے ہیں، حیات عیسیٰ علیہ السلام کا تفصیلاً ذکر کیا ہے، بعض مسائل پر اس قدر تحقیق ذکر کی ہے کہ وہ رسالے کی صورت اختیار کر

کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف ﴿ ۲۳۶ ﴾

گئی ہے۔ ان کا انداز نہایت عام فہم اور سلیس ہے، اس کے مطالعہ سے ایک لذت و حلاوت اور روحانی کیفیت محسوس ہوتی ہے، جو ابات نہایت تشفی بخش ہوتے ہیں، اس فتاویٰ پر حضرت مولانا مفتی صالح محمد اوکاڑوی شہید رحمہ اللہ نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ ترتیب، تبویب اور تعلق و تخریج کر کے اس کی افادیت بڑھادی ہے، یہ فتاویٰ دارالاشاعت کراچی سے پانچ جلدوں میں چھپ گئے ہیں۔

۱۰..... امداد المفتین

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۶ھ) آپ حضرت مفتی عزیز الرحمن عثمانی رحمہ اللہ کے خصوصی شاگرد اور تربیت یافتہ تھے، مفتی صاحب کو آپ پر بڑا فخر اور اعتماد تھا، چنانچہ آپ کی تدریس کے آغاز ہی سے آپ کے استاذ بعض استفتاء آپ کے حوالے کر دیتے تھے اور جب ۱۳۴۲ھ میں مفتی عزیز الرحمن دارالعلوم سے مستعفی ہو گئے تو چند سال مولانا ریاض الدین وغیرہ مختلف علماء سے افتاء کی خدمت متعلق رہی، پھر ۱۳۴۹ھ میں مفتی شفیع صاحب کو دارالافتاء میں صدر مفتی کے جلیل القدر منصب پر فائز کیا گیا اور ۱۳۶۲ھ تک آپ نے اس عہدہ پر فائز رہ کر تقریباً چالیس ہزار فتاویٰ تحریر کئے۔ ۵ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ میں آپ دارالعلوم سے مستعفی ہو گئے لیکن عوام و خواص کے رجوع اور اپنے شیخ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی ہدایت کی بناء پر افتاء کا سلسلہ جاری رکھا، تاہم ۱۳۶۲ھ سے ۱۳۷۱ھ تک نو سالوں میں جو فتاویٰ آپ کے گہر بار قلم سے نکلے انہیں محفوظ نہیں کیا جاسکا، پھر ۱۳۷۱ھ (۱۹۵۲ء) میں آپ نے دارالعلوم کراچی کے شعبہ افتاء سے ۱۹۵۹ء تک جو فتاویٰ لکھے ان کی نقل محفوظ کی گئی، جن کی تعداد ستر ہزار نو سو بارہ (۷۰۹۱۲) ہیں، ان کے علاوہ مقدمات کے فیصلے اور زبانی فیصلے اور زبانی فتوؤں کی تعداد بے شمار ہے۔

آپ نے جدید مسائل کو اجتماعی آراء سے حل کرنے کے لئے ایک مجلس بھی ”مجلس تحقیق مسائل حاضرہ“ کے نام سے قائم کی تھی، جس میں محدث العصر علامہ یوسف بنوری، فقیہ العصر مفتی رشید احمد رحمہما اللہ اور دارالعلوم کراچی اور شہر کے خاص خاص اہل علم شریک ہوتے تھے اور ہر ماہ اس مجلس کے تحت اجلاس منعقد ہوتے تھے اور پیش آمدہ مسائل کی اجتماعی طور پر تحقیق کی جاتی تھی۔

کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں سب سے نمایاں اور سب سے غالب پہلو جس کا تسلسل کبھی ختم نہیں ہوا وہ خدمت افتاء ہی ہے، چنانچہ فراغت کے فوری بعد سے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک آپ نے اپنے کو اس کام میں مصروف رکھا، یہاں تک کہ آپ کی زندگی کا سب سے آخری کام بھی فتویٰ نویسی ہی کا کام تھا، چنانچہ اپنی وفات سے صرف چند گھنٹے قبل بھی آپ نے ایک استفتاء کا جواب لکھوایا تھا۔

آپ کے فقہی مقام کا اندازہ آپ کے فتاویٰ کو دیکھ کر بخوبی لگایا جاسکتا ہے، نیز عوام و خواص کا آپ کی طرف رجوع اور اکابر علماء کا آپ پر اعتماد بھی فقہ و فتاویٰ میں آپ کے عالی مقام کا پتہ دیتے ہیں، چنانچہ مفتی اعظم ہند مفتی عزیز الرحمن رحمہ اللہ، محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تو آپ پر اعتماد کرتے تھے۔

فتاویٰ نویسی میں آپ کا جو منہج اور طریقہ کار تھا اُسے درج ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے:

..... سب سے پہلے آپ یہ دیکھتے تھے کہ استفتاء جواب دینے کے لائق ہے یا نہیں، کیوں کہ بسا اوقات فتویٰ حاصل کرنے کا مقصد عمل کرنا یا علم میں اضافہ کرنا نہیں بلکہ مخالف کو زیر کرنا یا فتنہ پیدا کرنا ہوتا ہے، اس لئے آپ ایسے استفتاء کا جواب نہیں لکھتے تھے، بلکہ نصیحت کر دیا کرتے تھے، چنانچہ ایک صاحب کا استفتاء آیا کہ فلاں امام صاحب فلاں فلاں

آداب کا خیال نہیں رکھتے، کیا انہیں ایسا کرنا چاہئے؟ تو آپ نے جواب لکھا کہ یہ سوال تو خود امام صاحب کے پوچھنے کا ہے، انہیں کہئے کہ وہ تحریراً یا زبانی معلوم کر لیں۔

۲..... نظریاتی (غیر عملی) سوالات کی آپ حوصلہ شکنی کیا کرتے تھے، چنانچہ آپ سے پوچھا گیا یزید کی مغفرت ہوگی یا نہیں؟ آپ نے جواب دیا یزید سے پہلے اپنی مغفرت کی فکر کرنی چاہئے۔

۳..... فتاویٰ لکھتے وقت آپ اس پہلو سے بھی بہت غور کرتے تھے کہ اس جواب کا نتیجہ کیا ہوگا، مثلاً کوئی مباح چیز ہے مگر اس سلسلہ میں کھلی چھوٹ دینے سے معصیت تک پہنچنے کا اندیشہ ہے، ایسے وقت میں فتویٰ کے بجائے مشورہ لکھا کرتے تھے کہ یہ عمل مناسب نہیں ہے، یا اس سے گریز کرنا چاہئے۔

۴..... فتویٰ کی عبارت میں آپ فقہی اصطلاحات سے بہت گریز کرتے تھے اور ایسا لکھتے تھے کہ فقہ کی شوکت اور فقہی باریکیاں بھی برقرار رہیں اور عام لوگوں کے لئے سمجھنا بھی آسان ہو، مثلاً ترکہ کے مسئلہ میں عموماً جواب اس طرح لکھتے ہیں: مرحوم کا جملہ ترکہ بعد تقدیم حقوق متقدمہ علی الارث حسب ذیل طریقہ پر تقسیم ہوگا۔ اب جو شخص حقوق متقدمہ علی الارث سے واقف نہ ہو اور دین سے اس بے اعتنائی کے دور میں انہیں اس کا مطلب بتانے والا بھی کوئی نہ ہو تو وہ ترکہ کس طرح تقسیم کریں گے؟ اس لئے آپ وراثت کے مسئلہ میں جواب اس طرح لکھتے ہیں:

صورت مسئلہ میں مرحوم نے جو کچھ نقدی، زیور، جائیداد، یا چھوٹا بڑا سامان چھوڑا ہو اس میں سے پہلے مرحوم کی تجہیز و تکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں، پھر اگر مرحوم کے ذمہ قرض ہو تو وہ ادا کیا جائے اور بیوی کا مہر اگر ابھی ادا نہیں ہوا ہو تو وہ بھی دین میں شامل ہے، اس کو ادا کیا جائے، پھر اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ۳/۱ کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے گا، اس کے بعد جو ترکہ بچے اسے حسب ذیل

تفصیل کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

۵..... کسی مسئلہ کا جواب مفصل و مدلل لکھنا ہو تو آپ تمہید اور دلائل کے ساتھ فتویٰ نہیں لکھتے تھے بلکہ اصل مسئلہ کا مختصر اور سادہ حکم لکھتے تھے تاکہ طالب کا مقصد پہلے ہی جملہ سے پورا ہو جائے اور ایسا اختلاط نہ ہو کہ عام آدمی کے لئے مسئلہ سمجھنا مشکل ہو جائے، اس کے بعد دلائل وغیرہ کی تفصیل لکھتے تھے، تاکہ علماء اور دلائل معلوم کرنے والوں کو بصیرت حاصل ہو سکے۔

۶..... اگر سوال کرنے والے نے گڈڈ کر کے مفصل استفتاء لکھا ہو اور اس میں کچھ زائد باتیں بھی آگئی ہوں جن سے حکم پر کوئی اثر نہ پڑتا ہو تو آپ پہلے ان سوالات کا تجزیہ کر کے انہیں نمبر وار لکھتے تھے پھر ان کے جوابات بھی نمبر وار تحریر فرماتے تھے۔

۷..... کسی مسئلہ کی طرف آپ کا میلان ہوتا اور اکابر سے اس سلسلہ میں واضح رائے نہیں ملتی تو آپ تفرد اختیار کرنے اور اپنی الگ رائے لکھنے سے بہت گریز کرتے تھے اور اس سے آپ کو سخت نفرت تھی، چنانچہ ایسے سوالات کو مؤخر کر دیتے تھے اور کافی تلاش و جستجو کے بعد جب اکابر کی تائید حاصل ہو جاتی تب آپ اس کا جواب لکھتے تھے تاکہ الگ الگ لوگوں کی آراء کی وجہ سے امت انتشار کا شکار نہ ہو۔

”امداد المفتیین“ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے ۱۳۴۹ھ سے ۱۳۶۲ھ تک لکھے گئے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، جو آپ نے دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی ہونے کی حیثیت سے لکھے تھے، آپ کے قلم سے جاری فتاویٰ کی تعداد تقریباً ڈیڑھ لاکھ ہے (عزیز الفتاویٰ: مقدمہ) جن میں سے یہ ایک حصہ ”امداد المفتیین“ کے نام سے شائع ہوا ہے۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے فتاویٰ کا نام امداد الفتاویٰ تھا تو آپ نے اس مناسبت سے اس فتاویٰ کا نام ”امداد المفتیین“ رکھا، اسے آپ نے خود پہلے آٹھ مختصر جلدوں میں مرتب کیا تھا جو دارالاشاعت دیوبند سے شائع ہوئے تھے، لیکن اس وقت فتاویٰ میں تبویب و ترتیب نہ

کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف ﴿ ۲۳۰ ﴾

تھی، جس کی وجہ سے مسئلہ نکالنا کافی مشکل تھا، پاکستان ہجرت کے بعد حضرت نے ”عزیز الفتاویٰ“ اور ”امداد المفتیین“ دونوں کی علیحدہ علیحدہ تبویب و ترتیب کرا کر بہت سی اصلاحات کے بعد ۱۳۸۳ھ میں کراچی سے یہ عظیم الشان ذخیرہ دو جلدوں میں دارالاشاعت کراچی سے شائع ہوا، پہلی جلد میں عزیز الفتاویٰ اور دوسری جلد میں امداد المفتیین ہے، چونکہ یہ دونوں فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں لکھے گئے اس لئے آپ نے اپنی زندگی میں ان دونوں فتاویٰ کو فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کے نام سے شائع کیا۔

۱۱..... فتاویٰ محمودیہ

فقہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۱۷ھ) کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو آپ نے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند میں صدر مفتی کی حیثیت سے افتاء کا آغاز کیا، آپ نے تقریباً دس ہزار استفتاء کے جوابات تحریر فرمائے ہیں، اس لئے بجا طور پر دنیا آپ کو فقہ الامت کے لقب سے یاد کرتی ہے، آپ کے ان فتاویٰ کو مولانا فاروق صاحب نے مرتب کیا ہے، آپ کے اس فتاویٰ میں نو ہزار آٹھ سو پچاسی (۹۸۸۵) استفتاء اور بارہ ہزار پانچ سو ستر (۱۲۵۷۷) مسائل ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے ارباب افتاء نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ اس فتاویٰ کو نئی تبویب اور تخریج و تعلیق کے ساتھ شائع کیا ہے، ہر مسئلے کی تخریج میں کم از کم تین حوالے نقل کئے ہیں، دارالافتاء کی طرف سے اس فتاویٰ پر کئے گئے کام کی تفصیلات کے لئے فتاویٰ محمودیہ پر کام کی نوعیت (فتاویٰ محمودیہ: ۱/۱۶۶ تا ۱۷۱) کا مطالعہ کریں۔

۱۲..... نظام الفتاویٰ

یہ حضرت مولانا مفتی نظام الدین اعظمی رحمہ اللہ کے ان فتاویٰ کا مجموعہ ہے جسے انہوں

نے دارالعلوم دیوبند میں مفتی اور صدر مفتی کی حیثیت سے لکھے تھے۔ آپ کے فتاویٰ میں احوالِ زمانہ کے پیدا شدہ مسائل میں تیسیر و سہولت کا پہلو پایا جاتا ہے۔ یہ فتاویٰ ترتیبِ جدید اور مزید حوالہ جات کی تحقیق و تخریج کے ساتھ تین جلدوں میں اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا سے شائع ہوئے ہیں۔

۱۳۵..... احسن الفتاویٰ

یہ فتاویٰ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کے ہیں۔ فتاویٰ نویسی کا کام آپ نے فراغت کے بعد ۱۳۶۲ھ سے ہی شروع کر دیا تھا، جب آپ مدینۃ العلوم بھینڈو (ضلع حیدرآباد، سندھ) میں مدرس تھے، لیکن یہاں دارالافتاء کی مکمل ذمہ داری آپ پر ۱۳۶۶ھ میں ڈالی گئی اور ۱۳۶۹ھ تک آپ بیک وقت شیخ الحدیث، صدر مدرس اور صدر مفتی رہے، پھر ۱۳۷۰ھ میں جب جامعہ دارالعلوم کراچی گئے تو وہاں اگرچہ آپ شیخ الحدیث رہے اور افتاء کی ذمہ داری باضابطہ آپ سے متعلق نہیں کی گئی، لیکن زیادہ اہم اور پیچیدہ مسائل سے متعلق استفتاءات آپ ہی کے سپرد کئے جاتے تھے، نیز ۱۳۸۱ھ میں جب دارالعلوم نے تخصص فی الفقہ کا شعبہ شروع کیا تو اس میں مربی کی حیثیت سے آپ ہی کا نام منتخب کیا گیا، پھر آپ نے ۱۳۸۳ھ سے ایک علیحدہ فقہی اور اصلاحی ادارہ ”دارالافتاء والارشاد“ کی بنیاد ڈالی اور مستقل اس پلیٹ فارم سے آپ نے فقہ و فتاویٰ کی خدمات انجام دیں۔

مفتی صاحب کے علمی و قلمی سرمایوں میں سب سے اہم سرمایہ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ”احسن الفتاویٰ“ ہے، آپ کے فتاویٰ کی بڑی تعداد محفوظ نہیں کی جاسکی، جیسا کہ آپ کے حالات لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ ۱۳۶۲ھ سے ۱۳۷۰ھ تک فتاویٰ کی نقل رکھنے کا اہتمام نہیں کیا گیا اور ۱۳۷۱ھ سے ۱۳۷۶ھ تک کل دو ہزار پچیس (۲۰۲۵) فتاویٰ آپ نے تحریر فرمائے، مگر ان میں سے صرف چار سو کیا ون (۴۵۱) فتاویٰ نقل ہو سکے، آپ کے ابتدائی دور کے فتاویٰ کا مجموعہ سب سے پہلے ۱۳۷۹ھ میں شائع ہوا تھا، ۱۳۸۳ھ سے جدید سلسلہ کا

﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف﴾
 آغاز ہوا اور اب یہ مجموعہ نو ضخیم جلدوں میں طبع شدہ ہے۔

حضرت مفتی صاحب نئے مسائل پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے، اور ٹھوس دلائل کے ساتھ مفصل جواب لکھا کرتے تھے، آپ کے بہت سے فتاویٰ رسائل کی شکل اختیار کئے ہوئے ہیں، جنہیں اس مجموعہ میں شامل کر لیا گیا ہے، آپ کے رسائل کی فہرست احسن الفتاویٰ: ص ۱۸، ۱۹، ۵۶۹، پر ہے، اس میں سے اکثر رسائل ”احسن الفتاویٰ“ میں شامل کر دیئے گئے ہیں، فتویٰ نویسی میں ہر مفتی کا انداز و اسلوب جدا ہوتا ہے، اس لئے بعض مسائل میں اہل علم و افتاء کے لئے اختلاف کی گنجائش باقی رہتی ہے، امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے:

کل أحد یؤخذ من قوله ویترک إلا صاحب هذا القبر.

۱۴..... فتاویٰ حقانیہ

یہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے جاری ہونے والے گرانقدر فتاویٰ پر مشتمل ہے، دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد ۱۹۴۷ء بمطابق ۱۳۶۶ھ کو رکھی گئی، اس کی ابتداء ایک چھوٹی سی مسجد سے ہوئی مگر اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ یہ ادارہ علوم و معارف کا گنجینہ بنے، پھر وہ وقت بھی آیا کہ دارالعلوم حقانیہ کی تبلیغی، تعلیمی اور دینی خدمات کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا قاری طیب صاحب رحمہ اللہ نے اسے دیوبند ثانی کا خطاب دیا۔

یہ فتاویٰ چونکہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ کی نگرانی میں لکھے گئے اس لئے ان کو انہی کی طرف منسوب کیا گیا اور اس مجموعے کا نام ”فتاویٰ حقانیہ“ رکھا گیا۔ فتاویٰ کے استیناد کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ دارالعلوم حقانیہ جیسے مستند ادارے سے شائع ہوئے ہیں، ماہنامہ ”الحق“ میں شائع ہونے والے بعض مفید مضامین اور مقالات بھی اس میں شامل کئے گئے ہیں، اس کی ابتدا میں فقہی مباحث پر مشتمل ایک نہایت علمی و تحقیقی مقدمہ لکھا گیا ہے، اور ان تمام مفتیان کرام کا تعارف بھی پیش کیا گیا ہے جن کے تحریر کردہ فتاویٰ اس مجموعہ میں شامل کئے گئے ہیں، ادارے سے شائع شدہ فتاویٰ عموماً تفردات اور

شذوذ سے خالی ہوتے ہیں بخلاف شخصی فتاویٰ کے، اس کی جلد اول کا عموماً اور کتاب العقائد والا ایمانیات کا خصوصاً رباب فتاویٰ اور اہل علم کے لئے مطالعہ نہایت مفید ہے۔

۱۵..... فتاویٰ بینات

یہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے ماہنامہ بینات میں چھپنے والے فتاویٰ اور فقہی مقالات کا واقع علمی ذخیرہ ہے، اس کے مقدمے میں محدث العصر علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ کے پانچ نہایت اہم اور تحقیقی مقالہ جات شامل ہیں:

۱..... عصر حاضر کا اہم تقاضا۔ ۲..... جدید فقہی مسائل اور چند رہنما اصول۔ ۳..... عصر حاضر کے جدید مسائل کا حل۔ ۴..... اجتہاد کے اصول و شرائط۔ ۵..... اسلامی قوانین میں اجتہاد و عقل کا مقام۔

بعض مسائل اس قدر تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھے گئے ہیں کہ وہ رسالہ کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔ اس فتاویٰ کے علمی استیناد کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ملک کے مشہور و معروف ادارے کے محققین علماء کی علم و تحقیق کا گنجینہ ہے، اس میں کئی فتاویٰ و مقالات محقق العصر حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ کے تحقیقی قلم سے لکھے ہوئے ہیں مثلاً بشریت انبیا علیہم السلام، تنقید اور حق تنقید، رفع الالباس عن علی و العباس، قادیانی عقائد، نزول مسیح کا عقیدہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں، کافر، مرتد اور زندیق کے درمیان فرق، ڈارون کا نظریہ ارتقا، ۱۵۰ صفحات پر مشتمل مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل و مدلل وضاحت۔ یہ فتاویٰ ترتیب و تخریج کے ساتھ چار جلدوں میں مکتبہ بینات جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن سے شائع ہوئے ہیں۔ جس طرح بینات میں چھپنے والے فتاویٰ اور مقالات یکجا ہو کر شائع ہو گئے ہیں اسی طرح اگر دارالافتاء سے جاری ہونے والے اگر تمام فتاویٰ تحقیق و تخریج کے ساتھ فقہی ترتیب پر یکجا ہو جائیں تو یہ اہل علم کے لئے ایک قیمتی سوغات ہوگا اور یہ کئی فتاویٰ سے فی الجملہ مستغنی کر دے گا، تحقیق و تدقیق سے لکھنے والوں کے

﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف﴾
 ﴿۲۲۲﴾
 لئے خصوصاً اور عوام الناس کے لئے عموماً مشعلِ راہ ہوگا۔

۱۶..... خیر الفتاویٰ

یہ فتاویٰ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۰ھ) کے قائم کردہ ادارہ خیر المدارس کے دارالافتاء سے جاری کئے گئے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، حضرت کی طرف نسبت کی وجہ سے اس مجموعہ کا نام ”خیر الفتاویٰ“ رکھا گیا، ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے مدارس میں جامعہ خیر المدارس ملتان کو ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے، اور اس ادارے کے دارالافتاء سے شائع ہونے والے فتاویٰ میں اہل سنت والجماعت علمائے دیوبند کے مسلک کی افراط و تفریط سے ہٹ کر نہایت اعتدال کے ساتھ صحیح ترجمانی کی گئی ہے۔ اس فتاویٰ کے استیناد کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب، حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب، حضرت مولانا محمد صدیق صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب جیسے نامور مفتیانِ عظام کے فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ اس کے شروع میں خیر المدارس کے اربابِ افتاء کے نام سے ان مفتیانِ کرام کی مختصر سوانح درج ہے، اس کے بعد فقہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب کا نہایت علمی و تحقیقی مقدمہ ہے جو پینتیس (۳۵) صفحات پر مشتمل ہے۔ راقم کی رائے یہ ہے کہ اس کی پہلی جلد مطالعے کے لئے تخصص فی الفقہ کے طلبہ کے نصاب میں شامل کرنی چاہئے، اس کی پہلی جلد کا خصوصاً اور مکمل فتاویٰ کا عموماً مطالعہ کرنا اہل علم کے لئے نہایت مفید ہے۔

۱۷..... فتاویٰ مفتی محمود

یہ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۰ھ) کا مجموعہ ہے۔ حضرت مفتی محمود رحمہ اللہ اپنی ان گنت خصوصیات و امتیازات کی بناء پر اپنے زمانہ کی ان عبقری شخصیات میں سے ہیں جن کی دینی، مذہبی، ملی، ملکی اور سیاسی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ جہاں میدان سیاست کے شہسوار تھے، وہیں اپنے عہد کے بالغ نظر فقہ و محدث

بھی تھے، آپ نے پوری زندگی فقہ و حدیث کی خدمت میں بسر کی، آپ فقہی جزئیات پر گہری نظر رکھتے تھے، اور اس کے مراجع و منافع خوب اچھی طرح سمجھتے تھے، آپ کے وسعت مطالعہ کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ شامی جیسی ضخیم ترین کتاب کا بالاستیعاب دوبار مطالعہ کیا ہے، حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی اس علمی وسعت اور گہرائی کے علمائے عصر بھی معترف تھے، محدث عصر حضرت بنوری رحمہ اللہ حضرت مفتی صاحب سے فرمایا کرتے تھے: آپ کیوں اپنے آپ کو سیاست کے خاردار میدان میں ضائع کر رہے ہیں؟ حضرت مفتی صاحب ۲۵ سال مسلسل ملک کے معروف دینی ادارے جامعہ قاسم العلوم ملتان کے صدر مفتی کی حیثیت سے خدمات انجام دی ہیں، اس ۲۵ سالہ دور میں مختلف مسائل سے متعلق کم و بیش ۲۲ ہزار فتاویٰ جاری فرمائے۔ زیر نظر ”فتاویٰ مفتی محمود“ حضرت کے تحریر کردہ فتاویٰ کا مجموعہ ہے، اس میں بعض فتاویٰ وہ بھی ہیں جو دیگر مفتیان کرام کے تحریر کردہ ہیں اور ان پر حضرت مفتی صاحب کے تائیدی دستخط ہیں۔ فتاویٰ کا یہ مجموعہ ۹ جلدوں میں جمعیت پبلیکیشنز لاہور نے شائع کیا ہے۔

اس فتاویٰ کے شروع میں شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ، شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب مدظلہ کی تقاریظ ہیں، اس کے شروع میں حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب کا نہایت علمی مقدمہ ہے جو ایک سو پانچ (۱۰۵) صفحات پر مشتمل ہے۔ اگر اس فتاویٰ پر ”فتاویٰ محمودیہ“ اور ”کفایت المفتی“ کی طرح تعلق و تخریج کردی جائے تو اس کی افادیت بڑھ جائے گی۔

۱۸..... آپ کے مسائل اور ان کا حل

یہ حضرت مولانا محمد یوسف ندھیانوی شہید رحمہ اللہ کے فتاویٰ ہیں، اس کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ ۵ مئی ۱۹۷۸ء میں ملک کے معروف اخبار روزنامہ ”جنگ“ کراچی کے

مالکان نے اقرأ کے نام سے اپنے اخبار میں اسلامی صفحے کا آغاز کیا، اس میں ایک کالم تھا ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ اس میں تقریباً بیس سال تک آپ سوالات کے جوابات لکھتے رہے۔ آپ کے جوابات نہایت عام فہم اور عوامی انداز میں ہیں، چونکہ یہ جوابات اخبار میں چھپتے تھے جس کے قارئین زیادہ تر عوام ہوتے تھے، اس لئے آپ نے ان کی رعایت رکھتے ہوئے عامیانہ اور سلیس انداز میں جوابات دیئے ہیں، رائج فتویٰ نویسی کے انداز سے اجتناب کیا ہے۔ فرقِ باطلہ خصوصاً فتنہ قادیانیت کے متعلق آپ کے فتاویٰ نہایت علمی و تحقیقی ہیں۔ بعض فتاویٰ نہایت تفصیلی اور مدلل ہیں، الحمد للہ اب یہ بیش بہا خزانہ حضرت مولانا سعید احمد جلاپوری شہید رحمہ اللہ کی زیر سرپرستی تعلق و تخریج اور اضافات کے ساتھ ۸ ضخیم جلدوں میں مکتبہ لدھیانوی کراچی سے شائع ہو گیا ہے۔

۱۹..... جواہر الفتاویٰ

حضرت مولانا مفتی عبدالسلام چانگامی صاحب مدظلہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، آپ ایک طویل عرصہ تک جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی میں بحیثیت رئیس دارالافتاء خدمات انجام دیتے رہے، اور اب اپنے آبائی وطن بنگلہ دیش کے سب سے بڑے دینی ادارے ”دارالعلوم معین الاسلام، ہاٹھ ہزاری چانگام“ میں بحیثیت استاذ الحدیث اور رئیس دارالافتاء، دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ زیر نظر جواہر الفتاویٰ آپ کے تحریر کردہ فتاویٰ کا مجموعہ ہے، ان فتاویٰ کا تعارف کراتے ہوئے سید انور علی (ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان) لکھتے ہیں:

جواہر الفتاویٰ میں مفتی صاحب کے صرف وہ فتاویٰ شامل ہیں جو انہوں نے پچھلے کئی سالوں میں اہم مواقع اور حالات میں جاری کئے، ان فتوؤں کی افادیت اور اہمیت اس سبب سے اور بھی زیادہ ہے کہ اس میں ان شبہات اور اعتراضات و مسائل کو بڑی خوبی اور سند کے ساتھ زیر بحث لایا گیا ہے جو مغرب زدہ اسکا لرز کی جانب سے موجودہ دور میں اٹھائے گئے

ہیں، خاص طور پر انسانی اعضاء کی پیوند کاری، عورت کی شہادت، رجم، ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی شرعی حیثیت، مجلس واحدہ میں تین طلاقیں، رجم کی سزا اور اس کا انکار، زکوٰۃ کے مسئلے میں بے شمار نئے قسم کے اعتراضات اور ان کے جوابات اور جھینگا کی حلت و حرمت وغیرہ وغیرہ۔
مندرجہ ذیل مسائل میں آپ کے فتاویٰ نہایت علمی، تحقیقی اور مدلل ہیں:

۱..... تملیک زکوٰۃ - ۲..... ہمارے جنگی قیدی اور نماز قصر - ۳..... طویل دن رات والے ممالک میں نمازوں کا حکم - ۴..... ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی شرعی حیثیت - ۵..... اسلام کے قانون شہادت میں خواتین کا مقام - ۶..... عورت کی سربراہی - ۷..... شیعہ اثنا عشریہ کے عقائد اور اہل علم کی آراء - ۸..... غائبانہ نماز جنازہ - ۹..... کرنسی نوٹ کی شرعی حیثیت - ۱۰..... حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم - ۱۱..... رجم کی شرعی حیثیت اور اس کے منکرین کے نتائج - ۱۲..... مشاجرات صحابہ - ۱۳..... جھینگے کی حلت و حرمت - ۱۴..... بشریت انبیاء - ۱۵..... سب شیخین، وغیرہ۔ فتاویٰ کا یہ مجموعہ چار جلدوں میں اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی سے شائع ہوا ہے۔

۲۰..... فتاویٰ فرنگی محلی

فرنگی محلی اپنے علمی و فقہی کاموں کی وجہ سے ایک مشہور خانوادہ رہا ہے۔ ایک طویل عرصے سے یہاں دارالافتاء قائم ہے، جس میں حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقادر (متوفی ۱۳۷۹ھ) کئی سالوں تک منصب افتاء پر فائز رہے، ان کے فتاویٰ کو ”فتاویٰ فرنگی محلی موسوم بہ فتاویٰ قادریہ“ کے نام سے مفتی محمد رضا انصاری نے مرتب کیا ہے، یہ مجموعہ ۲۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۱..... فتاویٰ احیاء العلوم

یہ حضرت مولانا مفتی محمد یاسین مبارکپوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۳ھ) کے ان فتاویٰ کا منتخب مجموعہ ہے جو انہوں نے مدرسہ احیاء العلوم مبارکپور کی تدریس کے زمانہ میں لکھے تھے۔

یہ فتاویٰ بہت ہی اہم اور مدلل ہیں۔ ۲۷۵ فتاویٰ پر مشتمل یہ مجموعہ جامعہ احیاء العلوم مبارکپور دہلی سے شائع ہوا ہے۔

۲۲..... فتاویٰ قاضی

یہ حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام القاسمی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۰ھ) کے فتاویٰ ہیں۔ حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی رحمہ اللہ کی ذات گرامی علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں، جدید فقہی مسائل و معاملات پر آپ کی گہری نظر تھی، اور ان کے حل کے لئے بیش بہا خدمات انجام دیں۔ آپ نے کم و بیش چالیس سال امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ اور جھاڑ کنڈ میں قضا کا فریضہ انجام دیا، اس کے علاوہ آپ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے بانی اور آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر بھی تھے۔

حضرت قاضی صاحب نے قضا کے ساتھ ساتھ فتویٰ نویسی کا مشغلہ بھی اختیار کیا، آپ کے تحریر کردہ فتاویٰ کی تعداد تو زیادہ ہے، لیکن جو فتاویٰ محفوظ و میسر آئے وہ صرف ۱۲۰ ہیں۔ فتاویٰ قاضی میں قاضی صاحب کے انہی فتاویٰ کو جمع کیا گیا ہے، ترتیب و حواشی کے فرائض مولانا امتیاز احمد قاسمی صاحب نے نبھائے ہیں، اور ایفا پبلیکیشنز نئی دہلی انڈیا نے ۲۲۵ صفحات میں اسے شائع کیا ہے۔

یہاں یہ وضاحت بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ قاضی صاحب کی نظر وسیع تھی اور وہ زمانہ کے حالات پر گہری نگاہ رکھتے تھے، اس لئے شریعت کے اصول و مقاصد (جو فقہاء نے متعین و مقرر کئے ہیں) کو پیش نظر رکھ کر ایک رائے قائم کرتے تھے جس کی بناء پر بعض مسائل میں ان کا قول اور فتویٰ جمہور کی رائے کے موافق نہیں، اس لئے بعض مسائل میں اختلاف رائے ممکن ہے، ایسے فتاویٰ کی تعداد کم ہے۔

۲۳..... فتاویٰ فرید یہ

یہ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ کے فتاویٰ ہیں، ۱۳۸۶ھ میں

آپ کی آمد جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں ہوئی، مفتی صاحب دارالعلوم حقانیہ کے روح رواں تھے، یہی وجہ تھی آپ بیک وقت دارالعلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث، صدر المدرسین اور مفتی اعظم کے منصب پر فائز تھے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق آپ کی مکمل زندگی کے فتاویٰ کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ تک ہے۔ آپ کے اس فتاویٰ کی حسن ترتیب و تبویب، تعلیق و تخریج حضرت مولانا مفتی محمد وہاب منگلوری صاحب نے نہایت عرق ریزی اور محنت شاقہ کے ساتھ کی ہے، جس سے فتاویٰ کی افادیت مزید بڑھ گئی ہے، فتاویٰ کے شروع میں اصول افتاء سے متعلق عربی میں ”البشری لأرباب الفتویٰ“ کے نام سے مصنف کا ایک قیمتی رسالہ بھی چھپا ہوا ہے، موصوف کے صاحبزادے نے آپ کی سوانح اور تصنیفات کا بھی تذکرہ کیا ہے، یہ فتاویٰ ۵ جلدوں میں دارالعلوم صدیقیہ صوابی سے شائع ہوئے ہیں۔

۲۳..... فتاویٰ دارالعلوم کراچی (امداد السائلین)

یہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ کے ان فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو حضرت نے شوال ۱۳۸۰ھ مطابق مارچ ۱۹۶۱ء سے اب تک تحریر فرمائے ہیں، حضرت کے یہ فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی کے نقل فتاویٰ کے تقریباً (۱۰۰۰) رجسٹروں میں منتشر تھے، جنہیں حضرت مولانا سلطان محمود صاحب نے نہایت محنت، لگن اور عرق ریزی کے ساتھ جمع کر کے تعلیق و تخریج کے کام کا آغاز کیا، پھر اس کام کو مولانا اعجاز احمد صدیقی اور مولانا طاہر اقبال صاحب نے ترتیب جدید اور مزید تعلیق و تخریج کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اس فتاویٰ کا نام ”امداد السائلین“ ہے، اس سے پہلے ”امداد الفتاویٰ، امداد الاحکام، امداد المفتین“ چھپ چکے ہیں، ان میں ”امداد“ کے لغوی معنی کے ساتھ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمہ اللہ کی طرف انتساب ہے، تو اس چوتھے مجموعے میں بھی اس کی رعایت رکھی گئی ہے۔ یہ ایمان، عقائد، تفسیر، علم، تاریخ، سیر، مناقب، تصوف، ذکر اور دعا سے متعلق فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ یہ حضرت کے پچاس سالہ خودنوشت فتاویٰ کا مجموعہ ہے، ان میں اکثر

فتاویٰ پر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے بھی دستخط ہیں۔ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب نے ”پیش لفظ“ کے تحت اس فتاویٰ کا تعارف کروایا ہے۔ فتاویٰ کے شروع میں حضرت مولانا اعجاز احمد صدیقی صاحب کا مقدمہ ہے جس میں انہوں نے صاحبِ فتاویٰ کے مختصر حالاتِ زندگی تحریر کئے ہیں۔ فتاویٰ کی پہلی جلد ادارۃ المعارف کراچی سے شائع ہوئی ہے۔

۲۵..... فتاویٰ عثمانی

یہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کے ۴۵ سالہ خودنوشت فتاویٰ کا مجموعہ ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم و فضل اور تقویٰ و طہارت کے جس بلند مقام سے نوازا ہے عصر حاضر میں اس کی مثال ملنا مشکل ہے، جدید و قدیم دونوں علوم میں آپ کو مہارتِ تامہ ہے، دیگر علوم و فنون کی طرح حدیث، فقہ اور فتویٰ کے میدان میں بھی آپ کی خدمات نمایاں ہیں، اس سلسلے میں ”تکملة فتح الملہم“ کی فقہی مباحث ”بحوث قضایا فقہیة معاصرة، أصول الإفتاء و آدابہ، فقہ البیوع، أحكام الأوراق النقدیة“ فقہی مقالات، عدالتی فیصلے، ملکیت زمین کی تحدید وغیرہ جدید مسائل اور معاشیات میں آپ کا شمار چند گنی جتنی شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ کے فتویٰ لکھنے کا آغاز سولہ سال کی عمر سے ہوا ہے جو اب تک بفضل اللہ جاری ہے، آپ کے یہ علمی، تحقیقی اور مدلل فتاویٰ اب تک پردہ خفا میں تھے، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت مولانا مفتی محمد زبیر حق نواز صاحب مدظلہ کو جنہوں نے نہایت عرق ریزی اور محنت شاقہ کے ساتھ چالیس سال قبل کے بوسیدہ رجسٹروں سے فتاویٰ کو نہایت احتیاط کے ساتھ جمع کر کے انہیں فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا، پھر تعلق و تخریج اور حوالہ جات کے ساتھ اس کی افادیت کو چار چاند لگا دیئے، یہ فتاویٰ حضرت شیخ الاسلام صاحب مدظلہ کے پیش لفظ کے ساتھ تین جلدوں میں مکتبہ معارف القرآن سے شائع ہو گئے ہیں۔

۲۶..... فتاویٰ دارالعلوم زکریا

افادات حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب مدظلہ، جس وقت دارالعلوم دیوبند قائم کیا گیا کس کے وہم و گمان میں تھا کہ بے سروسامانی کے عالم میں شروع کیا جانے والا یہ ادارہ دنیا کا ایک عظیم الشان علمی ادارہ بنے گا اور اس کی شاخیں دنیا کے چپے چپے میں پھیل جائیں گی، لیکن یہ دارالعلوم دیوبند کے بانہیں کے اخلاص کا اثر تھا کہ آج دارالعلوم دیوبند کا فیض ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کی شاخوں میں سے ایک شاخ جنوبی افریقہ میں قائم دارالعلوم زکریا بھی ہے، عوام الناس کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے دارالعلوم زکریا میں دارالافتاء قائم کیا گیا، جہاں سے ہزاروں کی تعداد میں عوام الناس کی راہنمائی کے لئے فتاویٰ جاری ہوئے۔

فتاویٰ دارالعلوم زکریا اسی ادارے سے جارے ہونے والے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، جو مفتی رضاء الحق صاحب مدظلہ کے افادات پر مشتمل ہے، حضرت مفتی صاحب گزشتہ ۲۵ سال سے دارالعلوم زکریا میں فتویٰ نویسی میں مشغول ہیں، اس سے قبل آپ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے دارالافتاء کے ساتھ وابستہ تھے۔

زیر نظر مجموعہ آپ کے ان فتاویٰ پر مشتمل ہے جو آپ نے دارالعلوم زکریا میں خود لکھے، نیز وہ فتاویٰ جو آپ کی نگرانی میں تخصص فی الفقہ والافتاء کے طلبہ نے لکھے، وہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہیں، ارباب فتاویٰ اور اہل علم سے گزارش ہے کہ ”کتاب الایمان والعقائد“ کے تحت تمام فتاویٰ کا مطالعہ ایک دفعہ ضرور کریں، تحقیق و تدقیق کے حوالے سے یہ فتاویٰ لاجواب ہیں۔ فتاویٰ کے اس مجموعہ کو مفتی عبدالباری اور مولانا محمد الیاس شیخ نے مرتب کیا ہے، اور زمزم پبلشرز کراچی نے ۶ جلدوں میں شائع کیا ہے۔

مطالعہ کے دوران یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ فتاویٰ افریقہ جیسے ملک میں لکھے گئے ہیں، جہاں دینی اداروں میں ہر مسلک و مذہب کے لوگ تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہر

مسلمک و مذہب کے لوگ اپنے مسائل کے حل کے لئے دارالافتاؤں سے رجوع کرتے ہیں، اسی وجہ سے اس مجموعہ کے اندر بھی چند فتاویٰ شامل ہیں جو فقہ شافعی کے مطابق ہیں، لہذا دورانِ مطالعہ اس بات کو خصوصاً پیش نظر رکھا جائے۔

۲۷..... ثمینۃ الفتاویٰ

مولانا محمد یعقوب صاحب شرودی دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے تلمیذ ہیں، دارالعلوم دیوبند میں دورہ حدیث کے سالانہ امتحان میں ممتاز نمبروں کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کی، فراغت کے بعد درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور فتویٰ نویسی کو اپنا مشغلہ بنایا، تفسیر و فقہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص ذوق عطا فرمایا ہے، جس کا واضح ثبوت آٹھ جلدوں میں آپ کی تفسیر ”کشف القرآن“ ہے۔

ثمینۃ الفتاویٰ آپ کے تحریر کردہ فتاویٰ کا مجموعہ ہے، جو آپ نے مختلف مواقع پر تحریر فرمائے، یہ مجموعہ دو جلدوں میں ہے، پہلی جلد ”ثمینۃ الفتاویٰ“ کے نام سے موسوم ہے، جس میں تمام فتاویٰ آپ کے تحریر کردہ ہیں، جب کہ جلد ثانی ”حسینۃ الفتاویٰ“ کے نام سے موسوم ہے، جس میں متخصصین فی الفقہ کے تحریر کردہ فتاویٰ ہیں، جن کی حضرت نے تصدیق و تصویب فرمائی ہے، فتاویٰ کا یہ مجموعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ سے شائع ہوا ہے۔

۲۸..... فتاویٰ حبیبیہ

مفتی حبیب اللہ صاحب مظاہری، مظاہر العلوم سہارنپور کے فاضل ہیں، فتویٰ نویسی کی تربیت مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ کی زیر نگرانی حاصل کی، فراغت کے بعد درس و تدریس اور فتویٰ نویسی کی راہ اپنائی، فتاویٰ حبیبیہ آپ کے باقاعدہ فتاویٰ کا مجموعہ نہیں بلکہ بعض احباب کی فرمائش پر آپ نے اہم مسائل کو سوال و جواب کی صورت میں مرتب کر دیا۔ یہ فتاویٰ جامعہ خلیلیہ موسیٰ کالونی کراچی سے شائع ہوا ہے۔

۲۹..... وحید الفتاویٰ

فتاویٰ کا یہ مجموعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل و متخصص مفتی عبدالماجد خان صاحب کا تحریر کردہ ہے، اس مجموعہ میں فاضل مؤلف نے اپنے زمانہ طالب علمی میں تخصص کے دو سالوں میں جو فتاویٰ لکھے تھے انہیں جمع کیا ہے، ان تمام فتاویٰ کی تصدیق و تصویب مفتی عبد السلام چانگامی صاحب اور مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ نے فرمائی ہے، ۲۲۶ صفحات پر مشتمل یہ فتاویٰ زمزم پبلشرز کراچی سے شائع ہوا ہے۔

۳۰..... کتاب الفتاویٰ

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مدظلہ کا شمار دور حاضر کے جامع الاوصاف اور جید علمائے کرام میں ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہایت خداداد صلاحیتوں سے نوازا ہے، خصوصاً تحریر تو آپ کا طرہ امتیاز ہے، جس کا منہ بولتا ثبوت آپ کی وہ تصنیفات ہیں جو زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ تصنیف و تالیف کے علاوہ آپ ہندوستان کے مشہور اخبار منصف میں کالم نگاری بھی کرتے ہیں اور اسی اخبار کے جمعہ ایڈیشن مینارہ نور میں آپ کے شرعی مسائل کے عنوان سے لوگوں کے دینی مسائل کا حل اور جوابات بھی تحریر کرتے ہیں، حضرت مولانا رحمانی صاحب نے مختلف اداروں میں رہ کر فتویٰ نویسی کی خدمت سرانجام دی، جن میں جامعہ روحانی مونگیر، امارت شرعیہ پھلواری پٹنہ، دار العلوم سبیل السلام جیسے مایہ ناز ادارے شامل ہیں، پیش نظر مجموعہ جو چھ جلدوں پر مشتمل ہے، اس میں پانچ طرح کے فتاویٰ شامل ہیں:

۱..... وہ فتاویٰ جو امارت ملت اسلامیہ آندھرا پردیش سے دیئے گئے۔

۲..... معہد العالی الاسلامی حیدرآباد کے دارالافتاء سے جاری ہونے والے فتاویٰ۔

۳..... وہ استفتاء جو حضرت مولانا کے پاس شخصی طور پر آئے اور انہیں محفوظ کر لیا گیا۔

۴..... ماہانہ ”افکار ملی“ دہلی میں لکھے جانے والے شرعی مسائل۔

﴿کتاب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف﴾
 ﴿۲۵۲﴾

۵..... روزنامہ ”منصف“ حیدرآباد کے جمعہ ایڈیشن ”مینارہ نور“ میں لکھے گئے شرعی مسائل (جو ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۵ء جاری رہے) اس مجموعہ میں مؤخر الذکر سلسلہ کے فتاویٰ کی تعداد زیادہ ہے۔

فتاویٰ کے اس مجموعہ کی ترتیب و تخریج کے فرائض مفتی عبداللہ سلیمان مظاہری نے سرانجام دیئے ہیں اور زمزم پبلشرز اردو بازار کراچی نے اسے شائع کیا ہے۔

۳۱..... نجم الفتاویٰ

جامعہ یاسین القرآن کراچی کا شمار ملک کے ممتاز دینی اداروں میں ہوتا ہے، اس کے مہتمم شیخ الحدیث مفتی نجم الحسن امر وہی صاحب ہیں جو ایک ذی استعداد اور جید عالم دین ہیں، آپ جامعہ کے مہتمم ہونے کے ساتھ ساتھ دارالافتاء کے نگران ورئیس بھی ہیں، اس کے شروع میں آپ کا مقدمہ ہے، اس کی پہلی جلد ایمان و عقائد کے مختلف شعبوں سے متعلق تقریباً پانچ سو اہم فتاویٰ جات پر مشتمل ہے، اس میں موجود فتاویٰ تحقیق و تدقیق کے اعتبار سے نہایت مفید ہیں، یہ فتاویٰ چھ جلدوں میں طبع ہے۔

۳۲..... فتاویٰ عباد الرحمن

یہ حضرت مولانا مفتی عبدالرحمن ملا خیل صاحب کے زیر سرپرستی دارالافتاء و تحقیق سے صادر ہونے والے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ ایک سال کے دوران اس مرکز میں زیر تربیت درس نظامی کے فضلاء نے تخصص فی الافتاء میں تدریب کے طور پر تحریر کئے۔ یہ فتاویٰ ۱۴۲۶ھ کے تخصص فی الفقہ کے طلبہ کے تحریر کردہ ہیں۔ ہر فتویٰ متعدد فقہی حوالہ جات سے مزین ہے۔ یہ علمی و تحقیقی فتاویٰ جات پانچ جلدوں میں دارالافتاء و تحقیق ابو بکر صدیق مسجد ڈی ایچ اے کراچی سے شائع ہوئے ہیں۔

۳۳..... فتاویٰ ختم نبوت

ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے، جس کا انکار کر کے کوئی شخص مؤمن و مسلمان

کہلانے کا حق دار نہیں، ہر دور اور زمانہ میں منکرین ختم نبوت اور نبوت کے داعی پیدا ہوتے رہے ہیں، جن کے سد باب کے لئے علماء کی ایک جماعت ہر دور میں مد مقابل رہی ہے اور انہوں نے اس جیسے فتنوں کا قلع قمع کیا ہے۔ ہمارے اس دور میں مرزا قادیانی اور اس کی ہم نوا جماعت نے عقیدہ ختم نبوت کا انکار کیا اور مرزا قادیانی کو اپنا نبی و پیغمبر مانا، جس پر علمائے امت نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے تن من کی بازی لگادی اور مرزا قادیانی اور اس کے ہم نواؤں کو کافر قرار دے کر ہی دم لیا۔ اس موقع پر علمائے اہل حق نے جس پلیٹ فورم سے صدائے حق بلند کی اسے ”عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت“ کے نام سے موسوم کیا گیا، اس پلیٹ فورم سے تحریر و تقریر ہر دو ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے اس فتنہ کی سرکوبی کی گئی۔ زیر نظر فتاویٰ بھی اسی تحریک کا حصہ ہے، جس میں عقیدہ ختم نبوت کے منکرین (قادیانیوں) کے متعلق علماء و مفتیان کرام کے فتاویٰ کو جمع کیا گیا ہے۔

فتاویٰ کا یہ مجموعہ تین جلدوں پر مشتمل ہے، جلد اول میں تقریباً تیس متداول فتاویٰ جات سے قادیانیوں سے متعلق ہزاروں فتاویٰ کو جمع کیا گیا ہے، جلد ثانی اور جلد ثالث میں قادیانیوں کے خلاف لکھے گئے ان تفصیلی فتاویٰ کو جمع کیا گیا ہے جو مختلف ادوار میں رسائل کی صورت میں شائع ہوئے ہیں، جلد ثانی میں ۲۱ رسائل جبکہ جلد ثالث میں ۱۴ رسائل ہیں۔ ان فتاویٰ کو حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمہ اللہ نے مرتب کیا ہے، جبکہ تحقیق و تخریج کے فرائض علمائے کرام کی ایک جماعت نے سرانجام دیئے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے اسے شائع کیا ہے۔

۳۴..... آپ کے مسائل کا حل

یہ حضرت مولانا مفتی محمد دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی کے فتاویٰ ہیں، یہ معروف اخبار ”ضرب مؤمن“ کے کالم ”آپ کے مسائل کا حل“ میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات ہیں۔ جلد اول ”کتاب الإیمان والعقائد، باب الفرق المختلفة، باب المعاملة مع الکفرة والضالة، کتاب العلم، باب البدعات والرسوم، باب

﴿۲۵۶﴾
 الأوهام والتخیل، کتاب القرآن والحديث، کتاب العلم، کتاب الأذکار والأدعية والتعاویذ“ پر مشتمل ہے۔ یہ فتاویٰ نہایت علمی و تحقیقی ہیں۔ فتاویٰ اپنے استیناد کی وجہ سے علماء و عوام دونوں کے لئے یکساں مفید ہیں۔ حضرت مولانا محمد عامر صاحب کی تخریج و تعلیق کی وجہ سے فتاویٰ کی افادیت مزید بڑھ گئی ہے۔ ۳۴۰ صفحات پر مشتمل فتاویٰ کی یہ پہلی جلد کتاب گھرناظم آباد کراچی سے شائع ہوئی ہے۔

۳۵..... فتاویٰ انوار العلوم

یہ حضرت مولانا مفتی عبدالحق عثمانی صاحب مدظلہ کی زیر سرپرستی جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی کے دارالافتاء سے جاری ہونے والے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ جلد اول ”کتاب الإیمان والعقائد، باب فیما يتعلق بالأنبياء علیہم السلام، فصل فیما يتعلق بالمعجزة والكرامة، باب الكفریات، باب فیما يتعلق بالقرآن والحديث، کتاب السنة والبدعة، کتاب العلم، باب الأدعية والأذکار، کتاب الطهارة، باب فی الوضوء، فصل فی السواک، باب فی المسح علی الخفین، فصل فی نواقض الوضوء، باب الغسل، باب فی التیمم، باب فی الحيض والنفاس والاستحاضة، باب المياہ، باب الأنجاس“ پر مشتمل ہے۔ اس فتاویٰ میں حوالہ جات نقل کرنے میں صرف ایک کتاب پر اکتفاء نہیں کیا گیا بلکہ عموماً ہر مسئلے میں کم از کم تین عربی اور دو معتبر اردو فتاویٰ جات کے حوالے بھی تائید میں نقل کئے گئے ہیں۔ فتاویٰ کے شروع میں راقم کا مقدمہ ہے جو چونٹھ (۶۴) صفحات پر مشتمل ہے، جس میں فتویٰ کا تاریخی پس منظر اور تاریخی تسلسل کے ساتھ بتیس (۳۲) کتب فقہ اور ستائیس (۲۷) اردو فتاویٰ کا تعارف ہے۔ ۵۹۲ صفحات پر مشتمل فتاویٰ کی یہ پہلی جلد دارالناشر حق سٹریٹ اردو بازار لاہور سے شائع ہوئی ہے۔



پہلی مرتبہ اردو زبان میں تاریخی تسلسل کیساتھ فتویٰ کا تاریخی پس منظر،
65 کتب فقہ، 63 کتب اصول فقہ اور 37 اردو فتاویٰ کا باحوالہ تعارف

کتب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف

تالیف

مولانا محمد نعمان صاحب
استاذ جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی



مکتبۃ المتین کراچی